اعلام یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے اہل سنت

خلاصہ جلد ہفتم ذوالفقار حیدری

کنز مکتوم فی حل عقد ام کلثوم

از رشحات قلم افادت شیم جناب محقق مدقق

سرکار حذاقت مدار مولوی حکیم سید علی اظہر

علامۃ الزمن جناب مولوی سید حسن زاد افاداتہ

رئیس کھجوہ بازار بندی ضلع سارن

مطبوعہ مطبع بستان مرتضوی

واقع لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان [illegible]

[illegible] والسلام

فہرست مطالب کنز مکتوم فی حل عقد ام کلثوم علیہا السلام

[illegible]	حقیت مذہب شیعہ باقرار اہلسنت ۷	[illegible] از تسلیم وقوع عقد [illegible] ۱۲	وجہ حجاب تکلیفی علمائے شیعہ ۱۸
[illegible]	بحث نکاح حضرت رسول ۲۰	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	تاویلات اہلسنت [illegible] جواب روایت حنفیہ	عدم [illegible] جناب آدم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	دلیل ۳ [illegible] ۹۹	[illegible] ۱۰۴
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

هذا کتابنا ینطق علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون

الحمد للہ الملک الوہاب کہ درین ایام سعادت انتساب کتاب مستطاب عدیم النظیر ولاجواب متعلق بمبحث عقد حضرت ام کلثوم دختر جناب ولایت مآب صلوات اللہ وسلامہ علیہما انحاماً لاعداء العترۃ الاطیاب وارغاماً لاناف المعرضین عن جادۃ الصواب الموسوم

بالکنز المکتوم فی حل عقد ام کلثوم

من مصنفات غرۃ محاسن الایام عمدۃ الافاضل الکرام النحریر المدقق الحبر المحقق حاوی الکمالات الفائز بالمدارج العلیۃ قاطع اعناق الجاحدین قامع اساس المشاغبین المنتجب [illegible] ذی الشرف الاثیر الحکیم المولوی السید علی اظہر عمت برکاتہ و دامت افاداتہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد بندہ افقر مولف ذوالفقار حیدر علی اظہر بن المولی المومن السید حسن دام ظلہ العالی بخدمت برادران ایمانی عرض پرداز ہے کہ گو مدت مدیدہ سے یہ مسئلہ عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام درمیان علمای فریقین دایر و سایر ہے مگر نہ علمای اہلسنت نے اس مسئلہ کو باستقلال تصنیف کرکے پیش کیا نہ علمای شیعہ ایدہم اللہ نے توجہ کامل فرمائی بلکہ جسطرح مخالفین نے ضمناً و تطفلاً اسکا تذکرہ کیا علمای اہلحق نے بھی اوسیطرح رد و ابطال اسکا فرمایا خواہ تحقیقاً بہ انکار کلی خواہ الزاماً بہ تسلیم فرضی اسلیے کہ یہ امر بفرض وقوع بھی کسیطرح نہ مفید مخالفین ہے نہ مضر اہلحق لیکن چونکہ تا بحال کوئی کتاب بالاستقلال اس مادہ مین علمای فریقین سے نہین لکھی گئی تو کچھ عرصے سے جب اہلسنت ہر مسئلہ مین عاجز آئے تو بعض مسائل فرعیہ مین گفتگو شروع کی بے سروپا رسائل چھاپنے لگے بالخصوص اس مسئلہ مین زیادہ تر شور و غل مچایا اور عوام فریق کا وہم بچھایا علمای اعلام

ایدہم اللہ کی بے اعتنائی اور عدم توجہی نے اور بھی انہین سر چڑہایا یہانتک کہ
ابد انست خود علماے مذہب حق شیعہ اثنا عشریکو اس مسئلہ مین بالکل لاجواب
اور مغلوب ٹھرایا حتی کہ صاحب آیات بینات جنکی تحقیقات پر عوام اہلسنت
بہت نازان ہین فرماتے ہین کہ شیعہ کسی مسئلہ مین ایسے زچ اور دق نہین ہوے جیسا
اس مسئلہ مین دق اور زچ ہوے **افسوس** مقولہ صرف انہین بزرگ کا نہین ہے
جنکی لیاقت وحالت سے سارا عالم واقف ہے بلکہ خود مولوی حیدر علی فیض آبادی
جنکو اپنی قابلیت و ہمہ دانی پر وہ ناز تہا کہ بمقابلہ اپنے اساتذہ کے کوس
لمن الملکی بجاتے تہے اور سوای اپنے سبکو نافہم بتاتے تہے اور اس بانہ کو اہلسنت تو
اونکو اپنا امام ہی تصور کرتے ہین وہ حضرت بہی ازالۃ الغین مین ایسا ہی دعوے
فرماتے ہین پہر بیچارے جاہلون کا کیا قصور بہرکیف جب غوغاے بیجا آنحضرات کا
اس تہام مین بڑہا اور قابل تحمل دا اعراض الحق نرہا ناچار کمترین نے بنا بر
امر بعض اعاظم دین ایدہم اللہ اسطرف توجہ کی اور بہت قلیل عرصہ مین
تفصیلاً تحقیق اس مسئلہ کی کرکے ساتوین جلد ذوالفقار حیدری کی خاص اسی
باب مین قرار دی چونکہ اوسمین ہر ہر روایت پر اہلسنت کی بحث کی گئی ہے اور
اختلافات اوسکے دکہائے گئے اور موضوع ہونا اون روایات کا اور کاذب اور
خائن و دجال ہونا اونکے راویونکا ثابت کیا گیا ہے علاوہ اسکے الحق کیطرف
سے جملہ اعتراضات بیجا و توہمات واہیہ مخالفین کا جواب شافی ہی دیا گیا ہے اور
جو کچہ اغلاط و تحریفات سنتے کہوے گئے ہین اور روایات فریقین سے بحث
بکامل تر کی گئی ہے لہذا حجم اوس کتاب کا بیحاس سو صفحہ سے زیادہ ہو گیا اور پوری

ایک جلد کامل اوسکی مرتب ہوئی چونکہ بوجہ ضخامت کتابت وکثرت مصارف
طبع ہونا اوسکا باعتبار استطاعت نحیف فی الحال ناممکن تھا اور نیز بنظر زبان بندی مخالفین
واطمینان خاطر مومنین اشاعت اوسکی حد وجوب وفرض سے بھی متجاوز معلوم
ہوتی تھی لہذا لبعض احباب اطیاب سلمہم اللہ نے بکمال الحاح واصرار فرمایا کہ اجمالاً
لب لباب اوس کتاب کا مع اصل جواب جو تحقیقات مفصلہ سے ثابت ہو
شایع کرنا چاہیئے اور اوس بحر زخار کو کسطرح کوزہ مین بند کرنا چاہیے لا اقل
بطور فہرست ہی سہی کہ شاید ان مضامین خوش آئین وتحقیقات حق آگین کے
مطالعہ سے مومنین ذوالاقتدار کے دلومنین شوق پیدا ہو اور جوش ملکر اصل
کتاب کو جلد چھپوائین الغرض مین نے بھی اپنے احباب کی اس فرمائش کو بدل
قبول کیا اور بخیال بے اعتباری حیات ناپائیدار زیادہ تر مستعد ہوا کہ شاید
اجل موعود آجای تو دل کی حسرت دل ہی مین رہجای اور یہ جواہر تحقیقات گرانمایہ
نادر الوجود معرض شہود مین نہ آئین اور مومنین اس سے کچھ بہرہ مند نہون مخالفین
کی زبانین بند نہون ازین جہت اور چند مصلحتون سے بکمال تعجیل یہ رسالہ بطور فہرست
کنز مکنوم پیشکش ارباب علوم کیا گیا وما توفیقی الا باللہ الحی القیوم
امید کہ جو حضرات اس رسالہ سے مستفیض ہون مولف کو دعای خیر سے فراموش نکرین
تمہید مفید کہ جو لوگ اسلام کے دائرہ مین داخل اور لا اقل توحید ورسالت
ومعاد کے قایل ہین حسب حکم خدا ووصیت رسول ان پر واجب وفرض ہے
کہ تعظیم ومودت واحترام اہلبیت رسول انام مین کوئی دقیقہ
فرو گذاشت نہ کرین اور اونکے اعزاز واکرام کے جملہ مراتب کو ملحوظ رکھین

تمہید مفید در اشاعت
خصوصیت تمہید مذکور

میرا مطلب یہان یہ نہین ہے کہ اہلسنت خواہی نخواہی اونکی خلافت ہی کو
مان لین کیونکہ جو ظلم ہونا تہا ہو چکا جسکو جو کچہ ملنا تہا مل چکا ع حریفان بادہا خوردند رفتند
بلکہ لااقل اتنا ہی لحاظ رکہین کہ کسی قسم کی اہانت و ذلت حضرات کی نسبت
گوارا نکرین اور اپنی زبان کو اونکی توہین و تحقیر سے بچاتے رہین اس سے
یہ بہی میرا منشا نہین ہے کہ کسی صحیح واقعہ کا بلا سبب انکار کیا جائے اور کسی امر واقعی
کا اخفا کر دیا جاے فان اللہ لا یستحیی من الحق بلکہ صرف اسیقدر چاہتا ہون
کہ جو واقعات انحضرات کے راست راست ہون اونہین کو ظاہر کرین اور بلا
تحقیق کامل کوئی امر خلاف شان اونکی طرف منسوب نہ کرین نہ میری یہہ
فرمائش ہے کہ جیسے خلفا و صحابہ کے معائب و الزامات مٹانیکے لئے یقینیات
و متواترات و احادیث صحیحہ کا انکار کرتے ہین وہی سلوک یہان بہی کیا جاے
اور اسکی بہی امید نہین کر سکتا کہ جو کچہ فرضی وہمی دختر حضرت خلیفہ اول
کی تعظیم کیجاتی ہے بضعہ رسول کے حق مین اوسکی مراعات ہو جیسا کہ صواعق
محرقہ مین ہے وابو المطرف فتوی کرد بتادیب شدید در حق کسیکہ راضی نشد
کہ زنے را سوگند در شب دہد و بآن زن گفت اگر تو دختر ابو بکر باشی ترا در روز
سوگند خواہم داد و فتوی بتادیب آنشخص بواسطہ آن داد کہ بے ادبی کردہ
درین نوع قضیہ نام دختر ابو بکر بردہ بود دہائی یہ آرزو بہی نہین کر سکتا کہ اپنے
خلیفہ ف۲ ہارون رشید کی خواہر عباسہ کے برابر ہی اہلبیت رسول کی قدر دانی
کرین کیونکہ اقتدار دنیوی انکو کہان حاصل ہوا جو دنیا پرست لوگ انکی طرف متوجہ ہوتے
بلکہ مین فقط اسیقدر چاہتا ہون کہ اس مسئلہ عقد دختر بضعۃ الرسول حضرت ام کلثوم

ف۱ بحث ان امور کی مابعد اسکے بیان ہوگی ۱۲ منہ

ص ۵۶ ورق قلمی ترجمہ صواعق محرقہ

ف۲ تفصیل اسکی مابعد مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲

علیہا السلام کے بارہمین صرف تعصب جنبہ داری سے ہی دست بردار ہو کر
انصافانہ تحقیق کرین کہ آیا واقعی یہ عقد خلیفہ دوم کے ساتھ ہوا یا نہین ہوا
مجادلہ مکابرہ ہٹ دہرمی کو دخل ندین پھر دیکھین کہ عقلاً و نقلاً کسیطرح یہ امر
ممکن الوقوع ہی یا نہین کیونکہ مقصود راقم یہان صرف تحقیق امر واقعی ہی نہ اظہار معائب
و مطاعن خلیفہ دوم یا اونکے اسلام و نفاق سے گفتگو کرنا اور حضرات اہل سنت
سے بھی ملتمس ہون کہ بالفرض اگر اہلبیتؑ کو مستحق خلافت نہین جانتے اور نصوص
صریحہ وراثت و امامت کو انکے بارہمین نہین مانتے کسی خیال سے ہو تو خیر نہ سہی
ابتو نہ طمع مال ہے نہ امید حصول سلطنت فکر نجات آخرت البتہ لاحق ہے پھر کیون
کردار آبائی کے نباہ کے لئے انصاف و ایمان کے پہلو کو چھوڑ دین اور ترک مودت
ذوالقربے سے اجر رسالت فخر المرسلین کو رائگان کرین بنظر فرائش قدر و جنبہ داری
صحابہ (جنسے فلاح اخروی کا حصول محال ہے) اہل قرابت کی پایہ منزلت کو جو
عقلاً و نقلاً بعد رسول سب سے اعلی اور سب پر مقدم ہے ناحق بغرض اعلاے مراتب
خلیفہ ثانی بلا تحقیق و بلا ضرورت گھٹائین (کیونکہ یہ امر نہ مثبت حقیت خلافت ہے
نہ مفید ایمان و فضیلت نہ دافع الزام و معائب) خواہی نخواہی تہمت لگائی
جائین اور خدا اور رسول سے بھی نہ شرمائین نہ عقل و نقل سے کام لین نہ تحقیق امر واقعے
فرمائین یہ بڑی نافہمی ہے اونلوگونکی جو اس مسئلہ کو موجب ندامت و عاجزی
مذہب شیعہ جانتے ہین جس سے بڑھ کر کوئی غلط فہمی نہو گی کیونکہ اولاً توقیر
و تعظیم اہلبیت طاہرین تو تمامی اہل اسلام پر عموماً فرض ہے سنی ہو خواہ شیعہ ثانیاً
درصورت تخصیص شیعونکے بھی اہلبیت طاہرین کے ساتھ اس مسئلہ مین کچھ فی الزام نہین ہے

اسواسطے کہ دو حال سے خالی نہین یا عقد نہین ہوا یا ہوا پہلی صورت یعنی
درصورت عدم وقوع عقد تو کوئی بات ہی نہین ہے جیسا کہ فی الواقع یہی ہے
نہ عقد ہوا نہ خطبہ نہ دوسرا کوئی امر چنانچہ بہت سے اکابر اہلحق اس قصہ کے بالمرہ
منکر ہین خود جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ اوستاد جناب سید مرتضی علم الہدی
اعلی اللہ مقامہما جنسے جناب ص ۵۲ سیدۃ نساء العالمین نے اپنی اولاد کے تعلیم کی فرمائش
کی اور جناب امیر نے بخلعت فاخرہ انت شیخی و معتمدی مخلع فرمایا اور
دیگر حضرات باوصف قرب عہد ائمہ معصومین علیہم السلام اس واقعہ سے بالکلیہ
انکار کرتے ہین چنانچہ کلام اونکا بعد اسکے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی حتے کہ
خود علمائے اہلسنت بھی اس انکار کے مقر ہین گو اوسپر معترض بھی ہوں چنانچہ
ترجمہ صواعق محرقہ ص ۱۵۹ مین ہے زیادہ تر تعجب من از اہلبیت زمان ما کہ انکار تزویج
عمر با ام کلثوم میکنند ولیکن عجب نیست از ایشان چرا کہ اینجماعت با علماء اختلاط
نکردہ اند و معہذلک جہل روافض بر عقول ایشان استیلا یافتہ و در رفض ایشانرا
مقلد خود ساختہ در خاطر شان در آوردہ اند کہ حکایت این تزویج دروغ است
بلکہ خود مولوی حیدر علی صاحب ازالۃ الغین ص ۹۵۹ مین فرماتے ہین نور الدین حسینی میگوید کہ عجب دارم
از روافض خذلہم اللہ کہ روایات اہلبیت و افادات شان کہ عقل و نقل از امور بدیہیات است
و قرآن و حدیث تاسیس آن میکنند ہرگز گوش جا نمیدہند و نقد دین و ایمان
خود را بر روایات چندے از ابا السمہ و دجاجلہ کہ نقیض این احادیث است
حوالہ میکنند الخ ان عبارات کا جواب شافی بلکہ بدیہی ہونا انکا اس کلام سے
اصل ہتحاث ذوالفقار حیدریہ علیہ مفہم مین بخوبی مذکور ہے نمبر ۱۳ ہے ملاحظہ ہو

کہ شیعون کو اس حکایت سے بالمرہ انکار ہے اہلبیت رسول ہی بالمرہ منکر ہین اور
روایات اہلبیت طاہرین مین نقیض ان روایات اہلسنت کی یقینا موجود ہین خواہ مولویصاحب
اون رواۃ کو ابلیس فرماوین یا دجال بتاوین اسکا اونکو اختیار ہے مگر اصل مطلب
ہمارا یعنی انکار اہلحق اس واقعہ سے بلکہ انکار اہلبیت رسول ورروایات اہلبیت
رسول کا مناقض روایات اہلسنت وارد ہونا بخوبی ثابت ہوا باقی رہا امر دافتے
کا دریافت کہ نکاح ہوا یا نہین پس انشاءاللہ تحقیقات اسکی مابعد اسکے
کیجائیگی لیکن یہان سے لغو بیانی اون علماے اہلسنت کی بخوبی ظاہر ہوئی
جو اسکے مدعی ہین کہ کل علماے شیعہ وقوع عقد کے مقر ہین پھر کیف بلا لحاظ
دیگر ادلہ قویہ کی جو مابعد مذکور ہونگے خود اہلبیت رسول ور اکابر اہلحق کا انکار
کرنا اس واقعہ سے اور اوسکو دروغ جاننا بنفسہ دلیل بطلان واقعہ مذکورہ
ہے چہ جائیکہ اور دلیلین بھی ہون کیونکہ شیعہ منکر ہین اور انکار کے لئیے حاجت
دلیل نہین اور اہلسنت مدعی والبینۃ علی المدعی پس بار ثبوت اونپر ہے اور شیعہ
مانع ہین مانع کے بارمین خود اہلسنت کا قول ہے مانع کو ضرورت دلیل نہین
شاہ صاحب تحفہ مین فرماتے ہین بر عاقل پوشیدہ نیست کہ اقوال وافعال
شخص بفرزندان وبرادران واقارب وعشایر او قسمیکہ مکشوف میباشد
بر دیگر یکہ گاہ گاہ بصحبت او رسد چرا خواہد بود پس اگر یہ نکاح ہوا ہوتا اور اصلیت
اوسکی ہوتی تو اہلبیت طاہرین کیون انکار کرتے اور روایات اونکی نقیض
روایات اہلسنت کیون وارد ہوتی جنکا خود اہلسنت بھی اقرار کرتے ہین
پس بقول شاہصاحب ان اہلبیت رسول پر جو اقارب وعشایر ہی تھے

روایات اہلبیت طاہرین مین نقیض روایات اہلسنت کے موجود ہین اور مولوی صاحب نے ان رواۃ کو ابلیس و دجال کہا

انکار علماے شیعہ دلیل بطلان واقعہ

اور بدانست اہلسنت محب شیخین سے تھے یہہ حال کیونکر مخفی ہوا اور کیونکر روایات
اونکی نقیض روایات اہلسنت واقع ہو کے پس انکار اہلبیت طاہرین دلیل قطعی صحت
بطلان واقعہ مذکورہ ہے علاوہ اسکے جو جس مذہب کا ہوتا ہے باقرار فاضل
رشیدہ وہ شخص اپنے یہانکے واقعات کو خوب جانتا ہے جیسا کہ انتساب جواز متعہ
مین طرف امام مالک کے جو اقوال علماے اعلام حنفیہ سے بخوبی ثابت ہے
یہی عذر پیش کیا کہ اهل البیت ابصر بما فی البیت قول مالکیہ نقل مذہب امام مالک مین
بہ نسبت نقل حنفیہ زیادہ قابل قبول ہے بلکہ برخلاف اوسکے نسبت کرنا امام
ستم بر جان انصاف ہے انتہی ملخصا اور خاتم علماے فرنگی محل مولوی عبد الحی صاحب
لکھنوی اپنی سعی مشکور مین کہتے ہین اور ظاہر ہے کہ اصحاب مذہب جسقدر اپنے
مذہب سے واقف ہوتے ہین دوسرے مذہب سے واقفیت نہین رکھتے پس مالکیہ
کا اور اونکے کتب کا انکار امر مذکور سے مقدم کیا جاویگا اور نسبت کرنا ابن تیمیہ
یا ابن عبد الہادی وغیرہ کا امام مالک کیطرف کب مسموع ہوگا انتہی اور خود مولوی
حیدر علی صاحب فرماتے ہین وقوع ظلم بر اہلبیت بقصد احراق خانہ الیشان بجناب
فاروق نسبت کردن حالانکہ اہل حق ازان انکار می نمایند چنانکہ دانستی عنقریب
خواہی دانست انشاء اللہ از غرائب افادات و دعوی قصد احراق از اکثر کتب
اہلسنت از عجائب ترہات جس سے معلوم ہوا کہ صاحب مذہب کا قول اپنے
مذہبی امور مین بہ نسبت دوسرون کے زیادہ معتمد ہے اور باوصف اوسکے
انکار کی نسبت کرنا ستم بر بنیان انصاف اور غرائب افادات سے ہے گو وہ امور
اعاظم علماء کے اقوال اور روایات متکاثرہ سے ثابت ہون پس یہی تقریر شیعونکی

طرفسے دربارہ دروغ ہونے حکایت عقد کے بوجہ انکار کرنے علماے کبار
شیعہ کے کیونکر یہ مقبول ہوگی جنکے ناقل بہی خود یہی حضرات ہین کہ بذریعہ روایات
اہلبیت طاہرین شیعہ اور اہلبیت اس واقعہ کو دروغ جانتے ہین حالانکہ خود
اسکے بہی معترف ہین کہ شیعہ مذہب علی سے زیادہ واقف ہین جیسا کہ ملا تفتازانی
وغیرہ نے تصریح کی اور شاہ عبدالعزیز نے بہی شیعون کی محب اہلبیت طاہرین
ہونیکا اقرار کیا بلکہ مولوی عبدالحلیم پدر فاضل معاصر مولوی عبدالحی لکہنوے
فرنگی محلی نے تو اس اقرار بمتابعت و ولاے شیعہ کے ساتھہ چارہ و ناچار حقیت
مذہب شیعہ کا بہی اظہار کیا چنانچہ اپنی کتاب حل المعاقد فی شرح العقاید مین
جہان ملا جلال الدین دوانی نے حقیت مذہب اشاعرہ اور بطلان سایر مذاہب کا
دعوی کیا اور تمثیل مین کہا ہے مثل شیعہ کے کہ جو تمسک کرتے ہین اوس چیز سے
جو مروی ہے اونکے ائمہ سے بسبب اعتقاد کرنے انہین شیعون کے عصمت کو انہین ائمہ کی
فرماتے ہین ہر چند اختلاج الخ یعنی اس کلام مین اختلاج ہے کیونکہ اگر مقصود
دوانی یہ ہے کہ ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی متابعت شیعہ اسوجہ سے کرتے ہین
کہ اون ائمہ کو مجددین (یعنی نیا دین بنانے والے جانتے ہین) اور اونکو
ناقلین دین (یعنے ختم المرسلین ہی کا ناقل نہین جانتے تو ایسا دعوی شیعون پر
محض افترا و بہتان ہی اور اگر مقصود اوسکا یہ ہے کہ شیعہ اسوجہ سے ائمہ اہلبیت
کی متابعت کرتے ہین کہ وہ حضرات جناب رسالتمآب سے احکام دین کے
ناقل ہین اور عادل ترین امت ہین یہانتک کہ ونکو معصوم جانتے ہین تو اب شیعون پر
طعن یا اس بنیاد پر سے ہے معاذ اللہ کہ ائمہ اہلبیت عادل نہین ہین اور اونکی

ص ۲۰ حل المعاقد فی شرح العقاید مطبوع مطبع علوی ۱۲۸۲

اقرار شیعہ بحقیت مذہب شیعہ مولوی عبدالحلیم

عدالت اور عصمت کا دعوی غلط ہے پس ایسا دعوی کرنا موجب نزول ایمان ہے
یا اس بنیاد پر شیعہ مورد طعن ہین کہ ائمہ اہلبیت کی متابعت جائز نہین ہے گو وہ
لوگ عدول امت سے ہون پس ایسا دعوی محض ترجیح بلا مرجح ہے کیونکہ فرقہ
اشاعرہ جو متابعت اشعری و شافعی کرتے ہین تو اسیوجہ سے کہ اونکو عادل اور
ناقل دین جانتے ہین پس اب کوئی فرق نرہا درمیان شیعہ و اشاعرہ کے
انتہی کلامہ جزاہ اللہ خیرا پس اس تقریر سے علاوہ اعرفیت شیعہ و متابعت
ائمہ ہدی علیہم الصلوۃ والسلام کی کمال حقیت مذہب شیعہ ثابت ہوئی بہت کیفت
بتصریحات شاہ صاحب و فاضل رشید و مولوی حیدر علی و مولوی عبد الحی

ثبوت حقیت مذہب شیعہ

اہلبیت طاہرین اور شیعونکا انکار کرنا وقوع عقد مذکور سے باقرار اہلسنت
مقدم کیا جاویگا اور ان اہلسنت کا افترا و بہتان کب مسموع ہوگا حالانکہ
شاہ ولی اللہ صاحب تو اون روایات کو جو بطور اہلسنت اہلبیت طاہرین ع
سے منقول ہین صرف اسوجہ سے کہ شیعہ اہلبیت اونکو نہین ملتے یا نہین پہچانتے
غلط بتاتے ہین جیسا کہ قرۃ العینین مین فرماتے ہین پس اگر از حضرت مرتضی ع
و ذریت او این معانی منقول میبود لا اقل امامیہ و زیدیہ میشناختند و بہ آن
قایل میبودند ولیس فلیس پس جب شیعہ و زیدیہ کی نہ مانتے اور نہ قایل ہوتی سے
شاہ صاحب بعض مسائل تصوف کو باطل کرتے ہین حالانکہ روایات اہلسنت
مین وہ معانی اہلبیت کیطرف منسوب ہین تو روایات عقد با وصف انکار اہلبیت
و شیعہ و ورود روایات مخالفہ روایات سنیہ کیونکر مردود و باطل نہونگی چہ
جائیکہ خود روایات اہلسنت سے بھی عدم وقوع اس عقد کا ثابت ہوا اور

صفحہ ۲۰۲ و ۲۰۳ کلمی
قرۃ العینین

جملہ روایات عقد اوسنیین کے قواعد واصول کے مطابق موضوع وغلط قرار
پائینگی جیسا کہ عنقریب مذکور ہوتا ہے انشاء اللہ تعالے باقی رہی دوسری
صورت کہ عقد ہوا کسیطرح ہو پس بنا بر اصول اہلسنت اسقدر محالات اور
مفاسد ذات و الزامات عاید ہوتے ہین کہ دفعیہ اونکا ممکن نہین بجز انکار از وقوع
عقد کوئی چارہ نہین بخلاف شیعون کے کہ بنا بر اونکے اصول کے در صورت
تسلیم و قوع عقد بھی کوئی امر قابل الزام نہین کیونکہ بظاہر مفید اہلسنت و
مضر شیعہ اس عقد مین یہی دو باتین ظاہر کیجاتی ہین کہ خلیفۂ دوم اور جناب امیر
مین اتحاد و اتفاق اسدرجہ تہا کہ ایسی مواصلت ہوئی تو دعوی شیعہ دربارۂ
عداوت غلط ہوا دوسرے یہ کہ خلیفہ دوم کا ایمان اور فضیلت ثابت ہوئی
کہ ایسے نہوتے تو یہ عقد کیونکر ہوتا پس دعوی شیعہ دربارہ کفر و نفاق انکے
غلط ہوا اور ظاہرا انہین اغراض سے اہلسنت نے اس غلط قصہ کو مشتہر کیا ہے
اب ان دونون امرونکو دیکھنا چاہئے کہ کہانتک اسکی اصلیت ہے اور اصول
شیعہ کے بنا بر یہ الزام عاید ہوتا ہے یا نہین افسوس کہ اس بحث کو مین
اصل کتاب جلد ہفتم ذو الفقار حیدر مین جہان صاحب آیات بینات کی تمامی تقریر کا جواب لکہا
ہے بکمال بسط سے لکہ چکا ہون یہان اوسکا تذکرہ بخوف طوالت ممکن نہین مگر کچہہ مختصر طور سے گذارش کرتا ہون امر اول
یعنی اسکا دلیل اتحاد و موافقت و عدم عداوت ہونا اوسیوقت راست
ہو سکتا ہے کہ جب فرقہ شیعہ اسکا قایل ہو کہ کسیطرح نکاح بدون اتحاد کلی
و موافقت ممکن نہین حالانکہ کسیکا یہ مقولہ نہین ہے نہ کسی عاقل ہی کا قول ہے
کہ کسیطرح نکاح ہو جبرًا یا قہرًا صرف نکاح سے اتحاد و اتفاق ثابت ہو جاتا ہے

بلکہ خود اہلسنت بہی عام طور پر یہ دعوی نہین کر سکتے کیونکہ جن لوگون سے
جناب رسولخداصلعم کی بیٹیان (حسب بیان اہلسنت) بیاہی گیئین نہ عموماً
اونکے ایمان کے قایل ہین نہ اتحاد ونہ اتفاق کے مقر بلکہ صاف صاف
طور پر اونکو کافر کہتے ہین مثل عتبہ وعتیبہ پسران ابولہب شوہر سابق حضرت
رقیہ و ام کلثوم و ابو العاص شوہر حضرت زینب جنکے بارمین بتفتیش جناب
سیدة النساء العالمین صلوات اللہ علیہا کے لیئے حدیث خیر بناتی زینب
یعنی بہترین دختروں سے میری زینب ہے روایت کرتے ہین پس جب ایسی
مناکحت ومواصلت ہین جو بلا جبر و اکراہ تہا باانیہمہ قرابت قریبہ فریقین نہ قایل
اتحاد واتفاق ہین نہ مدعی ایمان وفضیلت (حالانکہ اثبات فضیلت خلیفہ
ثالث کے لیے مثل کلیہ الصحابۃ کلھم عدول یہہ کلیہ بنایا کہ داماد نبی نہ شود مگر کسیکہ
عاقبت او محمود شود کما فی ازالۃ الخفا باانیہمہ جن لوگون کو داماد نبی بیان کرتے ہین
اونہین کافر بہی کہتے ہین) تو بہر اس صورت خاص مین کہ حسب روایات خود
اہلسنت اگر ہوا تو جبراً ہوا کیونکر ان امور کا اثبات ہو سکتا ہے حضرت نوح
اور حضرت لوط پیغمبر کے ازواج جنکا کفر قرآن سے ثابت ہے جیساکہ خود خدا نے
سورہ تحریم مین بغرض تمثیل بی بی عایشہ وحفصہ کے فرمایا ضرب اللہ مثلاً
للذین کفروا امرءۃ نوح وامرءۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا
صالحین فخانتاھما فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئا وقیل ادخلا النار
مع الداخلین وضرب اللہ مثلاً للذین امنوا امرءۃ فرعون اذ قالت
رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظالمین

یعنی خدا نے مثال دی اونکی جو کافر ہوگئی زن نوح اور زن لوط کی کہ تھے
دو نیک بندون کی بی بیان تھین اون دونون نے خیانت کی اپنے پیغمبرو
نزدیکی سے اونکو کچھ نفع نہ ملا اور حکم دیا گیا کہ جاؤ جہنم مین جانیوالون کے ساتھ
اور ایمان لانیوالون کی مثال دی خدا نے زن فرعون سے جسنے یہ دعا کی کہ الٰہی
گھر بنا میرے لئے اپنے پاس بہشت مین اور نجات دے مجکو فرعون سے اور
او سکے عمل سے اور نجات دے مجھے قوم ظالمین سے الایہ پس ان دونو
انبیاء کرام اور اونکی دونو بیبیون مین کہان اتحاد و نفاق تھا اور کہان اس
مواصلت و مناکحت سے ایمان پایا گیا انہین حضرت لوط نے اون کفار سے
جو بطلب ملائکہ آئے تھے کہا ھٰؤلاء بناتی ھن اطہر لکم ان کنتم فاعلین کہ یہ میری
بیٹیان پاکیزہ ہین تمھارے لیئے اگر ہو کرنیوالے یعنی انسے نکاح کرلو پس
کیا حضرت لوط مین اور اون کفار مین اتحاد و اتفاق تھا یا وہ مومن تھے
جو یہ فرمائش کیگئی حضرت آسیہ جو حسب روایات اہلسنت پھوپھی حضرت
موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے تھین زوجیت فرعون مین آئین
پس کہان اتحاد و اتفاق و ایمان پایا گیا کذلک بہت سی مثالین ہین جنکا
احصا نہین ہوسکتا پس جب ان مواصلت و مناکحت سے نہ اتحاد حاصل ہوا
نہ اتفاق جیساکہ دونون صورتون کا فیصلہ خود احکم الحاکمین نے کردیا تو
اس مسئلہ خاص مین کیونکر صرف نکاح ہوجانے سے اتحاد و اتفاق و ایمان کا
ثبوت ہوگا خصوصًا درصورتیکہ روایات اہلسنت سے ثابت و متحقق ہو کہ یہ نکاح
اگر ہوا ہے تو ایکطرف سے نہایت جبر و تشدد کے ساتھ اور دوسری طرف سے

ف ۱ اما ام کلثوم فخطبها عمر بن الخطاب من علی فقال انها صغیرة فامتنع علی من تزویجها وقال انی ارصدتها لابن اخی جعفر فشق ذلک علی عمر فقال العباس زوجها منه ففعل بتعنیف کلام فزوجه ۱۲ تذکرہ خواص الامہ سبط ابن جوزی باب ۱۱

نہایت مجبوری کے ساتھہ کہ کئی عذر کئے گئے تمامی خاندان نے ناراضی
ظاہر کی ہین با اینہمہ کون عاقل کہہ سکتا ہی کہ ایسا نکاح دلیل کمال اتحاد
و اتفاق ہے یہہ امر تو نہایت درجہ بدیہی ہے کہ جو لڑکی اوس خاندان
عالی سے ہو جسکے برابر کوی خاندان شریف دنیا مین نہو اور اوسکی نسبت
حسب حکم رسول اپنے حقیقی چچا کی بیٹی سی بچپنے سے مقرر ہو جو ہمسن اور ہمعمر اور ہمسر
او راوس خاندان مین یہ رسم بہی نہایت مضبوطی کے ساتھہ بحکم رسول مقبول
جاری ہو کہ اپنے ہی کنبہ مین بیٹی بیاہی جائے اور تمامی خاندان از جد تا
پدر و از عم تا برادر یہی چاہتا ہو کہ یہ رشتہ اسیطرح قایم ہو اور نہایت صغر سن
ہی ہو کہ کسیطرح قابل شادی نہو کیونکہ ابہی بالکل تین چار برس کی بیان
کیجاتی ہے با اینہمہ وہ لڑکی ایسی کارہ و متنفر ہو کہ آنکھہ ناک توڑنے پر
مستعد ہو پس ایسی شریف لڑکی سے اگر وہ بادشاہ جابر عقد کرنا چاہی
جسنے اوس لڑکی کے تمامی خاندان پر انتہا کے ظلم او رستم کئے ہون اور
اور ساٹھہ بیٹھہ برس کا اوسکا سن ہو جو اوس لڑکی کے نانا کا ہمسر ہو
اور نہایت ذلیل اور ذلیل خاندان سے ہو اور ایسا بد خلق و بد خو ہو کہ اوسکی
جلیس و انیس لوگ اوس سے کارہ رہین وہ لڑکیان جو ہمسر کے بادشاہ
بیٹی ہو جنکے مان باپ بہن کی تعظیم و توقیر یہ بادشاہ سب سے زیادہ کرے
اور صلہ و انعام مین کوی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے اوس سے کارہ ہون
بلکہ وہ لڑکیان بہی اوس بادشاہ سے متنفر ہون جو اوس بادشاہ کی رعایا
سے ہون اور اوس بادشاہ کے احباب و زرا وارکین دولت جتنے

حتیٰ کہ رہا یا ہی معترض ہون پس با اینہمہ اگر بفرض محال خلاف عقل و نقل
نکاح ہو جاوے تو کسی عاقل کے نزدیک ایسی مواصلت و مناکحت کسیطرح
دلیل اتحاد و اتفاق ہو سکتی ہے ہرگز نہین ہرگز نہین دان کل امرون کا
ثبوت خود اہلسنت کی روایات مین موجود ہے جو اصل کتاب مین
بشرح تمام مذکور ہے بہرکیف امر اول غلط ہوا اور دعوے اتحاد و اتفاق
کا بخوبی بطلان ہوا حالانکہ امر یعنی بغض و عداوت خلیفہ دوم جناب امیرؑ
علیہ السلام کے ساتھ اون دلائل قطعیہ و براہین یقینیہ سے ثابت ہی کہ اگر اسکے
خلاف کا کوئی دعوے کرے تو خود مذہب اوسکا اور ساری کتابین
جنکی صحت قرآن کے برابر یا زیادہ سمجھی گئی ہی باطل ہوتے ہین حتےکہ
خود خلیفہ دوم نے جیسا اپنے منافق اور کافر ہونیکا اقرار کیا بلکہ اپنے
نفاق پر قسم کھائی ویسا ہی جناب امیرؑ کے اولے و احق ہونیکا بخلافت
اور اپنے ظلم و ستم کا اقرار کیا جیسا کہ کتاب مستطاب استقصاء الافحام
مین محاضرات امام راغب اصفہانی و موفقیات زبیر بن بکار و نظم درر السمطین
محمد بن یوسف زرندی سے منقول ہی ہان اگر اہلسنت کوئی ایسی روایت
وضع کرتے کہ اولاد جناب امیر علیہ السلام اور اولاد خلیفہ دوم مین باہم با
وصل و پیوند ہوا اور بخوشی جناب امیر علیہ السلام نے ایسی مواصلت جاری کی
تو ابو لعب کیطرح اتحاد و اتفاق کا دعوے کرنا ممکن ہوتا اس صورت
خاص کو کہ چار پانچ برس کی لڑکی ساٹھ پینسٹھ برس کے بڈھے سے
باین اصرار و اجبار بیاہی جائے کوئی عاقل دلیل اتحاد و اتفاق

ازالۃ الغین ص ۵۲۴

ص ۱۵۳ ورق قلمی جلد اول میزان الاعتدال علامہ ذہبی ذکر زید بن وہب

استقصاء الافحام جلد اول صفحہ ۶۱۹ نہایت ص ۶۲۶

ص ۲۴۷
ازالة الخفا
مقصد ۲

نہین کہہ سکتا ازینجاست کہ شاہ ولی اللہ نے دعوی اتحاد واتفاق سے
صاف صاف فارغ غلطی دیدی کہ ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین گویہ صحابہ بجوقرآن
وہمسران خلیفہ سے تھے ببرکت صحبت نبوی برخلاف عادت مستمرہ بنی آدم
ایذاوفک خلافت مین مرتکب کسی امر محرم کی نہوئی معہذا از انقباض خاطر
خالی نبودند دربسیاری از احادیث خواہی گذشت برانچہ دلالت میکند
بر انقباض خواطر وعدم اہتمام نصرت انتہی مختصراً پس باوصفیکہ اس انقباض خاطر کے
مقر ہین معہذا لک اس نکاح جبری سے اثبات اتفاق واتحاد سراسر حیرت خیز
بلکہ سفاہت امیز باقی رہا **امر دوم** یعنی ثبوت ایمان وفضیلت صرف
اس مناکحت سے پس یہ امر بھی امر اول مین ثابت ہوچکا کہ صرف مناکحت
یا فرزندیت سے ایمان کا اثبات نہین ہوسکتا اگر ایسا ہو تو پھر کسی کافر کو کافر
نہین کہہ سکتے کیونکہ سب حضرت آدم صفی اللہ کی اولاد سے ہین انکے سوای
نہ معلوم کتنی پشتین انبیا اور اوصیا کی گذری ہین اور جب خاتم المرسلین اپنی پیاری
دختر نیک اختر جناب سیدۃ نساء العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہا سے فرمائین
کہ تم اسکا بھروسا نہ کرنا کہ میری بیٹی ہو عمل نیک کرو تب رستگاری ہوگی پھر
کس منہ سے کوئی ایسا غلط دعوی کرسکتا ہے بوجہ کمال شہرت ان امور کے
ہمنے اس مختصر تقریر پر قناعت کی ورنہ ہزارون دلیلین کتب کلامیہ مین مرقوم ہین
بہرکیف اصول شیعہ پر بھی دو اعتراض وارد کیے جاتے ہین جنکی رد نہایت
آسانی سے ہوتی ہے کوئی محنت مشقت ہی نہین کرنی پڑتی یہی بحث یا ہوا
کہ بعض علماے شیعہ نے بعد انکار یا بلا انکار اس نکاح کو مانکر جواب دیا اور

وجہ جواب تسلیمی

اور بطور فرض محال تسلیم کرکے اون نتائج کو باطل کردیا کہ اب علماے
اہلسنت وہنین اقوال وروایات کو جو بطور فرض وتسلیم تھے نہ بر بنیاد تحقیق
دواقعیت ہمارے سامنے پیش کرکے وقوع عقد کا اثبات چاہتے ہین
حالانکہ یہ نہین سمجھتے کہ تمامی عقلا اس طریقہ کے پابند ہین کہ تقریر مخالف کو
قبول کرکے پھر نتیجہ غلط ٹہراتے ہین اور کوئی اس امر تسلیمی کو امر تحقیقی نہین جانتا
خود خداوند عالم اپنے کلام مجید مین فرماتا ہے کہ اگر آسمان و زمین مین متعدد
خدا ہوتے تو دونون فاسد ہوجاوینگے پس تعدد الہ کو قبول کرکے نتیجہ برعکس
مخالف نکالا کیونکہ مخالفین متعدد خدا کے ضرورت نظام عالم کے لیے
بیان کرتے تھے اسیطرح علماے اعلام شیعہ نے بعد تسلیم جواب دیا کہ اگر
یہ نکاح ہوا تو اوربھی عداوت ونفاق خلیفہ دوم ثابت ہوا نہ اتحاد و

جواب تسلیمی کا عین مقصود ہونا امر تحقیقی ہین

ایمان پس اگر مشرکین آیہ قرآنی سے دو خدا کا وجود ثابت کرسکین تو اہلسنت
بھی ان اقوال سے وقوع نکاح ثابت کرسکتے ہین ودونہ خرط القتاد
دیکھیے شاہ عبدالعزیز صاحب اس قول کے بارہ مین کہ جب رسول خدا نے
قریب وفات لشکر اسامہ کے جانیکا حکم دیا اور خلفاے ثلثہ وغیرہ کو
نامزد کیا نہ جانے والون کی بہ نسبت لعن اللہ من تخلف عنہا فرمایا
تحفہ مین فرماتے ہین اینجملہ ہرگز در کتب اہلسنت والجماعت نیست جناب
علامہ مفتی محمد قلیخان صاحب مرحوم نے جواب اسکے تشیید المطاعن مین فرمایا کہ یہ جملہ

ص ۷۹ تشیید المطاعن

ملل ونحل علامہ شہرستانی اور شرح مواقف مین بنقل آمدی بھی موجود ہے اور ابوبکر
جوہری نے اسکی روایت کی ہے اور ملا یعقوب لاہوری شارح بخاری نے بھی

جواب تسلیمی

رسالہ عقائد مین تصریح کی ہے بورود لعن بر تخلف از جیش اسامہ مولوی
ص ۳۲۷ ازالۃ الغین
حیدر علی نے ازالۃ الغین مین اولا نقل کلام علامہ مین یہ تحریف کی کہ
اصل کلام (و ملا یعقوب لاہوری شارح بخاری نیز در رسالہ عقاید تصریح
بورود لعن بر تخلف از جیش اسامہ نمودہ) کو یون لکھا و در رسالہ عقاید
ص ۳۲۸ ازالۃ الغین مطبوعہ تمر ہندی
ملا یعقوب بنیانی بر سبیل تسلیم الخ بعد اسکے کہتے ہین دوم آنکہ چون باعتراف
کنتوری کلام ملا یعقوب بر سبیل تسلیم است پس صحت واقعی جملہ معلوم کہ کلام
۹/
در آنست کجا لازم آید یا در کلام صاحب تحفہ جواب تسلیمی مذکور نیست جس سے
اصل مطلب سو لفظ سی حجت سے بڑی ۱۲ منہ
معلوم ہوا کہ جواب تسلیمی سے صحت کسی واقعہ کی یا اس جواب کا تحقیقی ہونا
نہین لازم آتا پس علماء اہل حق شیعہ کے جواب تسلیمی سے کیونکر وقوع عقد حقیقۃ
ثابت ہو سکتا ہے اور از انجا کہ مولوی صاحب نے اس معرکہ مین جہان
اس امر کو ثابت کرنا چاہا کہ صاحب ملل و نحل نے تصریح کی کہ یہہ جملہ لعن
موضوع ہے حالانکہ نسخہ قلمی و چھاپہ مین انکا وجود نہین ہے خواجہ
نصر اللہ کابلی و نصیر الدین و فرزند خواجہ کابلی و شاہ عبد العزیز کو ذکر کیا جو
متاخرین سے ہین لہذا ہم بھی یہان اونہین متاخرین کا نام لیتے ہین جنہو نے
بعد انکار بطور فرض و تسلیم جواب دیا پس منجملہ اونکے ہین علامہ دہلوی صاحب
تنزیہہ کہ فرماتے ہین وجہ اول آنکہ بر تقدیر تسلیم صحت روایت و محفوظ بودن ان
آنچہ الخ جس سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے صحت روایت کا انکار کیا بعد اوسکے
ص ۸۳ تشئید المبانی
بطور تسلیم جواب دیا صاحب تشئید المبانی فرماتے ہین و انتساب تزوج حضرت
ام کلثوم بہ ابن الخطاب بہ ثبوت نرسیدہ پھر کہا و بر تقدیر تسلیم راند بر تزویج حضرت

رسالت پناہ باکفار نیست الخ یہ اقوال علماے متاخرین ہین جنہون نے بعد انکار واقعی برسبیل فرض و تسلیم جواب دیا اور سابقا انکار علماے امامیہ اصل واقعہ سے خود باقرار ابن حجر و نورالدین و حیدر علی ثابت کر چکا ہوان اور تقریر جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ جو متقدمین اہل حق سے ہین ابعد اسکے مذکور ہوگی پس معلوم ہوا کہ اولا علماے امامیہ بنا بر تحقیق منکر اصلیت واقعہ ہین ثانیا بعد تسلیم اہلسنت کے اعتراضونکا جواب دیتے ہین خواہ اوسکے ساتھ تصریح بالانکار والتسلیم کرین یا نہ کرین پس اس جواب تسلیمی سے صحت واقعے اوسکی ہنین لازم آتی جیسا کہ مولویصاحب نے بھی تصریح کی منتہی الکلام مین روایت احراق خانہ جناب سیدہ ص کے بارہ مین لکھتے ہین انیمہ کہ شنیدی مبنی بر آن بود کہ روایت احراق سالم عن المعارض باشد وھو فی حیز المنع واز مجرد توجیہ و ذکر آن صحت و اعتبار آن لازم نمی آید پس جب یہ روایات احراق جو کیسی قطعی و یقینی ہین کیہ حالت اونکی تشئید المطاعن مین قابل ملاحظہ ہے مولویصاحب کی نزدیک باوصف ذکر توجیہ مستلزم صحت و اعتبار نہون تو علماے شیعہ کے فرض و تسلیم کرنے سے اور اوسکی توجیہات بیان کرنیسے صحت و اعتبار واقعی قضیہ عقد کیونکر سمجھا سکتا ہے سبحان اللہ فاضل رشید بجواب اس عبارت کے کہ صاحب بارقہ ضیغمیہ نے علامہ قوشجی و علامہ تفتازانی کے کلام سے نقل کیا کہ عمر نے بالاے منبر جا کر کہا ایہا الناس تین امر عہد رسول مین تھے جس سے ہم منع کرتے ہین اور ہم اونکو حرام کرتے ہین اور جو مرتکب اونکا ہوگا عقاب کرینگے ایک متعۃ النساء دوسرے متعۃ الحج

[Margin notes:]

تمسک علماے متاخرین

ص ۸۱ منتہی الکلام

صـہ ۳۵ شوکت عمریہ قلمی

تیسرے حی علے خیر العمل شوکت عمریہ مین فرماتے ہین آرے در شرح
تجرید علامہ قوشجی موجود ست باین طریق کہ محقق طوسی جائیکہ در مطاعن
حضرت عمر گفتہ ومنہا انہ منع المتعتین علامہ مذکور در شرح آن فرمود فانہ صعد المنبر
وقال الخ واز ین کلام علامہ قوشجی لازم نمی آید کہ این روایت بجمیع الفاظہا
در کتب اہلسنت بطریقی مرویست کہ احتجاج بآن برا ہلسنت بوقوع نسخ
متعہ از طرف حضرت عمر نہ از جانب خدا و رسول صحیح باشد کما لا یخفی جس سے
معلوم ہوا کہ باوصفیکہ علامہ قوشجی نے بطور حتم وجزم بیان کیا کہ عمر نے
بالائے منبر جا کر متعہ کو حرام کیا اور اوس سے لوگونکو منع کیا مگر فاضل
رشید اوسکو قابل احتجاج نہین جانتے اور اوسکے بجمیع الفاظہا کے منقول
ہونے کو کتب اہلسنت مین منع کرتے ہین پس علمائے اہلحق کا قول جو
بطور فرض تسلیم قول مخالف ہے کہ اگر نکاح ہوا تو اوس سے خلیفہ کو کیا نفع ہوا
یا اگر نکاح کیا تو بمجبوری کیا وغیرہ وغیرہ جو اقوال علما مین مذکور ہے
کیونکر معرض استدلال واحتجاج مین لایا جا سکتا ہے اس سے بھی زیادہ
اعجب یہ ہے کہ صاحب بارقہ تفسیر کبیر فخر الدین رازی ومسند احمد بن
حنبل وعلامہ زمخشری وقاضی بیضاوی وصاحب مدارک وامام زاہدی
وعلامہ سیوطی وثعلبی وحاکم وغیرہ سے ناقل ہین کہ آیہ فما استمتعتم بہ منہن

صہ ۱۶ ورق قلمی شوکت عمریہ

دربارہ متعہ نازل ہوا فاضل رشید بجواب اسکے فرماتے ہین کہ این اقوال
مرجوح وشاذ وقول اقل بمقابلہ اکثر اند وا قوالیکہ چنین باشند باعتراف
علمائے فریقین صلاحیت استدلال مخالف ولیاقت اتجاہ اعتراض

با آن بر صاحب مذہب نادار ندجس سے معلوم ہوا کہ فاضل رشید نے
ان اقوال کو جو مستند بروایات صحابہ و تابعین ہین اور اضعاف مضاعف
انکی مویدات سے موجود چنانچہ حضرت صاحب حیدریہ مین مختصر امنقول ہوے با ایہمہ
بمقابلہ اپنے مذہب حرمت متعہ کی اسکو قول شاذ و مرجوح قرار دیکر
صلاحیت استدلال و احتجاج سے ساقط کردیا ہین پس اقوال علماے شیعہ
جو محض بطور فرض و تسلیم قول مخالف ہے زیادہ تر صلاحیت استدلال
سے خارج ہونگے اور اوس سے بھی زیادہ عجیب یہ ہے کہ جہان صاحب
تشئید المبانی نے معارج النبوۃ سیر ملا معین سے یہ روایت نقل کی کہ
جناب سیدہ کو جناب امیر سے چند اولاد خدا نے کرامت فرمائی حسن
حسین زینب و ام کلثوم رقیہ محسن جنکا اسقاط ہوا اور ایسی مرض سے
اوس معصومہ نے چھ مہینے بعد وفات رسول انتقال کیا اور قبر اونکی فی الحقیقت
معلوم نہین مولوی حیدر علی بجواب اسکی ازالۃ الغین مین لکھتے ہین
کہ کتاب ملا معین ہرگاہ خلاف تصریحات جہابذہ محدثین افتد و مضامین
تحقیقات ثقات و معتمدین کردد چگونہ مورد اعتبار تواند بود پس اسیطرح
بالفرض اگر کسی نے علماے امامیہ سے وقوع نکاح کو تسلیم کیا تو باوصف
مخالفت اکابر اعاظم کے وہ قول کیونکر لائق اعتبار ہو سکتا ہے **تنبیہ**
واضح ہو کہ واضعین روایات عقد نے بڑی کیادی و شیطنت و تزویر سے
کام لیا ہے جو بطور میراث مادری مصداق ان کیدکن عظیم و قائلین
انکے شیطانا و زورا مقالۃ ابیہ سے انکو حاصل ہے کیونکہ ان لوگون نے یقین کو

نقل و انتقتن بدو مانع نمونا چاہیے کیونکہ ان روایات سے قواعد
عقیدہ جمعیت ان روایات سے ثابت ہیجانی ہے
مقررہ ۱۱ باب سے ۱۲ منہ
انشاء اللہ تعالےٰ سے
لعائشہ فرمود شیطان ترا
۹۲ مدارج النبوۃ ج ۲
بیرون گداشت
دربارہ عائشہ و حفصہ حضرت فرمود
آنہن صواحب یوسف ان کیدکن
معارج النبوۃ ج ۲
عظیم ۱۰ ۵
صحیح مسلم میں ہے عن ابن عمر قال
خرج رسول اللہ من بیت عائشۃ
فقال راس الکفر من ہہنا من حیث
یطلع قرن الشیطان ۱۲
تصدیق اسکی بشر الطاعن ج ۱ صفحہ ۱۱۱
و الفقار حیدریہ میں مرقوم ہے
بخاری مطبوعہ
حدیث حیدریہ جلد اول صفحہ ۹۶

فریب دینا چاہا اسلئے کہ جب اہلسنّت ان روایات کو دیکھینگے جس سے بدانسبت ونکی فضیلت
خلیفہ دوم ثابت ہوتی ہے تو بسر وچشم قبول کر لینگے اور کیسطرح کا عذر
نہ کرینگے کیونکہ ہمہ تن ہمت آن لوگون کے اسمین مصروف ہو کہ کسطرح
فضیلت خلفاے ثلثہ زیادہ تر فضیلت خلیفہ دوم اور محبت وولا انکا
اہلبیت طاہرین کے ساتھہ ثابت کرین یہانتک کہ اسیکے واسطے کتاب
الموافقہ تصنیف ہوئی اور کیا کیا افترا نہ کئے گئے پس ایسے امر کو بلا غور
وتامل قبول کر لینگے اور ذرا بھی چون وچرا نہ کرینگے چنانچہ یہ فریب انپر
بخوبی کارگر ہو گیا کہ کسطرح ان روایات کے فسادات بلکہ لزوم محالات
ومخالفت واقعات غلطی رواۃ وضعیت روایات مین متنبہ بھی نہین ہوتے
حالانکہ اس سے ادنے خرابی وفساد کی بدولت اپنی روایات صحیحہ
قطعیہ یقینیہ متواترہ کو باطل کر دیتے ہین مگر اس بار مین کسطرح عقل زرین
سے کام ہی نہین لیتے ناحق کی ہواخواہی خلیفہ پر جان دیتے ہین
حالانکہ خود خداوند عالم نے ایسی قرابتون کو لبشرط وقوع غیر موثر قرار دیا
رسول مقبول نے متعدد احادیث مین پکار پکار کر سنا دیا کہ محض قرابت سے
الحمہ شدنی نہین جبتک ایمان وصلاح رسد او نہو خود خلیفہ دوم نے اسی
عالم بشارت من قال لا الہ الا اللہ وجبت لہ الجنۃ کے بدولت ابوہریرہ کو مار کر گرا دیا
جو بیچارہ حسب الحکم نبوی یہ حکم سنایا چاہتا تھا اور انحضرت کی نعلین مبارک اپنی تصدیق کے لیے
رکھتا تھا پس کیا خلیفہ دوم کو اتنی عقل نہ تھی کہ اگر ارشاد انحضرت کہ ہر سبب ونسب دنیا کے
بروز قیامت منقطع ہو گی الا میری ماوی ہو سبب ونسب بطور عام ہو تو اس سے نجات

دوخول جنت کفار ومشرکین لازم آتی ہے کیونکہ نسب آنحضرت مین ہزارون
کفار شریک تھے سبب مین بھی مثل شیخین کے اور بہت سے سسر ہوتے
جو یقینی کافر ہے اسیطرح دامادی رسولؐ خود اہلسنت کی روایات کے
مطابق عتبہ عتیبہ و ابو العاص کافرونکو حاصل تھی پس اگر وہ بشارت
نبوی عام ہے توانکا جنتی وناجی ہونا لازم آتا ہے اور اگر خاص ہے
کسی شرط کے ساتھہ تو وہ امور حاصل کرنا چاہیئے بہرکیف اہلسنت کو
تواس پردہ مین ثبوت موافقت وحصول ایمان کے قریب دیا جوایسی
روایات وضعیہ کوانہونے بسروچشم قبول کرلیا اور فسادات وتناعات
پراوسکے مطلقا غور نہ کیا باقی رہے شیعہ پس انکے لیے سبسے زیادہ اسباب
مکروتزویر کوان روایات مین مہیا کیا کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ اولاً شیعہ
عداوت وبغض وحسد وظلم وتشدد خلیفہ دوم کو بخوبی ثابت کرتے ہین
اور جو روایتین اہلسنت کی اسمادہ مین ملتی ہین اونکے سامنے پیش کرتے ہین
لہذا اون واضعین کاذبین نے روایات عقد مین بھی وہنین مضامین
ظلم وتشدد خلیفہ دوم کو درج کیا تاکہ شیعہ فریب مین آکر اسکو قبول کرلین
اور روبروئے اہلسنت پیش کرین کہ دیکھو خود انہین روایات عقد سے ظلم و
تشدد خلیفہ دوم بخوبی ثابت ہوتا ہے گیا چونکہ شیعہ مطلق قرابت و رشتہ داری کو
مفید نہین سمجھتے ہین جبتک شرائط ایمان و اعمال صالحہ نہون لہذا اوسی قرابت
ورشتہ داری کے مفید ہونیکو اس روایت مین بہی درج کیا کہ خلیفہ نے اسی بنیاد پر
عقد کا قصد کیا تاکہ شیعہ اوسکے تردید مین مشغول ہون اصل روایت کیطرف

التفات نکرین وہ مسلم ہو جائے اور عوام الناس کے اغوا اور تضلیل کا
آلہ ہاتھ لگے کہ دیکھو صاحبو وقوع عقد کو مانتے ہین اوسپر بہی خلیفہ کو
مومن نہین جانتے اور اونکے کفر و نفاق کے قایل ہین بہلا اگر خلیفہ دوم
مومن عارف کامل الایمان نہوتے تو جناب امیرؑ ام کلثوم کا نکاح
انکے ساتھہ کسی حالت مین نہوتے دیتے جیسا کہ تقریر صاحب آیات
بینات سے ظاہر ہے بہرکیف اس شطرنجی چال سے مکر و تزویر کا جال
بچہایا اور اس قصہ کو وضع کیا کہ خواہی نخواہی لوگ اسکے فریب مین
آجائین اودہر ظلم و تشدد خلیفہ دوم جنہین روایتون سے ثابت کرنے لگین
اودہر قرابت کے غیر مفید ہونمین اوجہین اصل روایت مین چون و چرا نہو
مسلم ہو جائے ازینجاست کہ زیادہ چہیڑ چہاڑ اسکی نہ کی موقع پر چہیڑ کر خاموش
ہوگئے کہ جب پورے طور سے علماے شیعہ اسکو تسلیم کرلین تب اسکی چہیڑ
نکالیجائے کیونکہ بخوبی جانتے تھے شیعہ جسقدر مطاعن خلفا مین گفتگو کرتے ہین
اہلسنت کی مستند کتابون سے اوسی بنیاد پر اسمادہ مین بہی اہلسنت کے کتابون سے بحث کرینگے
اور عداوت خلیفہ دوم اور قرابت کے غیر موثر ہونیکو انہین کتب سے ثابت کرینگے پس روایت مسلم
ہو جائیگی چنانچہ یہ ودایع مستودعہ وصایای محفوظہ زبیر بن بکار ناصبی دغا
سے شروع ہوئی اور مولوی حیدر علی پر ختم ہوئی دیگر حضرات اب
انہین موضوعات پر زاد نغمة علی الطنبور کے مطابق بفحوای ہر کہ آمد
عمارت نو ساخت مضامین جدیدہ اسپر اضافہ کرنے لگے مگر الحمد للہ کہ بفحوای
لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا یہ تدبیر پر تزویر اونکے الحلق پر کچہہ موثر نہوئی

انہونے او سے عاقلانہ طریقہ انکار و تسلیم سے کام لیا گا ہے انکار کلی کیا
اور موضوعیت روایات ثابت کی جسکی تصدیق خود علماے اہلسنت
کی زبانی مینے ثابت کی اور مابعد اسکے بہی بعض اقوال مذکور ہونگے
گا ہے بطور تسلیم و فرض محال اون مقاصد کو باطل کیا ہے جنکی لیئے
یہ موضوعات بنائے گئے ہین اپنی کہ تحقیق کامل اسکی حصہ مین اس قاصر کے پڑے
وکم ترک الاوائل للاواخر جیتے کہ بعض اکابر نے اس قاصر کے حق مین شعر پڑہا
انی وان کنت الاخیر زمانہ لآت بما لم تستطعہ الاوائل سلیکہ مشتی ازخروارانند کے
زمیسار ہیں عجالہ میری تصدیق کرتا ہی چونکہ نواب مہدیعلیخان بہادر نے آیات
بینات مین تمامتر ایسے ہی اقوال و روایات شیعہ کو جو بطور فرض و تسلیم
ہین ثبوت واقع ہین پیش کیا ہے اور عوام الناس کے کانون مین
پہونک دیا کہ علماے شیعہ کو تو اس نکاح سے اقرار ہے لہذا کچہہ فہمائش اونکی
اونہین کے مذاق مین ضرور ہے (افسوس کہ اصل کتاب ذوالفقار حیدری جلد معنیم
جہان اس بحث کی آیات بینات کی تردید کی ہے بکمال شرح و بسط
ان مطالب کو لکہا ہے اور بخوبی انکے ہر ہر ثبوت کی تردید کی ہے
دیکھئے پروردگار عالم کب وہ اسکے چہپنے کا سامان کرتا ہے اللہم عجل
بحق محمد و آلہ الامجاد بس یہی تہا مطلب میرا زیادہ تر انہین کیطرف متوجہ ہوا اگر اور مرید لوگ
انکی سماعت اسکی کرین تو خیر ورنہ اونکے لیئے قول مولوی حیدر علی
کافی ہے جو سابقا مذکور ہوا باقی رہے نواب صاحب پس اونکی لیے
کلام جناب سید احمد خان بہادر بالقابہ کافی ہے جو اپنی تفسیر مین بیان کی ہے

ص ۱۲۵ تفسیر سید صاحب مطبوعہ علیگڈہ

ان سب سی زیادہ ایک اور امر ہے جسپر شارح مواقف اور صاحب مواقف بلکہ اور کسی نے بھی غور نہین کیا اور وہ کلام غیر مقصود ہے مثلاً ایک شخص یہ بات کہے کہ جب آفتاب مغرب سے نکلے یا اونٹ سوئی کے نلکے مین سے نکلجاوے تب یہ امر واقع نہوگا اور مخاطب اسکو یہ جواب دے کہ آفتاب کے مغرب سی نکلنے اور اونٹ کے سوئی کے ناکے مین سے نکلجانے پر بھی یہ امر واقع نہو گا اس کلام مین آفتاب کا مغرب سے نکلنا اور اونٹ کا سوئی کے ناکے مین سے نکل جانا کلام مقصود نہین ہے بلکہ عدم وقوع اس امر کا جسکے وقوع کا قایل مدعی تھا مقصود ہے اور اس کلام سے تسلیم اوس بات کی کہ در حقیقت کبھی آفتاب مغرب سے نکلیگا یا اونٹ سوئی کے ناکے مین سے نکلجاویگا لازم نہین آتی پس دلیل نقلی مین اس بات کا علم کہ وہ کلام غیر مقصود نہین ہے اشد ضروریات مین سے ہے اور بغیر اسکی کوئی نقلی دلیل مفید یقین نہین ہو سکتی قرآن مجید مین اس قسم کا کلام غیر مقصود نہایت کثرت سی ہے مشرکین و اہل کتاب کے عندیہ مین بہت سی ایسی باتین سمائی ہوئی ہتین جنکا در اصل کچھہ وجود نہ تھا یا وجود تھا مگر اسکی جو حقیقت کہ وہ سمجھی ہوئی تھی در اصل وہ نہ تہی یا وہ بات ظاہر مین دکھائی دیتی تھی اور بطور غلط العام یا باعتبار مشاہدہ اوسکو وہی سمجھی تھی حالانکہ حقیقت اور اصلیت برخلاف اوسکی تھی اور قرآن مجید کو اوس سے بحث مقصود نہ تھی اسلئے اوسکو اوسیطرح بیان کیا جسطرح مشرکین و اہل کتاب خیال کرتی تہی اور کبھی اسی بطور حجت الزامی کلام مقصود کی تایم کی اور کبھی بلحاظ مشاہدہ ظاہر کے اوسکو بیان کیا اور کلام مقصود سمجھا گیا پس کلام مقصود کو اوس سے جسکو کلام غیر

کلام غیر مقصود ہے اور اوس سے کوئی ثبوت کسی امر کی واقعیت کا حاصل
نہین ہوتا اور نہ وہ کسی امر کے لئے مفید یقین ہوتا ہے اور اس سے
دلیل نقلی کے مفید بالیقین ہونیکو قطع نظر ان تمام باتون کے جو شارح
مواقف اور صاحب مواقف نے بیان کی ہون اس بات کا علم کہ وہ
کلام غیر مقصود نہین ہے واجب و ضرور ہے یہ امر جو ہمنے بیان کیا اسکو
کچھ کلام اللہ ہی سے خصوصیت نہین ہے بلکہ علم کلام کا اور نحو و ہمارے
روزمرہ گفتگو کا بلکہ تمام دنیا اور تمام قومون کی باہمی گفتگو و کلام کا یہی
طریقہ ہے کہ جو امر بحث سے اور مقصود سے خارج ہے اوسکے صحیح یا غیر
صحیح ہونے سے قطع نظر کر کے کہین بطور حکایت اور کبھی بطور تسلیم فرضی
اور کبھی بغیر کسی خیال کے اسکا ذکر اور بیان آجاتا ہے اور اوس سے بجز
اسکے کہ اسکے بعد کا کلام مقصود بیان کیا جاویگا اور کچھ مقصد نہین ہوتا
یہی سبب ہی کہ بعض اشخاص غلطی سے سمجھتے ہین کہ قرآن مین بعض ایسی باتین
بیان ہوئی ہین جو حقائق موجودہ کے برخلاف ہین اور بعض اس سے زیادہ
غلطی یہ کرتے ہین کہ اسکو کلام مقصود سمجھکر اوس بات پر اصرار کرتے ہین کہ
وہی دراصل حقایق موجودہ ہین اور دراصل دونو غلطی پر ہین انہتے
بقدر الحاجۃ اقول انہین اشخاص سے جنکو ایسی غلطیون پر اصرار ہے صاحب
آیات بینات اور اونکے پیشوا اور تابعین ہین کہ کلام مقصود و غیر مقصود
مین تمیز نہین کرتے اور اپنے غلط خیال پر اڑے رہتے ہین کیونکہ کلام مقصود
اہلسنت اثبات ایمان و حقیت و فضیلت خلیفہ دوم ہے جسکے منجملہ دلایل

دلایل سے اس نکاح موہوم کو بھی دلیل قرار دیتے ہین شیعونکا کلام
مقصود اثبات نفاق و عدم حقیت خلیفہ دوم وغیرہ سے نہ وقوع نکاح
پس جہان کل دلایل اہلسنت کو بذریعہ انکار و تسلیم باطل کرتے ہین وہان
اس دلیل کو بھی اوسی طریقہ سے باطل کرتے ہین اور بعد فرض و تسلیم ثابت
کردیتے ہین کہ اگر یہ نکاح ہوا بھی تو خلیفہ دوم کا نہ ایمان ثابت ہوا نہ کوئی
فضیلت نکلی جب اہلسنت نے اس نکاح کو دلیل اتحاد و موافقت باخودہا
قایم کیا شیعون نے خود اس نکاح کو دلیل عداوت و بغض و جور و تشدد
خلیفہ ثابت کردیا پس کلام مقصود ثبوت عدم اتحاد و موافقت ہوا نہ واقعیت
نکاح اور جب اہلسنت نے اس نکاح کو دلیل ایمان و فضیلت خلیفہ قرار دیا
شیعون نے اس نکاح کے دلیل ایمان ہونیکو باطل کرو فرعون عتبہ عتیبہ
ابوالعاص زوجہ حضرت نوح و حضرت لوط و عایشہ و حفصہ کو نظیر مین
پیش کیا اب ایسے کلام غیر مقصود کو جو بطور فرض و تسلیم یا حجت الزامی یا
بربنا و غلط العام یا غلط واقعات مشہورہ پر ہے دلیل تحقیقی اور کلام مقصود
سمجھنا اور دلایل تحقیقی مفید علم و یقین مین پیش کرنا موجب تشحید ہے نہ لایق
توجہ دانشمند اب مین صاحب آیات بینات سے بکمال ادب ملتجی
ہون کہ اپنے کل بتون پر غور فرمایئن کہ وہ کل روایات و اقوال و حکایات
ایسی ہے فرضی و تسلیمی و الزامی ہین یا نہین بعد او سکے اگر کچھ حوصلہ ہو
تو بسم اللہ ہمین چوگان ہمین میدان اور اگر حضرات اہلسنت اس سید بزرگ کا
قول نمانین تو اپنے مولوی حیدر علی صاحب کی تحریر دیکھین کہ اسی عبارت

نہ الانی ہے کے مطلب کو ان الفاظ سے بیان کرتے ہین مع بساست کے علماء بعضے از
جنہیں ہار اہمراہ تعصب و ہا لذات ہی آرند برے عزید فواید جس سے معلوم ہوا کہ
کلام غیر مقصود سے استدلال درست نہین ہے بہرکیف چونکہ نہایت متانت و استحکام سے
اصل کتاب ذوالفقار حیدری مین انکی تقریرونکا جواب لکھ چکا ہون لہذا
یہان اسے کلام مختصر پر ایک امر اور متعلق اس جواب تسلیمی کے
باقی ہے اوسکو لکھکر اصل تحقیق پر رجوع کرتا ہون انشاءاللہ تعالے
ہان اس تقریر پر کہ مومنات کا عقد کفار کے ساتھ اور کافرہ کا عقد مومن
کے ساتھ پہلے بھی ہوا ہے خدا کے رسولون نے بھی کیا ہے اہلسنت
یہ عذر کرتے ہین کہ انبیاے سابقین نے یا انحضرت نے جو اپنی بیٹیان کفار
سے بیاہین تو اوسوقت نکاح با مشرکین جایز تھا آیہ لا تنکحوا المشرکین حتے یومنوا
یعنی مشرکین سے مت بیاہو جب تک ایمان نہ لائین اوسوقت تک
نازل نہین ہوا تھا پس فعل آنحضرت قبل از تحریم ہے اور فعل جناب امیر بعد از
تحریم لیس کو یہ تقریر خارج از بحث ہی کیونکہ منشاء بحث یہان اسیقدر ہے
کہ مطلق وقوع نکاح سے اتحاد و اتفاق و ایمان ثابت ہوتا ہے
یا نہین جسکو خود آیات قرآنی سے مینے ثابت کردیا کہ نہین ہوتا مگر بہرکیف
پہلے جواب اسکا یہی ہے کہ خلیفہ دوم کا مشرک ہونا تصریحات صریحہ
علماے شیعہ سے ثابت کرلو تب یہ تقریر پیش کرو کیونکہ قرآن مین ممانعت
نکاح از مشرکین مذکور ہے نہ ممانعت نکاح از منافقین جو حسب شرع
حکم مسلم مین داخل ہین دوسرے عموماً جواز نکاح مومنات با مشرکین

بحث نکاح بعد از نزول آیہ تحریم متعلق جواب تسلیمی

گو شرایع سابقہ مین ہو بنا بر اصول خود اہلسنت غیر ثابت ہے اسلئے کہ حضرت
لوط کے اوس کلام مین جو کفار سے کہا یہ میری بیٹیان پاکیزہ ہین تمہارے
لیے اہلسنت بھی تاویل کرتے ہین کہ مقصود حضرت لوط یہ تھا
کہ بشرط قبول اسلام عقد کر لو جس سے معلوم ہوا کہ عموماً
کفار کے ساتھ نکاح نہین جایز تھا تسلیم
ہمنے مانلیا عموماً نکاح اوسوقت کفار کے ساتھ جایز تھا اور بنا بر اوسی
جواز کے نکاح حضرت زینب و رقیہ و ام کلثوم عتبہ و عتیبہ و ابو العاص
کے ساتھ ہوا مگر بعد تحریم بھی تو باوصف تفریق اسلام حضرت رسول دونون
کو جدا نہ کر سکے جیسا کہ تاریخ خمیس اور اسد الغابہ اور اصابہ فی معرفۃ
الصحابہ مین ابن حجر عسقلانی نے ام المومنین بی بی عایشہ سے ناقل ہین
کہ اسلام نے جدائی ڈالدی تھی درمیان زینب اور ابو العاص کے
مگر رسولخدا اوسپر قادر نہوے کہ دونون مین جدائی کردین کیونکہ وہ حضرت
مکہ مین مغلوب تھے اور حلال و حرام نہ کر سکتے تھے پس جب رسول مقبول اہم قوت و شوکت
کہ خود لشکر اسلام نے اسی ابو العاص کو گرفتار کیا اور حضرت نے رہا بھی
فرمایا مگر اس تفریق پر قادر نہوے (جیسا کہ خوف قوم بی بی عایشہ سے
جو حضرت کے وقت وفات تک قریب العہد بکفر و جاہلیت تھے
کسیطرح انحضرت تعمیر خانہ کعبہ پر قادر نہوے) خواہ وہ تفریق و تعمیر
رسول پر واجب ہو یا مستحب تو جناب امیر نے اگر ایسی مجبوری بلکہ
اوس سے مدارج زاید مجبوری کے عالم مین بفرض محال بھی نکاح کر دیا

جواز اس حکم لا تنکحوا المشرکین مین بھی داخل نہین ہے اور جواز مین وسیلے
خصوصًا درحالیکہ جناب امیر علیہ السلام کیطرف اسکی نسبت ہو اور
کسیکو کوی عذر بھی نہین ہے تو کیونکر محل طعن و تشنیع ہو سکتا ہے
خصوصًا جبکہ باتفاق فریقین ثابت ہے کہ بہت سے امور محرمات
عالم اضطرار و مجبوری مین حلال و مباح ہو جاتے ہین جیسا کہ
فعل رسول مین بھی مشاہدہ ہوا اور جناب امیر علیہ السلام کی مجبوری
و ناچاری کا حالت حصول خلافت و فرمانروائی مین بھی خود شاہ صاحب
کو اقرار ہے چہ جاے ایام حکمرانی افظ اغلظ حضرت خلیفہ دوم
جنکے تشددات خصوصًا بہ نسبت خانوادہ رسالت طشت از بام
ہین اور حضرت لوط کے بارے مین تو خود قرانسی ظاہر ہے کہ باوجودیکہ
حضرت لوط نے قوت و طاقت جبرئیل امین کو ملاحظہ کیا تھا و سبب
بھی تسلط و غلبہ کفار سے اس قلق و اضطراب مین تھے اوادی
الی رکن شدید کہا اور اوسی عالم قلق مین کفار سے فرمایا کہ یہہ میری بیٹیان
پاکیزہ ہین اگر ہو کرینوالے جسکی بہ نسبت امام فخر رازی لکھتے ہین
اپنی بیٹیون کو فجار و اوباش پر عرض کرنا اہل مروت سے
نہایت بعید ہے چہ جائیکہ اکابر انبیا سے یہہ امر سرزد ہونا چنانچہ
امام صاحب نے اسی وجہ سے اون دختران حضرت لوط کو فرزندیت
حضرت لوط سے نکالکر امت کی بیٹیان قرار دین اور یہہ بھی نہ خیال
کیا کہ ایسی پیغمبر خود پسندی بہ دیگرے پسند کے خلاف انبیاے کرام

کیونکر کرسکتی ہین جنکے بعثت بالخصوص تعلیم مکارم اخلاق کے لیئے
ہوئی اور اوسکی بدولت ایذاے امت تمام سہنا شب و روز جفائے
کفار مین مبتلا رہنا اونکی شان سے ہے مگر علامہ ابی سعود نے اس عرض
دختران کو فجار و کفار پر کرم حضرت لوط مین شمار کیا ہے کہ مہمان کے
بچاوسکے لیئے از راہ غایت کرم یہہ فرمایا حالانکہ وہ سب بسبب کفر
و فسق و خباثت و عدم کفاءت کے باوصف استدعا نہ لائق عقد تہی
نہ حضرت لوط اونسے نکاح کرنا قبول فرماتے تہے بہرکیف یہہ جواب
اجمالی بطور فرض و تسلیم وقوع عقد ہے کہ شیعیان اہلبیت اس
حالت مین بہی چیرہ دست ہین اور اہلسنت کے الزامون سے پاک و
صاف ورنہ عنقریب معلوم ہوگا کہ عند التحقیق یہہ قصے تمام تر غلط و بے
بنیاد محض افترا و بہتان ہین اب یہہ دیکہنا چاہیئے کہ در صورت تسلیم
وقوع عقد بنا بر اصول اہلسنت کیا کیا خرابیان لازم آتی ہین اور اونکا
دفعیہ ہوسکتا ہے یا نہین خرابیان تو بہت ہین دفعیہ کی کوئی صورت
نہین کیونکہ اوسپر دو طرح کی خرابیان لازم آتی ہین ایک وہ جو خاص
خلیفہ دوم اور صحابہ مقبولین اہلسنت پر وارد ہوتی ہین دوسرے وہ جو بنا بر اصول
اہلسنت جناب امیر اور سایر بنی ہاشم پر عاید ہوتی ہین چنانچہ ہر ایک کو علیحدہ
بیان کرتا ہون قسم اول یعنی وہ خرابیان جو بنا بر اصول اہلسنت خلیفہ دوم و صحابہ
پر عاید ہوتی ہین سبب کتنی کہلی یہ کہ اگر اس عقد کو مانین تو ضرور ہے اہلسنت اسکے
قایل ہوتے ہین کہ خلیفہ دوم نے دیدہ و دانستہ بقصد ایذاے حق تلفی رسول کا ارتکاب کیا ہو نکہ

فائدہ خرابیان وارد است در صورت تسلیم عقد بنا بر اصول اہلسنت

... عادت سخت تھی کما قالہ ابن اثیر جزری) جب عمر نے
دختر ابو بکر سے عقد کرنا چاہا عایشہ کو پیغام دیا ام کلثوم بنت ابو بکر نے
انکار کیا اور کہا مجھکو ایسے شخص کی حاجت نہین جو خشن العیش ہے عورتون پر
شدت کرتا ہی مگر بی بی عایشہ بہت گھبرائین یہانتک متردد ہوئین کہ عمرو عاص حیلہ ور سے
ملتجی ہوئین کہ کوئی ایسی تدبیر نکالو جس سے یہ بلا ٹلے تو عمرو عاص نے کہا مین تمہاری کفایت کرونگا
بعد اسکے جاکر عمر سے کہا مجھے تمہارے ایک ایسی خبر پہنچی ہے کہ مین تمکو اوس سے خدا کی پناہ مین دیتا ہون
عمر نے متحیر ہوکر پوچھا وہ کیا ہے عمرو عاص نے کہا کہ مینے سنا ہے تم ابو بکر
کی بیٹی ام کلثوم سے عقد کرنا چاہتے ہو عمر نے برافروختہ ہوکر کہا پھر اسمین
مضائقہ کیا ہے مجھ مین عیب ہے یا اوسمین عمرو عاص نے کہا کہ عیب نہین مگر
بات یہ ہے کہ ام کلثوم دختر ابو بکر بکمال رفق ولینت عایشہ کی صحبت مین پلی ہے
اور شدت وخشونت تمہاری اس درجہ ہے کہ ہم لوگ خوف کھاتے ہین اور تمہاری کسی خلق
کو بدل نہین سکتے پس اگر تمنے اوس سے نکاح کیا اور اوس سے کوئی قصور تمہاری
خدمت مین سرزد ہوا تمنے اوسکی کچھ تنبیہ وتادیب کی تو اوس سے حق تلفی اوسکے باپ
یعنی ابو بکر لازم آویگی عمر فورًا متنبہ ہوکر باز آئے بلکہ یہانتک پریشان ہوئے
کہ عمرو عاص سے کہا پھر عایشہ سے کیا کیا جائے کہ مین اون سے
کہہ چکا ہون عمرو عاص نے کہا کہ مین بندوبست کرونگا انتہی پس اگر ام کلثوم بنت
جناب سیدہ علیہا السلام سے خلیفہ نے عقد کیا تو حق تلفی وحقارت رسول بھی ویسی ہی لازم
ہوئی بلکہ صورت اولے سے کہین زیادہ حق تلفی وایذاے رسول مین مبتلا
ٹھہرے کیونکہ ایک تو تفاوت سن کے سبب سے صحبت ناجنس کا سابقہ

جسکو صحبت ناجنس عذاب سیت الیم کہتے ہین دوسرے یہ عمر وہی ہین
کہ جنہونے والدہ ماجدہ جناب ام کلثوم سیدہ نساء العالمین پر کیا کیا ظلم
وستم کئے جنکو حضرت ام کلثوم نے اپنے نانا رسولخدا صلعم کی وقت وفات
سے اوسوقت تک بچشم خود دیکھا مثل قسم عمر بخانہ سوزی اور اگ لکڑی
لیجانے گھر جلانے کے لئے لااقل یہ تو یقینی ہے کہ حضرت ام کلثوم یقینًا
جانتی تہین کہ جناب سیدہ شیخین سے ناراض تشریف لیگئین اور اسوجہ سے
جنازہ پر اون معصومہ کے نہ آنے پائی تیسرے کمسنی ایسی جس سے
صدور بواعث منازعت ومخاصمت گویا لوازم سے ہے خصوصًا اوس
کمسن لڑکی سے جو بکمال نازونعم پرورش پائی ہو جسکا نمونہ طمانچہ بارنیوالی
روایت سے ظاہر ہے چوتھے غیر کفو غیر قبیلہ کی ایک بڈہی بدخود
بدخلق سے سابقہ ہے کہ بہر طور اسباب رنج وکدورت موجود ہین جس سے
پیدا ہونا بواعث مذکورہ کا ضروری ہے لااقل جسطرحکی وہمی حق تلفی
عقد دختر ابوبکر مین ممکن الوقوع تھی اوس سے تو بدارج بڑہ کر یہیان
یقینی الوقوع ہے وہان اگر حق تلفی ابوبکر صرف تھی تو یہان حق تلفی
وایذاے رسول وبضعۃ الرسول دونو ہی بلکہ جناب امیر اور حسنینؑ اور
سایر اہلبیت کی ایذا رسانی ہی تو اب حق تلفی ابوبکر کا لحاظ کرنا اور حق
رسول واہلبیت کا بالکل لحاظ نکرنا جس درجہ کی خرابی ہے اوسکو اہلسنت
ہی خوب جانتے ہین اگر اقرار بوقوع عقد کیا جائے تو اوسکے ساتھ
اسکا بھی اقرار کرنا ضروری ہوگا کہ عمر نے دیدہ ودانستہ رسول کا خیال

ترک کیا اور اونکے حقوق کا اوتنا بھی لحاظ نہ کیا جتنا ابوبکر کے حقوق کا لحاظ کیا بلکہ وہان اگر حق تلفی ابوبکر لازم آتی تھی تو بلاقصد اور یہان حق رسول کا ارتکاب بالقصد دیدہ و دانستہ ہوتا ہے پس نہ معلوم ایسے شخص کو اہلسنت کیونکر مسلمان و مومن کہ سکتی ہین حالانکہ خود صحیح بخاری مین ہے کہ فرمایا انحضرتؐ نے کبھی کوئی مومن نہین ہوسکتا جبتک ہماری محبت اوسکے دلمین باپ بیٹی تمام آدمیون سے زیادہ نہو اور اہلبیت طاہرین کے بارہمین جو کچھ وصیت فرماگئے محتاج شرح نہین جتنے کہ خود علماے اہلسنت نے تصریح کی اگر علوی را علویک گوید کافر گردد وایذاء عام است سوای کان اور اکشد فرزند و بد گوید بجدیکہ اگر از مجلس برخیزد وجامہ بیفشاند چنانکہ خاک باہل مجلس رسد ایذا بود و نیز اگر فرزند و یا غلام ومتعلق او را آزار دار آزار بود و نیز روے ترش کردن آزار است وایذاے اہلبیت ایذاء رسول است بتصریح نص و سوالحدیث الاول فی الکتاف وشرف النبوۃ رواہ علے حرمت الجنۃ علے من ظلم اہلبیتی واذانی فی عترتی ثم قال و در ایذاء علویہ ایذاء رسول است صلی اللہ علیہ وسلم و درین بیان احادیث کثیر است بسبب اختصار مذکور نشد انتہی (مناقب السادات ملک العلماء دولت آبادی) پس ہم نہین سمجھتے کہ بغیر انکار وقوع عقد اہلسنت کیونکر اپنے خلیفہ دوم کو اس الزام سے بری کرسکتے ہین کہ ابوبکر کے حقوق کو بڑہکر بھی فوق رسول کا خیال نکیا جس سے اصل ایمان خلیفہ دوم وغیرہ مشتبہ ہوتا ہے حالانکہ بالخصوص اس مادہ مین نص صریح صحیح بخاری مین

صحیح بخاری ص ۵

ص ۴ ورق قلمی مناقب السادات

موجود ہے کہ جناب رسالت مآب نے اسد علیے اولاد ہشام پر دوبارہ عقد
جناب امیرؑ ناراضی ظاہر فرمائی اور سوت ہونیکو موجب ایذاے معصومہ
مظلومہ فرمایا جو موجب ایذاے خدا و رسول ہے دوسرے خرابی
یہ ہے کہ یہی کل الزام عمرو عاص پر بھی عاید ہوتے ہین جسنے عمر کو حق
تلفی ابو بکر کا خیال دلا کے ام کلثوم دختر ابو بکر سے عقد کرنے کو روکا اور
ام کلثوم بنت جناب امیرؑ سے عقد کرنے کی راے دی حالانکہ یہ عمرو
عاص وہ ہین کہ معاذ اللہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ نے عمرو بن العاص
سے فرمایا بلکہ خلفاے ثلثہ و کل صحابہ پر آنحضرت نے (معاذ اللہ) اسے
تفضیل دیا کہ فرمایا ہر شخص اسلام لایا عمرو عاص ایمان لایا (کما فی اسماء الرجال ص ۱۲۱
للشیخ عبد الحق) از ینجاست کہ یہہ شخص تیسرا سر حد دار اہلسنت والجماعت ہے
جیساکہ تکمیل الایمان مین ہے تیسرے خرابی یہ ہے کہ یہی کل الزام بعینہ اور
اوسکے ساتھ مزید عداوت با جناب امیرؑ اکثر صحابہ پر عاید ہوتے ہین
کیونکہ جب جناب امیرؑ نے عذر صغر سنی کیا تھا تو عمر باز آئے پھر
لوگون نے بہکایا کہ علی نے تمکو ذلیل جانا اسوجہ سے عقد کرنا تمہارے
ساتھ منظور نہ کیا کہ پھر خلیفہ کا اصرار بڑہا حالانکہ اہلسنت کو ۹۱ ازالۃ الغین ص ۹۲۵
رفع عداوت صحابہ و خلفا مین با جناب امیر علیہ السلام جو کد و کاوش
ہے معلوم ہے چوتھے خرابی یہہ ہے کہ اگر عمر نے ایسا قصد کیا اور
عقد ہوا تو لازم آتا ہے کہ انہونے احکام خدا و رسول کو باطل کر دیا کیونکہ
خود انکے یہان ثابت ہے کہ بنی ہاشم کا کفو ہمسر غیر بنی ہاشم نہین ہو سکتا ص ۱۶۰ صواعق محرقہ

پس انہونے ابطال احکام خدا و رسول کیا بلکہ خود اپنے مذہب کے بھی خلاف کیا کیونکہ صاحبان حسب و نسب مین کفو کا خیال انکے نزدیک ضروری تھا انکہ مہاجرہ سے غیر مہاجر کے عقد کو منع کیا بلکہ عربیہ سے غلام آزاد کردہ کے نکاح کرنے کی بھی ممانعت کی چنانچہ بہین خیالات اہلسنت قایل ہوے کہ نکاح معتزلہ اور شافعیہ کے ساتھ حرام ہے جیساکہ جامع الرموز شمس الدین قہستانی مین ہے **پانچوین** خرابی یہ ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام نے عذر تقریری نسبت بفرزند جعفر پیش کیا اوسپر بھی خلیفہ نے اصرار کیا تو مخالفت اوس حکم نبوی کی لازم آتی ہے جو حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برادر مسلمان کسی سے خواستگاری کرے تو پھر دوسرا خواستگاری نہ کرے الخ چہ جائیکہ اسپر اصرار کیا جائے اور تشدد عمل مین لایا جاوے **چھٹین** خرابی یہہ ہے کہ جناب امیرؑ نے چند عذر کیے ایک کمسنی دوسرے تقرری نسبت بفرزند جعفر تیسرے مشورہ لینا چوتھے اذن لینا امراسے مگر خلیفہ نے قبول نہ کیا بلکہ اسدرجہ جبر و اصرار کیا کہ جناب امیرؑ نے گا ہے عقیل و گا ہے حسنین علیہم السلام سے مشورہ کیا سب مانع ہوے پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ کسیطرح جناب امیرؑ اسکو گوارا نہ فرماتے تھے خلیفہ دوم کے تشدد و جبر نے ایسا مجبور کیا کہ خرد و بزرگ سے مشورہ لیا **ساتوین** خرابی یہ ہے کہ خلیفہ دوم نے جب نہایت اصرار و مبالغہ کیا اور حضرت نے بھی اعزا و اقارب سے مشورہ لیا اونکی بھی نہ ہوئی تو خلیفہ

ص ۱۱ ازالۃ الخفا

حرمت نکاح معتزلہ و شافعیہ

صحیح بخاری جلد

صواعق محرقہ

فقال لعباس ... حنّد بلغنی عنہ کلام اخرجہ سبط ابن جوزی

دوم نے جبر مین تشدد شروع کیا یہانتک تشدد کیا کہ حضرت عباس علیہ السلام نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ اب نکاح کر دینا مناسب ہے کہ مجھے عمر سے ایک کلام پہونچا ہے یعنی کلام متضمن تخویف و تہدید اسپر بہی حضرت راضی نہ ہوے تو حضرت عباس علیہ السلام نے سمجھا بوجہا کر خود نکاح کر دیا پس اس سے سراسر ظلم و تشدد خلیفہ دوم ثابت ہوا بلکہ خروج اونکا اسلام و ایمان سے کیونکہ یہہ کہنا حضرت عباس عم اشرف الناس کا فقد بلغنی عنہ کلام صاف دلالت کرتا ہے اسپر کہ خلیفہ کیطرفسے کوئی سخت دہمکی دیگئی اور نہایت درجہ کی تخویف و تہدید عمل مین آے حالانکہ عموم ناس کے لیئے بھی ایسی دہمکی جائز نہین چہ جائیکہ بہ نسبت اہلبیت طاہرین ہو چنانچہ سابقا کلام ملک العلماء دولت آبادی مذکور ہوا اور اونہین کے مناقب السادات کے باب دہم مین ہے و نیز روے ترش کردن آزار ست زیرا کہ چون عباس رض بر انصار آمد ایشان روے ترش کردند مصطفی ص بغضب شد و گفت نباشد ایمان کسے را کہ عم مرا آزار دتا بجدیکہ اگر کہ پیالہ خورد و در مجلس وے آید کہ مردمان از بوے وے آزردہ شوند آزار باشد بلکہ خود صحیح بخاری مین ہے اسلام وہ ہے جس سے لوگ سلامتی پائین اور اکثر احادیث مین تخویف و تحذیر عامہ مسلمان سے ممانعت صریح وارد ہے پس جبکہ اس وقوع عقد سے کفر و ظلم خلیفہ دوم ثابت ہوا نہ اتحاد و اتفاق جسکے اثبات کے لیے وجوہ و نیات

ص ۳۸ ورق قلمی مناقب السادات باب دہم

بنائی گئی تو اب کیا ضرور ہے کہ ایسے موضوعات سے خدا و رسول کے
ایذا دہی کیجائے اور کوئی کام بھی نہ نکلے بلکہ بعوض نفع نقصان
حاصل ہو اٹھوین خرابی یہہ ہے کہ خلیفہ دوم نے معاذ اللہ جناب امیرؑ
کی تکذیب کی اور حضرت کے عذر ونکو لغو تصور کیا یہانتک مجبور کیا
کہ ہمارے پاس بھیجدو دیکھین کم سن ہین یا نہین اور جب بہیجدی گئین
تو عمر نے کہلا بھیجا کہ ہر گز یہہ کم سن نہین ہین جیسا کہ تم بیان کرتے تھے کما فی ازالۃ
الغین حالانکہ تکذیب جناب امیر علیہ السلام وہ خرابی ہے کہ بدولت
اسکے صحیح مسلم کے روایت بنص فاضل رشید و قاضی عیاض و مازری غلط
و باطل کردی گئی کما سیجیئ انشاء اللہ مگر اعجب امور سے یہہ ہے کہ اہلسنت کے
یہان باپ کا قول و فعل اپنی اولاد کے بارہمین اور اوسکے مصالح مین
زیادہ معتبر ہے حتے کہ معاویہ غاویہ کو الزام ولیعہدی یزید پلید سے
جس سے وہ افعال سرزد ہوے کہ مستحق لعنت ابدی قرار پایا اسی تقریر سے
بچاتے ہین مگر ان اہلسنت کے امام خلیفہ دوم جناب امیرؑ کے بارہمین اس
کلیہ کو بھی مسلم نہین رہنے دیتے جو اس جبر شدید کے مرتکب ہوے مرا
عجب ہے نوین خرابی یہ ہے اللھم اغفر لنا ذنوبنا وثبت اقدامنا
علی الحق وانصرنا علی القوم الظالمین ہم نہایت مجبوری سے اس دفعہ تو بیان کرتے
ہین جس سے قلب و جگر مین رعشہ ہے کہ جب جناب امیرؑ نے حسب الحکم خلیفہ حضرت ام کلثوم کو
بھیجا تو عمر نے بازو تھاما چادر کھینچی بوسہ لیا سینے سے چمٹا یا ساق پا کھولا اسپر حضرت
ام کلثوم بہت غضبناک ہوئین اور کہا لولا انک خلیفۃ لکسرت انفک تو مین تیری ناک توڑ دیتی اور آنکھین پھوڑ دیتی

[illegible]

مجھکو میرے گھر بھیجدے اور سپہ عمر نے حضرت کو بھیجدیا رداسیتے داور
گھر چلی گئین (یہہ مضمون بہت سی روایتون مین اہلسنت کے مذکور ہے
چنانچہ استیعاب واصابہ سے خود مولوی حیدر علی ازالۃ الغین مین
ناقل ہین جسکو بڑے بسط سے ہمنے جلد ہفتم ذو الفقار حیدریہ مین لکھا ہے)
ان روایات سے جو جو خرابیان خلیفہ دوم پر لازم آتی ہین اگر شیعہ
بیان کرین تو اہلسنت پر نہایت ہی گران گذریگا لہذا ہم اونہین کے
ایک بڑے عالم محقق کا قول بیان کرتے ہین یعنی علامہ سبط ابن جوزی
کہ وہ ان روایات واہیہ کو لیتے تذکرہ خواص الامۃ مین اپنے جد امجد
کی کتاب منتظم سے بالاجمال نقل کرکے بقسم شرعی فرماتے ہین قلت
وھذا قبیح واللہ لو کانت امۃ الخ واللہ یہہ امر نہایت ہی قبیح ہی کیونکہ لونڈیونکی نسبت
بھی خلیفہ دوم ایسا نہ کرتے چہ جائیکہ خانوادہ رسالت کے ساتھ
اسلیئے کہ عورت اجنبیہ کا بدن چھونا باجماع تمامی مسلمانان حرام ہے
پس کیونکر ایسے امر کی نسبت کیجا سکتی ہے طرف خلیفہ دوم کے
انتہی علامہ مذکور ان روایات مس و کشف ساق یا وغیرہ کو بلا جرح و
قدح رواۃ صرف اسی خیال سے کہ ایسا امر عظیم کیونکر ہوگا غلط بتاتے ہین
اور کہتے ہین کہ صحیح اسیقدر ہے کہ جب ام کلثوم عمر کے پاس تشریف
لائین تو عمر نے بھر نظر گھورا دسپہ حضرت ام کلثوم کو نہایت غصہ آیا
اور باپ سے جاکر شکایت کی کہ لقد ارسلتنی الی شیخ سوء یعنی تمنے
مجھکو ایک بڑے خبیث کے پاس بھیجا انتہی قابل غور ہے کہ جسکو

نہایت درجہ کا بیان سمجھا ہے اوسکی کیا کیفیت ہے ایا کسی بھلے آدمی
سے یہہ افعال ہو سکتے ہین کیونکہ صاحبو نظر برامحرم کسکے نزدیک یہ بات
مولوی حیدر علی بھی باوصفیکہ مجادرہ و مکابرہ پر جیسے کمر ہمت چست
باندھے رہتے ہین ظاہر ہے روایت کشف ساق یعنی پنڈلی کھولنے مین
کچھ ایسے دست پاچہ ہوے کہ باوصف تاویلات بیشمار آخر اسکے
قباحت و فسادات پر متنبہ ہوکر اسکے قایل ہوے کہ یہہ عبارت الحاقی ہے
یعنی لوگون نے بڑہا دیا بلکہ معاذ اللہ شیعو نپر اسکا الزام لگایا کہ
کشف را ضمیمہ روایت فرمودند تا بزعم خود محمدت را بمنقصت — ازالۃ الغین صفحہ ۹۴
بدل کنند خیر اسکا بدلہ تو اونکو خدا دیگا جو شیعو نپر تہمت کی مگر
خود بدولت اصحابہ سے اس روایت کے ناقل ہین جسکی تعریف — صفحہ ۹۲۶ ازالۃ الغین
مین یہ الفاظ فرماے بلکہ انچہ در آن مستطاب یعنی اصابہ فی معرفۃ الصحابہ
ابن حجر عسقلانی در بارہ مایہ النزاع مرقوم ست بلا اختلاف نسخ
و بے کم و کاست بگوش صفا باید شنید جس سے معلوم ہوا کہ عبارت
اصابہ جسمین روایت کشف ساق مرقوم ہے بلا اختلاف نسخ و بے
کم و کاست ہی پہر شیعو نپر یہہ افترا کہ انہو نے اس لفظ کو اضافہ کر دیا کیونکر
راست ہوگا بلکہ اوسی ورق کے پچھلے صفحہ مین مضمون کشف ساق
و تقبیل یعنے بوسہ لینے کو استیعاب سے بھی نقل کیا ہے مگر یہہ بات اس سے
بخوبی ظاہر ہوئی کہ کشف ساق کا مضمون ایسی خرابیونسے مملو ہے
جسکی کچھ اصلاح نہین ہو سکتی نہ کوئی تاویل اوسمین چل سکتی ہے سوا اسکے

الحاق شیعہ کے قایل ہوں جیساکہ در بارہ قصہ فدک و قرطاس کہ بحسب افادہ شاہ صاحب
و مولوی حیدر علیصاحب مبطل مذہب اہلسنت ہی یہی ترکیب نکالی بہرکیف بقول سبط
ابن جوزی و مولوی حیدر علی یہ روایات غلط ٹھہری فرق یہ ہی کہ سبط ابن جوزی نے ان
روایات کی قباحت پر متنبہ ہوکر اوسکو خود غلط کردیا اور اپنے ہی راویوں پر اسکی
وضع و افترا کا بار رکھا اور مولویصاحب نے بھی اس روایت کو غلط کیا مگر اوسکے ساتھ
شیعوں پر بھی ایک تہمت دہردی خیر ابن ہمہ بالائے علم دسوین خرابی یہ ہی کہ یہ کل
افعال خلاف انسانیت خلیفہ صاحب سے سرزد ہوی اور صحابہ رسول بیٹھے دیکھا کیے
نہ اونہوں نے اسکی حرمت بیان کی نہ رسول کی حق تلفی کا خیال دلایا ایک عالم اہلسنت
کا بیان ہی کہ خلیفہ ثانی نے مہاجرین اولین سے فرمائش کی کہ (عیاذاً باللہ) جماع
کراو و اوسکے بعد معذرت کرتا ہی کہ حرمت اس مسئلہ کی نہ خلیفہ دوم کو معلوم تھی
نہ دیگر صحابہ کو جو اس فرمائش پر اعتراض کرتے (سیرۂ حلبیہ) ان روایات کی تحریر سے
جو خون کو جوش ہوتا ہی منتقم حقیقی کے حوالہ کرتے ہین لیکن یہانسے معلوم ہوا کہ ان اہلسنت کے
نزدیک خلفا و صحابہ بہایم و حیوانات سی تھے نہ از قسم انسان کیونکہ بجز نامردگان کے
کوی فرد بشر ایسا نہو گا جسے اسکی حرمت نہ معلوم ہو بہرحال ہمنی نہایت اختصار کے
ساتھ قسم اول کی بعض خرابیونکو اہلسنت کی روایات سی منتخب کرکے یہان لکھا تفصیل
ان کل امور کی اصل کتاب ذوالفقار حیدریہ پر محول ہی باقی رہین خرابیان قسم دوم کی
یعنی وہ الزام جو بنا بر اصول اہلسنت جناب امیرؑ اور اہلبیت طاہرین پر وارد ہوتے ہیں
پس پہلی خرابی یہ ہی کہ ہرگاہ خلیفہ دوم (عیاذاً باللہ) باآنہمہ فضیلت مظہرۂ اہلسنت
لائق تزویج و مناکحت تہی تو جناب امیرؑ نے انکار کیون فرمایا اسد رجہ معذرت

وفي الاكتفاء ان سيدنا عمر لما تزوج ام كلثوم بنت علي بن ابي طالب جاء الى مجلس المهاجرين الاولين فقال رفئوني فقالوا بماذا يا امير المؤمنين (اي بالجماع) ... سيرة حلبيه جلد ۳ صفحه ۳۲۲

خرابیان قسم دوم یعنی وہ الزام جو بنابر اصول اہلسنت

کیون پیش کئے اور باینہمہ عدالت خلیفہ دوم جناب امیرؑ کو بعد انکار ایسا تردد و
انتشار کیون پیدا ہوا کہ گلے حسنینؑ سے مشورہ لیا گاہی حضرت عباسؓ اور عقیل سے
جسپر سب نے اپنی ناراضی و نارضامندی ظاہر کی پھر بعد مشورہ کے خلاف راے جمہور
عقد کیون کردیا دوسری خرابی یہ ہی کہ جناب امام حسین علیہ السلام اور حضرت
عقیل جو انساب قریش و عرب سے نہایت درجہ واقف تھے کیون اس عقد سے مانع
ہوی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اونکے نزدیک عمر لائق مناکحت نہ تھی تو جناب امیرؑ کے
نزدیک کیونکر لائق ہوی اور اگر اہلسنت کو اوس روایت کا خیال ہو کہ جیسا
جناب امام حسنؑ نے ابوبکر کو منبر رسول سے اوترنے کا حکم دیا اور امام حسین علیہ السلام
نے عمر کو منبر رسول سے اوترنیکا ارشاد کیا اور حسنینؑ نے شہادت بر عدالت
خلیفہ دوم مین سکوت کیا تھا تو اس زمانہ مین عذر صغر سنی کا بھی موقع نہین ہے
کیونکہ اب وہ حضرت جوان تھے بلکہ اس لایق کہ جناب امیرؑ اون سے
استشارہ فرماوین اور اونکو امیر قرار دین تیسرے خرابی یہ ہے کہ جو اختیارات
قانون عقل و شرع سے عورتونکو ملے ہین وہ اختیارات یہان جناب امیرؑ
نے حضرت ام کلثوم سے کیون سلب کئی یعنی اذن لینا کیونکہ کسی روایت کے
اہلسنت کے یہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت ام کلثوم سے اجازت لیگئی ہو
حالانکہ ام کلثوم بنت ابوبکر سے جو بوقت خطبہ چار سالہ تھے اجازت
لیگئی جسپر اوسنے انکار کیا اور کہا کہ اگر ایسا ہوا تو قبر رسول سے فریاد
کرونگی جسپر بی بی عائشہ عمرو عاص سے خواہان حیلہ ہوئین پس
جناب ام کلثوم علیہا السلام سے اذن نہ لینا جو یقیناً ام کلثوم بنت

ابوبکر سے بڑی تھین مطلقاً خلاف عقل ہے چہ جائیکہ برعکس اون
نارضامندی اونکی اون شکایات سے جو اپنے باپ سی نسبت
عمر بیان کین ظاہر ہوتی ہے بلکہ بروایات صاحب صواعق محرقہ کہ
جناب امیر ع نے حسنین ع سے فرمایا عمر سے انکا عقد کرد و حسنین علیہما السلام
نے عرض کیا او رنے از زنان ست از جہت خود ہر کس کہ خواہد اختیار
کند انگاہ علی غضب فرمود از پیش حسین علیہ السلام
برخاست حسن علیہ السلام چون غضب پدر را ملاحظہ نمود دامنش
بگرفت و بگفت اے پدر ما را طاقت ہجران تو نیست انچہ فرمائی بر آن
عمل نمائیم انگاہ عقد تزویج بوقوع آمد معلوم ہوا کہ جناب امیر ع نے حضرت
ام کلثوم سے اسدرجہ اختیارات مقررہ عقل و شرع کو سلب کیا کہ اجازت
لینا کیسا اونکے بہائی جناب امام حسین ع نے جو اپنی خواہر کی اختیارات
کو ظاہر کیئے او سپر جناب امیر ع ایسا غضبناک ہوئے کہ اون فرزندان
رسول کے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا واہ ام کلثوم بنت ابوبکر تو باوصف
چار سالگی کے اس عقد عمر پر قبر رسول سے فریاد کرینگی عایشہ کو بھی دعا
اور حضرت ام کلثوم ایسی مجبور ہو جائین کہ نہ اون سے اذن لیا جاوے
نہ اجازت طلب ہو نہ شکایت کی ساعت ہو نہ اونکی فریاد و زاری کا
خیال ہو کہ نواسی جناب رسول خدا تہین اور یون جبراً عقد کر دیا جا
سبحان اللہ کہان تو خود جناب امیر ع کو اسدرجہ استکراہ تھا کہ بہی
انکار کلی کیا ہر چند عذر کیئے بعد اوسکے لینے بزرگون سی مشورہ

ترجمہ صواعق محرقہ
صفحہ ۱۵۹

کیا بعد اوسکے ضرور ون سے صلاح لی کہ بالاتفاق اونہون نے بہ نارضامندی
ظاہر کی اب کہان سے ایسی رضامندی ہوگئی کہ سب کے برخلاف
بلا اذن بلکہ خلاف مرضی اوس سیدۂ پاک کے عقد کر دینے پر طیار
ہوگئے وہ بھی اس جبر شدید کے ساتھ جو سراسر خلاف عقل و شرع ہی
ایسی افتراؤنکا کیا جواب ہے ہاے ان اہلسنت نے اس بضعۃ الرسول
کی نسبت کچھ ایسی بے اختیاری ظاہر کی ہے کہ عقد ثانی و ثالث
مین بھی (جو مثل اس غلط قصہ کے محض دروغ ہے) انکو وہی مجبوری
رہی کہ جناب امیر نے اس دفعہ بھی مجبور کیا اور اوسی جبر شدید سے
کام لیا جو بہ نسبت جبر اولے زیادہ تر خلاف عقل و شرع ہے چنانچہ
ازالۃ الخفا مین ہے بعد از وفات فاروق امام حسن و امام حسین ص ۹۲۸ ازالۃ الخفا
نزد ام کلثوم آمدند و گفتند کہ اگر اختیار خود را بدست حضرت امیر خواہی داد
بہ یکے از فرزندان جعفر طیار ترا تزویج خواہند نمود و اگر تو مال و دولت
و آسودگی دنیا میخواہی آنہم [illegible] تو ست بعد ازین امیر المومنین داخل شد
و حمد و ثنا گفت و فرمود اے دختر اختیار تو بدست تست من اب
آن می بینم کہ مرا از طرف خود مختار گنی جواب داد کہ من مثل دیگر زنان
رغبت بآسودگی دنیا دارم و میخواہم کہ [illegible] جہت حسنین است کہ تو چنین ارادہ
داری باز [illegible] ست و فرمود قسم بکبریائے الٰہی کہ ہرگز با یکے
ازینہا کلام نخواہم کرد مگر آنکہ تو اختیار من دہی پس حسنین پیش ام کلثوم
گفتند و الحاح نمودند پس ام کلثوم باختیار مرتضی راضی شد حضرت

زمود من ترا بعون فرزند جعفر تزویج کردم راوی گوید کہ عون نیز و دختر
در گذشت پس بار دیگر حضرت امیر آمد و درخواست کہ اختیار بدست
مبارکش سپارد بارے ام کلثوم بے قیل و قال حضرت را مختار کرد
پس بنکاح محمد برادر عون او را تفویض کردند چون بعد مدتے او داعی
اجل را لبیک گفت او را بہ برادرش عبد اللہ نکاح کردند ام کلثوم
در خانہ او وفات یافت و عبد اللہ بن عمر بر او نماز گذارد و چار تکبیر گفت
و فرزندے از وے جز زید و رقیہ فرزندان فاروق بوجود نیامدند
انتہی **قول** منصف فراج لوگ برائے خدا ذرا غور کریں کہ یہ اہلسنت
جناب امیرؑ پر کیا کیا اتہام لگاتے ہیں معاذ اللہ ذریہ رسول بلکہ خود
اپنی اولاد سے جناب امیرؑ کو کیا کد پڑی تھی کہ ایکدفعہ باین جبر شدید
اپنے پارہ جگر کو شیخ سوء فانی خلیفہ ثانی سے بیاہا جس سے رعایا
اور برآیا کی لڑکیاں بھی عقد کرنا منظور نہیں کرتی تھیں وہ بھی بلا اذن بلکہ
باوصف انکار کیا حضرت کو اپنی بیٹی کی اتنی بھی محبت نہ تھی جتنی عائشہ
کو اپنی سوتیلی بہن ام کلثوم سے محبت تھی کیا کوئی صحابی رسول جناب امیر
و اہلبیت طاہرین کا اتنا بھی طرفدار نہوا جتنا عمرو عاص نے عائشہ
اور ابوبکر کی طرفداری کی بھلا کوئی عاقل اسکو باور کر سکتا ہے کہ حضرت
اس غرض سے کہ خلیفہ دوم ایسے عالی نسب کی شرافت قرابت سے حاصل
جناب امیرؑ خود ایسا جبر سہیں اور تمامی کنبہ قبیلہ پر جبر کریں لعنۃ الرسول
کو مجبور کریں کہ خواہی نخواہی اس معصیت کو گوارا کریں الحمد للہ ہرگز کوئی

ہوشمند اسکو قبول نہ کرے گا خیر اگر یہان کوئی بات بنائے
بھی جائے تو باز دوم کیون ایسا جبر دیا گیا کہ باوصف انکار اوس
سیدہ پاک کو فقر و فاقہ کی مصیبت مین مبتلا کیا ادہ بھی اس ضرر شدید
کے ساتھ اگر کوئی کہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے بلحاظ و پاس کنبہ
اور خیال کفایت یہ جبر کیا کیونکہ روایت مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت ام کلثوم غیر کنبہ مین عقد کرنا چاہتی تھین اسوجہ سے
حضرت نے یہ جبر کیا تو کیا کیکو آنی بھی عقل نہ تھی جو کہتا کیا حضرت
جب آپنے بار اول اسکو جائز کہا اور گوارا فرمایا تو اب کیا مضائقہ
ہے جو آپ یہ جبر کرتے ہین اور ہر دفعہ اپنی بیٹی کو تازہ مصیبت مین
گرفتار فرماتے ہین بیٹی کو کونسی مین جھونکنا اسکو کہتے ہین افسوس کہ
حضرات اہلسنت ذرا غور نہین فرماتے اپنے موضوعات کے
بیان مین ذرا نہین شرماتے چوتھے خرابی یہ ہے کہ جناب امیر
علیہ السلام اسد اللہ الغالب کل غالب مصداق لافتی الا علی لا سیف
الا ذوالفقار باوصف حمایت تمام بنی ہاشم (جو ملنع تھے) اس
عقد سے کیونکر ایسے مجبور ہوے کہ باوصف عدم رضائے
کنبہ و قبیلہ بلکہ اکراہ خود مختلوبہ عقد کرنے پر طیار ہو گئے کیا اونکو عائشہ
کے برابر بھی اقتدار نہ تھا جو ام کلثوم بنت ابوبکر سے عقد عمر کو
رد کا کیا جناب امیر علیہ السلام ام ابان کے برابر بے قوت
نہ تھے جنہے عقد عمر سے صاف انکار کیا اونکے مذمت کی

خلیفہ سے کچھ ہو سکا پانچوین خرابی یہہ ہے کہ علاوہ اون امور کے
جو خلیفہ دوم کی عالی نسبی پر دال ہین (کہ اصل کتاب ذوالفقار حیدر
مین بخوبی مرقوم ہے) صرف اوصاف بدخلقی و بدخوئی مسلمہ مانع عقد
تھے پھر جناب امیر ع نے عقد کرنا کیونکر قبول کیا حالانکہ ام کلثوم بنت
ابو بکر اور ام ابان نے صرف اسی عیب کی بدولت نکاح عمر سے
انکار کیا تھا اور حدیث نبوی سے بھی ممانعت مناکحت ایسے شخص سے
معلوم ہوتی ہے جسکا اقل مرتبہ کراہت ہوگا جیسا کہ شرح مشکوۃ مین ہے
کہ فاطمہ بنت قیس نے جناب رسالت مآب سے کہا ابو جہم اور معاویہ
نے خطبہ کیا ہے کس سے عقد کرین حضرت نے ابو جہم کے عقد سے
بوجہ بدخوئی منع فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ بدخوئی مانع عقد ہے
اگرچہ بر سبیل کراہت ہو تو جناب امیر ع نے کیونکر ایسے بدخو سے
خلاف حکم نبوی (عقد کرنا پسند کیا) جسکے گھر مین آنی تک بھی گوارا
نہ تھی اور ازواج نبی نے اونکا نام ہی افظ اغلظ رکھ لیا تھا اور صحابہ
رسول بھی ہمیشہ انکی بدمزاجی و شدت و خشونت پر معترض رہے
تھے کہ صحابہ نے خلیفہ اول پر مرتے وقت اونکے خلیفہ مقرر کرنے کی
بدولت سخت اعتراض کیا اور خدا سے ڈرایا کہ تم خدا کو کیا جواب دوگے
جو ایسے بدمزاج کو خلیفہ مقرر کرتے ہو چھٹی خرابی یہ ہے کہ صحیح
بخاری مین جناب رسالتمآب نے فرمایا او راوی ہشام بن مغیرہ
کے بیٹے مستدعی ہین کہ اگر آپ اذن دین تو اپنی لڑکی کا عقد جناب امیر سے کر دیتے

ص ۹۵
شرح مشکوۃ
ج ۳ بمبئی

صفحہ ۱۳ منتصد ۲
فارسل الی ابی بکر ان ابتنا دہ
...
ازالۃ الخفا عن البخاری ۲

ص
صحیح بخاری
ص ۹۷ ورق قلمی
صواعق محرقہ
ص ۱۵۱
صحیح بخاری ج ۲
بمبئی

پس ہرگز نہیں اذن نہ دونگا (یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا) مگر یہ کہ علی بن ابیطالب
میری بیٹی کو طلاق دین تب وس لڑکی سے عقد کرین کیونکہ وہ
جناب سیدہ پارہ جگر میری ہے جو امر اوسکی خوشی و ایذا کا باعث
ہوتا ہے وہ امر میری خوشی و ایذا کا باعث ہے انتہی پس تعجب ہے
کہ جناب رسالت مآب صلعم نے صرف اس خیال سے کہ میرے پارہ جگر کو سوت
کے ساتھ ایذا ہو گی با وصف جواز تعدد نکاح ایسے امر ابغض مباحات
یعنی طلاق کو جس سے زیادہ کوی چیز خدا کے نزدیک مبغوض نہین گوارا
فرمایا مگر یہ نہ گوارا کیا کہ جناب سیدہ کو سوت کا سامنا ہو تو جناب امیر نے
با وصف اوس تاسی رسول کے جسکے سامنے جان دینا گوارا کیا مگر
ترک تاسی نہ قبول کیا اس باب مین کیون تاسی کو ترک کیا اور عیاذًا باللہ
اپنے پارہ جگر کو جو ودایع رسول سے تھے اوسی سوت کے عذاب مین
دیدہ و دانستہ مبتلا کیا جس کو سخت عذاب کہنا بجا ہے وہ بھی
کون سی سوت ام کلثوم زوجہ سابقہ حضرت خلیفہ دوم جو ہمیشہ
خلیفہ سے تکرار کرتے تھی یا ہے اس بضعہ رسول ذریہ بتول ہا سے
عیاذًا باللہ حسب روایات اہلسنت جناب امیر کو کیا ایسی عداوت تھی
کہ برخلاف سیرت رسول بلکہ خلاف وصیت رسول اوس اپنے پارہ جگر
کو آن چیر شدیدا انواع و اقسام کے مصائب و شدائد مین گرفتار کیا
کہ ایکطرف خلیفہ کی تند مزاجی و بدخوئی دوسری طرف سوت کا عذاب
تیسرے یطرف اوس سوت کی بدمزاجی جو تھی طرف خلیفہ صاحب کی بیٹی

ازالۃ الخفا صفحہ ۱۹۲

بی بی حفصہ کی بدمزاجی اُنسے آفات مین جناب امیرؑ دیدہ و دانستہ اپنے
پارہ جگر کو مبتلا کرین اور باپ بھائی چچا دادا کسیکو رحم نہ آئے بلکہ
اگر بہائیکو کچھہ ترس آتا بھی تو جناب امیرؑ اوسپر آزردہ ہوتے لا واللہ
لا واللہ کوئی عاقل دیندار صاحب ولا اسکو قبول نہ کریگا کہ جناب امیرؑ
بخوشی خاطر اپنی بیٹی کو ایسے عذاب شدید مین مبتلا کرینگے اور عیاذاً باللہ
ایذاے خدا و رسول کا بھی خیال نہوگا **ساتوین** خرابی یہہ ہے
کہ جناب امیرؑ اور سایر بنی ہاشم نے کیونکر گوارا کیا کہ اپنی بیٹی کو نامحرم کے
پاس بلا عقد و بلا نکاح بھیجدیا جس سے یہہ بے ادبیان واقع ہوئین کہ
چہار و پنجسالہ عمر دسال عمر میں نے بھی ایسی گستاخی و بے ادبی کی تمیز کے
اور کہدیا کہ اگر تو امیر المومنین نہوتا تو وہ طمانچہ تجھہ پر پڑتا کہ ناک ٹوٹ جاتی
آنکھہ پھوٹ جاتی اور اوسی غصہ مین وہ گھر چلی آئی اور باپ سے شکایت کی
کہ تمنے ہمکو ایک بڈہے خبیث کے پاس بھیجدیا مگر اسپر بھی باپ بھائی
چچا دادا کو جو بنی ہاشم تھے چین برجبین بھی نہوا حالانکہ خاندان رسالت
مین جسقدر غیرت و حمیت تھی روے زمین پر کسیکو کبھی نصیب بھی نہوئی
چنانچہ خود جناب رسالت مآب نے اس غیرت پر فخر کیا اور جناب امام حسینؑ
علیہ السلام کا یہہ شعر اکثر زبان ہا مشہورات سنی ہے **شعر** الموت اولی من رکوب العار
والعار اولی من دخول النار یعنے عار و ننگ گوارا کرنے سے موت بہتر ہے
اور جہنم مین جانے سے ننگ و عار قبول کرنا اولے ہے حتی کہ خود فاضل
رشید نے ایضاح لطافۃ المقال مین اقرار کیا ہے کہ بنی ہاشم مین جیسی غیرت

صفحہ ۹۱ شرح مشکوۃ جلد ۲

صفحہ ۱۳ ورق قلمی

وحمیت تھی دوسرے مین نہ تھی چنانچہ لکھتے ہین بعضے ورلبعضی حمیت
وغیرت فراوان کما قال صاحب النواقض وفی الہاشمیۃ تجد اشد الحمیۃ والغیرۃ یعنی بنی ہاشم
مین سبسے زیادہ حمیت وغیرت پائی جاتی ہے پس کسیکو غیرت نہو تو تعجب
خیز ہو ازینجاست کہ سبط ابن جوزی نے اون روایات کو جنمین یہہ مضامین
واہیہ درج ہین غلط وبے بنیاد قرار دیا اور مولوی حیدر علی نے بھی
اوسکے الحاق کا دعوی کیا جیسا کہ سابقا مذکور ہوا علے ہذا القیاس
سوا انکے اور بھی بہت سی خرابیان ہین جنکو ہمنے اصل کتاب مین ہر
روایت کی ذیل مین لکھا ہے بہرکیف بنا بر اصول اہلسنت یہہ کل
خرابیان عاید ہوتی ہین جنکا دفعیہ کسیطرح ممکن نہین ہے ازانجا کہ
جناب امیرع اور اہلبیت طاہرین ع کی محبت و ولا و حفظ و عصمت کا
دعوی اہلسنت کو بھی ہے اگرچہ زبانی ہی سہی تو وہ ان الزامات سے
بھی ملزم ہین جو بنا بر اونکی روایات کے جناب امیرع اور اہلبیت طاہرین
پر عاید ہوتی ہین نہ صرف شیعہ بلکہ شیعہ کسیطرح ان الزامات سے ملزم
ہو ہی نہین سکتے کیونکہ یہہ لوگ سرے سے اصل وقوع نکاح ہی کے
منکر ہین چہ جائیکہ یہہ امور قبیحہ اونکی روایات سے ثابت ہون کہ مثل شریک
باری محال و ممتنع ہے پس جب بنا بر اصول اہلسنت اسقدر شناعت
صحابہ و خلیفہ دوم و اہلبیت طاہرین پر عاید ہوتے ہین علاوہ ان فسادات
و لزوم محالات کے جو مابعد مذکور ہونگی انشاء اللہ تو ضروری ہوا کہ اہلسنت
صرف انہین شناعتون کی بدولت اصل روایات کو باطل و بے بنیاد

قرار دیکر تکذیب واقعہ کرین گو یہ روایتین ایسی صحیح ہون کہ اونکی صحت قرآن
کے برابر یا زیادہ اوس سے باجماع اہلسنت مانی گئی ہون مثل روایات
صحیح بخاری و صحیح مسلم کے کیونکہ ایسی حالتونمین عموماً اہلسنت کا یہی حکم ہے
اور اسی پر عمل درآمد بنظر مزید تسکین قلوب مخالفین دو چار احکام اور برتاو
اونکے یہان بھی مذکور ہوتے ہین ناظرین با تمکین اندک تطویل سے ملول
نہون کہ اصل تحقیقات سے بھی انکو زیادہ تعلق ہے گو یہ بحث نہایت بسط طلب
ہے کہ احصا اونکا چند مجلد مین بھی ممکن نہین مگر نہایت اختصار کے
ساتھہ صرف تین طبقون کے انکارات اور حکمت عملیان انکی مذکور ہوتی ہین
حکم اول جلد اول و دویم ذوالفقار حیدری مین مفصل لکھہ آیا ہون کہ امام
فخرالدین رازی نے بیان کیا کہ ابن مسعود سورہ قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس کو داخل قران نہ جانتے تھے یہ امر اکثر روایات
اہلسنت مین منقول ہے درجہ تواتر کے قریب قریب الخ امام صاحب فرماتے ہین
کہ اس سے لازم آتا ہے یا قرآن صحابہ کے زمانے مین متواتر نہو یا ان
صحابیونکو کافر قرار دین کیونکہ منکر حرف واحد قرآن کا کافر ہے چونکہ دونون
صورتون مین بدیہی فساد لازم آتا ہے لہذا ضرور ہوا کہ اصل ان روایتونکو
غلط و باطل قرار دین جنمین ایسی نسبت ابن مسعود کیطرف ہے (انتہی کلام
رازی بنقل سیوطی) پس اس حکم سے معلوم ہوا کہ ایسی خرابی کی حالت مین
اصل روایت کو بلا جرح و قدح رواۃ باطل کرنا ضرور ہے حکم ثانی
فاضل رشید اپنی کتاب شوکت عمریہ مین دربارہ ۴۵ وس حدیث صحیح مسلم کے

ص ۱۰۷ ذوالفقار حیدری جلد اول

جسمین حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا معاذ اللہ جناب امیر علیہ السلام کو کاذب غادر خائن آثم کہنا اور جناب امیر علیہ السلام و عباس کا شیخین کو کاذب غادر خائن آثم جاننا مذکور ہے فرماتے ہین چون ظاہر حدیث صحیح مسلم مستلزم شناعت قطعیہ بطرف چہار یار عظیم المقدار اعنی شیخین و حضرت امیر علیہ السلام و حضرت عباس رضی اللہ عنہم ست و آن نزد اہلسنت مخالف ما استقر فی شریعۃ الاسلام ست و خبریکہ باین صفت باشد باتفاق شیعہ و سنی یا محکوم علیہ ببطلان ست یا بجہت وہم راوی یا ماول ست و چون حکم ببطلان یا تاویل آن واجب گشت لہذا بعضے علماے اہلسنت نسبت وہم بطرف رواۃ آن نمودہ رواۃ حدیث کردہ اند چنانچہ امام نووی در شرح صحیح مسلم در شرح این حدیث نقلا عن القاضی عیاض عن المازری میفرماید جسکا محصل یہ ہے کہ چونکہ تاویل کی راہین اس حدیث مین مسدود ہین ہم نے کذب کی نسبت طرف رواۃ کے کی اور اسیوجہ سے بعض لوگون نے ان الفاظ کاذب غادر خائن آثم کو اپنے نسخہ صحیح مسلم سے از راہ کمال احتیاط نکال ڈالا انتہی اقول یہان پر انحضرات اہلسنت کے علما کے امانت و دیانت کی خوب داد دینا چاہیے کہ جب خود صحیح مسلم مین یہہ ترکیبین کی گئین جسکے ہزارون نسخہ مشتہر ہو چکے ہین تو وہی حال دیگر کتب اور ہین سے ہے اور انکی امانت کو بھی اہلسنت کے سمجھ لینا چاہیے جو شیعون پر دربارہ تحریف و الحاق مرحوم

وارد کرتے ہین بہر کیف جب روایات متواترہ صحاح بالخصوص صحیح مسلم جسکو
اصح الکتب عند اہل السنۃ شاہ صاحب فرماتے ہین بوجہ استلزام شناعت
صحابہ محکوم ببطلان ہوتے ہین تو یہ روایتین عقد کی کیون ہن حکم
سے مستثنے ہونگی جو نہ صحاح ستہ مین داخل ہے نہ کسی روایت
صحیح خالی از معایب جرح و قدح کاکہین وجود ہے جیسا کہ مابعد
مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے پس بفرض محال اگر فریقین کی روایتون سے
ایسے فسادات اور شناعات لازم آئین تو حسب قول رشیدی باتفاق
فریقین واجب الرد والابطال ہین چہ جائیکہ ایک ہی فریق کی روایت
ہو اور سپر بھی غیر صحیح کیونکہ تعظیم و توقیر اہلبیت طاہرین ع اور بچانا انکا تحقیر و
توہین سے فریقین پر لازم ہے بخلاف حفظ عرض شیخین کہ فی الواقع
کسی پر لازم نہین بلکہ اظہار انکے کفر و نفاق کا ہر مسلمان پر فرض عینی ہے
جیسا کہ ضربت حیدریہ و شوکت عمریہ مین مفصلاً مرقوم ہے پس جب انکے
باب مین اہلسنت کا یہ برتاو ہے تو اہلبیت طاہرین ع کے بارےمین کیونکر
اس حکم سے عدول کر سکتے ہین واضح رہے کہ یہ ترکیب یعنی الفاظ
نکالڈالنا لیتیکے اسی روایت کے ساتھ خاص نہین ہے بلکہ صحیح بخاری
کی حدیث آل ابیطالب لیسوا لے باولیاء مین بھی بجنسہ کاذباً غادراً خائناً
اتہام والی ترکیب استعمال ہوئی کہ صحیح بخاری سے لفظ ابیطالب کو نکالڈالا
اور صرف آل ابی لیسوا لی باولیاء رہنے دیا چنانچہ فتح الباری مین ہے
کہ کسینےکہ ابی فلان لکھا کسینے لفظ ابی کی بعد جگہ خالی رہنے دی اوسکو

کسینی بیاض سے تعبیر کیا اور آل بی بیاض پڑہا کسینے آل بیاضہ پڑہا
آخر مین ابن حجر نے تصریح کی کہ اصل عبارت ال اسبعیا لب ہے اسیطرح
صحیح بخاری مین ہے بذیل تفسیر آیہ نساء کو حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم
عن ابن عمر فاتوا حرثکم انی شئتم قال یاتیہا فی اسکے بعد والی لفظ کو کہ الدبر ہی نکالڈالا کسینے
کذا و کذا لکہا کسینے وہان سفیدی کاغذ چھوڑ دی کسیینے لفظ فرج لکہا
بالآخر ابن عسقلانی نے تصریح کی کہ کذا کذا والی روایت کی یہہ عبارت ہے
نزلت فی اتیان النساء فی ادبارہن اور اوسکے بعد والی روایت مین یاتیہا
فی الدبر لکہا یعنے کہا ابن حجر نے کہ اصل روایت یہہ ہے کہ کہا عبد اللہ بن
عمر نے یہ آیہ اس بارہ مین نازل ہوا کہ عورتون کے ساتھہ وطے فی الدبر جایز ہے
چنانچہ تفصیل اسکی کلام ابن حجر عسقلانی سے ضربت حیدریہ جلد اول
مین بخوبی مرقوم ہے مگر افسوس یہہ ہے کہ اہلسنت کی اس تحریف نے
جو صحیح بخاری مین دربارہ وطی فی الدبر کیگئی کوی فائدہ نہ بخشا اور
سہمات اونکی اس عیب سے نہوئی کیونکہ انکے علما نے صاف صاف
لکہدیا کہ یہہ امر تمامی اہل مدینہ کا فتویٰ ہے چنانچہ ازالۃ الخفا مین ہے جو شخص اہل مدینہ
کے حکم کے مطابق استماع غنا اور اتیان فی الدبر کا عامل ہو الخ بہتر بعض
یہ دو مثالین تو متعلق بقول نووی ہتین جسنے یہہ بیان کیا کہ بعضون نے
نسخہ صحیح مسلم سے الفاظ کا ذہاغا در اخا ئنا انکو نکالڈالا اب اس سے
بہی زیادہ تعجب خیز لطیفہ سنئے کہ جس امر پر فریقین ابتدا سے متفق ہین یعنی
قصہ فدک کہ خلیفہ اول سے جناب سیدہ ؑ نے طلب کیا اور خلیفہ نے

ضربت حیدریہ جلد اول ص ۱۵۱

ازالۃ الخفا مقصد اول ص ۱۴۳

بذریعہ حدیث موضوع لا نورث محروم کیا اور جناب سیدۃ النساء
غضبناک رہین اور جناب امیر عؑ نے تا حیات جناب سیدہ کہ چھہ مہینہ ہے بیعت
ابو بکر نہ کی اسکی بھی وہی گت بنائی گئی کہ موضوع قرار پائی چنانچہ
ص ۹۳ منتہی الکلام
مولوی حیدر علی باوصفیکہ منتہی الکلام مین مقر ہین کہ بلی ظاہر روایت
صحیحین در قصہ فدک بروایت ام المومنین صدیقہ میتوان دریافت کہ در
ص ۱۵ منتہی الکلام
بیعت صدیق تا زندگی فاطمہ زہرا مکث نمود مگر بعد اوسکے درپے
تضعیف روایت ہوے کہ بدالنست اپنی اوسکے راوی کو ابو سعید قرار دیا
اور بوجہ عدم اسناد زہری اوسکو ضعیف و غیر مقبول بنایا اور بیہقی
وغیرہ کی روایت کو موصول قرار دیا حالانکہ اس تضعیف روایت صحیحین
مین مرتکب کذب صریح و افتراے فضیح ہوے کیونکہ یہہ روایت تین
مقام پر صحیح بخاری مین اور ایک جگہ صحیح مسلم مین موجود ہے بسہو مین ابو سعید
کو بھی واسطہ نہین بلکہ ابن شہاب یعنی زہری عروہ سے اور عروہ بی بی
عایشہ سے ناقل ہین پھر دعوے عدم اتصال کیونکر درست ہوسکتا ہے
ص ۵۸۲ ازالۃ الغین مطبوعہ دہلی
خیر یہانتک تو غنیمت تھا کہ ضعیف ہی کہا مگر ازالۃ الغین مین صاف صاف
موضوع بنا دیا چنانچہ لکھتے ہین از کتب محدثین چنان بوضوح می انجامد
کہ بعد از تنقید و تحقیق در صحت بعضی از روایات صحیح بخاری کلام ست
و ہمچنین در بعضی از روایات صحیح مسلم در ذیل زین گذشتہ کہ ان روایات
نزد اہل حدیث در صحت آن قیل و قال دارند ہر چند اقل قلیل ست مگر چہ
معانی زیادہ تر از ان ست چہ بین تقدیر اکتفا نتوان کرد زہر اکہ

افاده ابن اثیر رحمة الله علیه در صدر جامع الاصول جائیکه فرع ثالث در
طبقات مجروحین قرار داده هست دلالت بران دارد که بعض از وضاعین
خود اقرار کرده اند که حدیث فدک را ساخته بر مشایخ بغداد خواندیم همه
قبول کردند مگر ابن ابی شیبه علوی که او بعلت جعل و افترا پی برده
و هرگز قبول نکرد و از کتب کلامیه و احادیث اهل حق و امامیه بعد از تتبع بسیار
میتوان دانست که اهل تشیع در مطاعن خلفاے راشدین خصوصاً
احادیثیکه تعلق بقصه فدک دارد چه افتراها که در لباس تسنن و اعتزال بجرد ائمه
و قبل ازین گذشت که تمییز و اخراج ایشان از زمره اهلسنت خیلے مشکل افتاد
مگر بعضے از اهل کشف و عرفان درین امر عظیم که مشکل ترین جمله مشکلها
توان گفت بعنایت ایزدی آسان گشته اند بعد چند ورق که فریاد ذوی
اهل انصاف اند که انصاف نمایند که غضب آن معصومه و هجران با والد ماجد
از ابوبکر صدیق امت محمدی که از وجوه اصحاب رسالت مآب بود چنانچه
عالم مخالطت در مجلد امامت عماد الاسلام از اکابر خویشتن نقل میکند
در اسلام ندامتست و انواع فضایل از روے صدور یافت چنانچه
از تفسیر مجمع البیان و منهج الصادقین و خلاصة المنهج معلوم توان کرد
باوجود حقیت خلافتش میتواند شد باوصف آنکه نماز جنازه خلیفه سلطان
و خلیفه بود چنانچه علماے شیعه اعتراف بورود روایات درین خصوص
دارند که بعضی ازان کتاب مسمی بجلاء العیون [illegible] علام [illegible] ابوبکر
[illegible] جنازه [illegible] وقت شب و دفن نمودن آنجناب [illegible] بود و عل[illegible]

بحقیت صدیق از مثل نفس رسول مقبول ممکن ہست لا واللہ ثم لا واللہ
پس معلوم شد کہ ہر چند این روایت در صحیح بخاری باشد مگر چون مخالف
روایات و درایات است اعتمادے بر آن نمیتوان کرد آیا عاقلی و بیندۂ تجویز
تواند کرد کہ جناب امیر کل امیر مصداق علی مع الحق والحق مع علی تا عرصہ
شش ماہ بیعت امام بحق نہ نماید خود را سعاذ اللہ داخل من مات بغیر امامہ زمانہ مات میتۃ
جاہلیۃ علیحدہ مستحق انتقام اللہ سازد و بعد عرصہ شش ماہ وقت استنکار وجوہ ناس
التماس بیعت از امام بحق فرماید ہیہات ہیہات رمد تعصب و عناد لبصیرت
اہل تشیع را محیط گشتہ کہ درین مقامات بلکہ دیگر امور متنازع فیہا نیز دست
از انصاف بر داشتہ و بنیاد اعتراضات را بر معانی مخترعہ روایات
گذاشتہ اند کہ خلاف روایت و درایت ہست انتہی **قول** ہمارا خیال
جنگ و سر کار زار نیست کیونکہ تمامی کتب احادیث اہلسنت چہ صحاح
ستہ و دیگر صحاح و چہ سنن و مسانید و چہ سیر و تواریخ و چہ کتب فقہ و اصول فقہ
و علم کلام مین یہ قصہ موجود ہے اہلسنت کو دلو نیز جو اس قضیہ سے گذرتا ہے
وہی خوب جانتے ہین جسے کہ مولوی عبد العلی بحر العلوم اہلسنت نے
از راہ کمال ناصبیت رخاک بدہانش اسی روایت کی بدولت جناب سیدہ ع
کو خاطی قرار دیا اور اجماع اہلبیت طاہرین کو درجہ حجیت سے ساقط کیا
کتب کلامیہ امامیہ مین بھی بخوبی بحث ہو چکی ہے مینے بھی ذو الفقار حیدری
جلد چہارم مین بخوبی انکی تفضیح کی مگر یہان پر بمقابلہ مولویصاحب مین بھی بطور
خاتمہ کہتا ہون نہ بطور مجادلہ کہ اہل انصاف ذرا انصاف فرمائین کہ کوئی

کہ کوئی عاقل اسکو قبول کرسکتا ہی کہ جناب امیرؑ اپنی پارہ جگر حضرت ام کلثوم بنت سیدۃ نساء العالمین
کا عقد عمر بن خطاب سے گوارا کرینگے جو ارذل ناس و ارذل بطون سے تھے جیسا کہ صاحب
معارف و مثالب و شاہ عبدالحق وغیرہ کی کتابون سے ہویدا ہے اور انواع کفر و نفاق
اوس سے سرزد ہوے جیسا کہ صحاح ستہ وغیرہ سے پیدا ہی حتے کہ خود اپنی نفاق کا بحلف اقرار کیا اور
اپنی کفر کا اظہار کیا جناب رسالت مآب صلعم نے بوقت وفات اپنی دولتسرا سے نکالدیا اور جناب سیدہ ع
تا حیات رنجیدہ رہین کہ ترک سلام کلام کیا اور اونکی جنازہ پر حاضر ہونیکی اجازت نہ ملی اور
جناب امیرؑ جب مضطر بہ بیعت ابوبکر ہوئی تو ابوبکر کو تنہا بلایا اور عمر کے آنے کی روادار نہوئے
پس کیونکر ممکن ہی کہ ایسے شخص سے جناب امیرؑ اپنی دختر نیک اختر ام کلثومؑ کا عقد کرین باوصفیکہ
نسبت اونکی حسب وصیت رسول مقبول صلعم محمد بن جعفر سے مقرر ہوا اور احادیث نبویہ مین
تصریح ہو کہ بنی ہاشم کا کفو سوا بنی ہاشم نہین ہو سکتا غیرہ وغیرہ جو سابقا مذکور ہوا
لا واللہ لا واللہ ممکن نہین کہ ایسے شخص سے باوصف عدم رضامندی تمامی خاندان بنی ہاشم
بطیب خاطر ایسی نسبت واقع ہو پس معلوم ہوا کہ یہ قصہ محض غلط ہی ازینجا است کہ صحیح بخاری
و دیگر صحاح ستہ مین بھی یہ قصہ نہین ہی اور کوئی روایت صحیح قطعی سے یہ امر ثابت نہین ہو سکتا
حالانکہ اگر صحیح بخاری مین بھی ہوتا تو باوصف مخالفت قطعیات عقلیہ و درایات جلیہ اسپر اعتماد
نہین ہو سکتا چہ جائیکہ وہ ہمین بھی نہو آیا کوئی عاقل تجویز کرسکتا ہی کہ جس شخص بدخلق و بدخو سے
خود اوسکی رعایا کی لڑکیان متنفر و کارہ ہون خلاف رائے تمامی خاندان جناب امیرؑ کل اسکے
اپنی بیٹی کی شادی کر دین لا واللہ لا واللہ ہیہات ہیہات برد تعصب و عناد کہ بصارت و
بصیرت اہلسنت کو ایسا ضائع و برباد کیا کہ جسطرح کسی امر حق کو قبول نہین کرتے قطعیات
یقینیات سے تعجب ہوتا ہی کیونکہ جناب سیدہ ع نے ابوبکر باوصف غلظت طبع [illegible]

ہوئیں اور جناب امیر نے باوصف حرمان حق خلافت کیونکر چھ مہینہ تک بیعت نہ کی اور ایسے
امر صریح البطلان پر مطلقاً تعجب نہیں ہوتا جسکی بنیاد اون روایات واہیہ موضوعہ پر قرار دیگئی ہیں
جو عقلاً و نقلاً روایۃً و درایۃً صحیح نہیں بلکہ سراسر غلط و تہمت و افترا و جعل و بہتان ہیں چنانچہ عنقریب
مابعد اسکے معلوم ہوگا اب سنئے کہ اہلسنت نے فقط انہیں روایات مذکورہ کے انکار پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ
قصہ قرطاس کے بارے میں جو سات مقام پر صحیح بخاری میں اور تین جگہ صحیح مسلم میں موجود ہے مولوی
حیدر علی صاحب ازالۃ الغین میں فرماتے ہیں بدانکہ فقیر را بعد از تتبع کتب قدمای این فرقہ و تصفح مضمرات و مکنونات
ایشان کہ در تالیفات خویش بمقتضای حدیث من تضوی ما اضمر احد شیئا الا و قد ظہر فی فلتات لسانہ
گاہ گاہ ازان خبر میدہند چنان مفہوم شد کہ این حدیث مثل حدیث دیگر جمیع اصحاب الائمہ نشاد وے
لاابالیانہ رخصایص مذہب امامیہ بودہ و اکابر این مسلک باین اسرار و دقایق آگہی داشتند و این قصہ را
حلق تفتیش کمان مے بردند و بکتمانش ہمہ گروصایا می نمودند بعد اہل سنت بدا مصلحت در آن
دیدند کہ در لباس نسبتمن این روایت را کہ منتہاے از روے شان بقول مجلسی در بحار و حیات القلوب
ست در عہد سہامیش معتقدین خویش از زمرہ اہل حق روایت نمودند تا آنکہ رفتہ رفتہ در کتب
محدثین حتی ملقبین بصحت مندرج شد و پر ظاہر ست کہ اگر این حدیث در صدر اول طبقہ
تابعین ثابت و مشتہر میبود کتمان او لتخفا و آنہم بدین تاکیدات بلیغ انتہا کاپارہ ازان بگوش شان ہم
صنو نہ میداشت و ہر یکی از دیگری عہود و مواثیق چرا میگرفت و میگفت کہ این خبر را باید تو چنان
نہفتہ کہ اہل خلاف بر محبت تخمین یم خود را فدا میکنند بر معنی مطلع نشوند چنانچہ نسخہ سلیم بن قیس ہلالی
کہ اقدم اصل من جمیع کتب احادیث امامیہ توان گفت کما اعترف المجلسی نے مجلد الفتن من البحار
... قوم الصدر و دلالت میکند دا ... از اشارات و عبارتش پیداست کہ بعضی از اشراف
... جبل ... فاروق ... ہم صنیع میکرد ... کتب رجال و رسایل ...

ص ۲۹۹ ازالۃ الغین

اول دلیل سست که مقصود اینها از اختفا و استتار همین بود که آینده علمای
اهلسنت فریب خورند و سهام تدبیر بر نشانه نشیند و برای مناظره خصوصا
متاخرین را بکار آید و در صورت ظهور این کید پیش نخواهد رفت و جمهور محدثین
سنیان خواهند گفت که این روایت از خصائص شیعه است و موید
این مدعا که در اینجا یاد کردم آنست که بعضی از علمای ما باین مکاید پی بردند
و حقیقت امر را دانستند چنانچه ناصبی هفوات مستهدی از مدعی
نقل میکند و میگویند که او در مسند خویش میفرماید که قصه ائتونی بقرطاس
بی ثبوت و بی اساس است و از شیوخ محدثین نقل مینماید که بعد از تصفح
بطور رمی انجامد که در صحیحین دو صد و ده حدیث ضعیف است تفرد بخاری
بهشتاد و تفرد مسلم بیکصد میرسد و در سی روایت هر دو بزرگ شریک شده اند
انتهی پس حال حدیث قرطاس نزد احقر الناس همرنگ حدیث فدک
مینماید که شیخ مبارک جزری ابو السعادات در تصانیف خویش آورده
و گفته که بعضی از اهل اختلاق بعد از آنکه اقرار بجعل و افترا کردند و گفتند که ما حدیث
فدک را موضوع ساخته بر محدثین بغداد عرض کردیم و نزد آنها معنعن بروایت
شنودیم پس تمامی جماعت مذکور قبول کردند و بدام فریب واقع شدند مگر
ابن شیبه علوی که بوضع و اختلاق پی برده و دانست که حدیث از موضوعات
است و انشاء الله تعالی عبارت جزری بعد ازین خواهد آمد بالجمله از
تکیه بر تکیدات اهل جفا جان بسلامت بردن سخت دشوار است ع
[illegible] کلام [illegible]

اس کلام سراپا اتہام سے ناظرین سمجھہ سکتے ہین کہ اس قصۂ قرطاس سے
اہلسنت کی ہوش و حواس کیسے مختل ہوتے ہین بہرکیف ہمکو انکی تقریر کے
جواب سے یہان مطلب نہین ہے جو اسطرف متوجہ ہون لیکن یہان سے
معروضات خفیہ کے بخوبی تصدیق ہوے جو سابق مین گذارش ہوے
کہ وضاعین اہلسنت نے قصہ عقد حضرت ام کلثوم کو وضع کرکے بکمال خرم و
احتیاط بعض فرقہ مین چلو مشہور کیا بالاخر شیعو نے اوس سے استدلال کرنے
مگر ناقدین اہلحق نے ظاہر کردیا کہ یہہ بالکل بے اصل ہے اور اگر کسیکو یہہ
خیال ہو کہ یہہ ترکیبین اہلسنت کی اپنے خلفاء و صحابہ کی حفاظت مین صرف
بمقابلہ شیعہ ہین کہ اپنی صحیحین کو غلط کردیتے ہین اور روایات صحیحہ
قطعیہ یقینیہ متواترہ بین الفریقین کو باطل کر دیتے ہین کیونکہ بمقابلہ شیعہ
سوا اسکے کوئی چارہ نہین پس یہہ خیال صحیح نہین کیونکہ دوسرے مقامون مین بھی
اسی رد و انکار کے مرتکب ہوتے ہین یا حدیثین مخالف دیتے ہین یا تاویلین
بناتے ہین جسپر خود قہقہے لگاتے ہین دیکھیے صحیح بخاری کی اس روایت مین
کہ نعیم بن حماد حشیم سے وہ حصین سے وہ عمرو بن میمون سے ناقل ہے کہ
ہمنے زمانہ جاہلیت مین دیکھا کہ ایک بندریا پر چند بندر مجتمع ہوے
اور اوسکے ساتھہ زنا کیا لوگون نے اوسپر رجم کیا یعنے سنگسار کیا
ہمنے بھی اون لوگون کے ساتھہ اوسکو سنگسار کیا انتہی علامہ ابن حجر
عسقلانی شرح اسکی فتح الباری مین فرماتے ہین کہ ابن عبد البر نے
اس قصہ عمرو بن میمون پر سخت اعتراض کیا ہے کیونکہ اس مین نسبت

زنا سے طرف غیر مکلف کے (یعنی جانورونکی طرف) دوسری بیان ہی کہ حد شرعی جاری ہوئی بہایم وحیوانات پر حالانکہ یہہ امور اہل علم کے نزدیک نہایت ہی منکر وقبیح ہین اور کہا ابن عبد البر نے کہ اگر طرق اس روایت کے صحیح ہون تو شاید یہہ بندر اور بندریا از قسم جنات ہون جو مکلفین سے ہین ابن حجر کہتے ہین کہ قول ابن عبد البر در بارہ عدم صحت روایت صرف بر بنیاد طریق اسمعیلی ہے اور اعتراضونکا یہہ جواب ہے کہ اوس واقعہ کی بصورت زنا واقع ہونے اور رجم ہونے سے یہی نہین مراد ہے کہ حقیقتہً زنا ورجم ہو بلکہ ممکن ہے کہ چونکہ وہ واقعہ صورت زنا ورجم مین تھا اسوجہ سے زنا ورجم کا اطلاق اسپر ہوا پس وہ اعتراض دفع ہوگیا کہ اس سے لازم آتا ہے احکام شرعی حیوانات پر جاری ہون اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین اس روایت کو نہایت غریب جانا ہے بلکہ گمان کیا کہ یہہ حدیث شاید بعض نسخہاے بخاری مین وارد ہوئی ہے اور صرف ابو مسعود نے اسکو اطراف مین ذکر کیا ہے اسی گمان پر حمیدی نے دعوے کیا کہ کسی نسخہ صحیح بخاری مین یہہ روایت نہین ہے شاید کسی نے کتاب بخاری مین بڑھا دی ہو مگر یہہ قول مردود ہے کیونکہ جن جن نسخونپر صحیح بخاری کے ہم مطلع ہوے سبھون مین یہہ روایت موجود ہے اور کافی ہے اسکی صحت مین یہہ امر کہ ابی ذر حافظ نے اپنے شیوخ ثلثہ سے جو ائمہ متقنین سے تھے یہہ روایت فربری سے نقل کی ہے اسیطرح اسمعیلی اور ابی نعیم اور ابو مسعود کا اطراف مین نقل کرنا اسکی صحت کی دلیل کافی ہے [illegible]

جواب قول ابن عبد البر کا کہ بندر و بندریا جنات سے ہون

انکار حمیدی کا وجود روایت سے بخاری مین

اور اوسکے مابعد والی حدیث ساقط ہے مگر اس سے یہہ نہین لازم آتا
کہ روایت فربری مین یہہ روایت نہین ہے کیونکہ فربری کی روایت مین بہت سی
روایتین زاید ہین بہ نسبت روایت نسفی کی جسپر ہمنے تنبیہ کیا ہے اور
کرینگے انشاء اللہ باقی رہا یہہ امر جو اسمعیلے نے تجویز کیا ہے کہ صحیح بخاری مین
یہہ روایت زیادہ ہوگئی ہے پس یہہ قول اجماع علما کے خلاف ہے
کیونکہ وہ لوگ بالاتفاق قایل ہین کہ جتنی روایتین صحیح بخاری مین ہین وہ سب
صحیح ہین اور نسبت اونکی بخاری کیطرف قطعی و یقینی ہے پس قول
اسمعیلے تخیل فاسد ہے جس سے لازم آتا ہے کہ صحیح بخاری کی کسی روایت
پر وثوق و اعتماد نہ رہے کیونکہ جب ایک حدیث مین یہہ امر جائز ہوا
تو ہر حدیث مین یہہ احتمال ہوسکتا ہے پس کسیکو وثوق نہ رہیگا حالانکہ
اتفاق علما اوسکی صحت پر ہے اور جس طریق سے بخاری سے نسخہ روایت
نقل کیا ہے اوسپر وہ اعتراض ابن عبد البر جو سند پر طریق اسمعیلے کے ہے نہین
ہو سکتا اور ہمنے اس مقام مین اسوجہ سے طول دیا کہ کوئی ضعیف
[illegible] حدیث کہا جاے اور اوسپر اعتماد نہ کیا جاے [illegible]

اجماع علما بر صحت روایات صحیح بخاری

عموماً فروج حلال ہے کیونکہ ملا علی قاری رسالہ ردّ امام الحرمین[1] مین [illegible]
کہ جزری اور ابن عبد السلام اور سبکے ناقل ہین کہ محی الدین عربی
قائل ہین کہ عالم قدیم ہے اور فروج بنی آدم حلال ہے جس سے تحلیل
فروج انکے مریدین سے غیر مریدین کے لیے بجاے متعہ نمایان ہوئے
پس شاید وہ قرد و قردہ یا جنات اہلسنت کے اس ولی اللہ کے
مقلد یا امام تھے ہون بہرکیف جب اعاظم علماے اہلسنت صرف اس خیال سے
کہ صحیح بخاری کی روایت غلط نہو جائے اس بندر اور بندریا کی تعیین
یہ تاویل نکال لیتے ہین کہ شاید وہ جنات سے ہون اسوجہ سے اونپر احکام
شرعی جاری ہو سکتے ہین تو اگر ہم لوگ شیعہ بھی اس سے اعظم مطالب
کے لیے کسی واقعہ مین بشرط صحت سند بطور فرض و تسلیم ذکر جنات کا [illegible]
اور جنیہ کہین تو اہلسنت کو کیونکر استبعاد ہو سکتا ہے خصوصاً در صورتیکہ
نسبت جسد اس امر کی وسطرف ہو جو اہلسنت کے نزدیک بھی عالم جن و
انس [illegible] خلق ہو چکا [illegible]
اہلسنت کو ان امور پر تعجب ہوتا ہے نہ شرم آتی ہے کہ بمقابلہ الحق [illegible]
[illegible] مردود سے اور شیطان [illegible] شیطان کو [illegible]
[illegible]

۱ کی نقل فوز استقصاء الافحام صفحہ ۲۳۲

۲ تفصیل اس قصہ کی استقصاء الافحام جلد اول مین صفحہ ۲۰۵ کتاب الاکتفاء در باب النکاح محب طبری سے منقول ہے ۱۲ منہ

۳ صحیح بخاری فضل آیۃ الکرسی ۱۲ منہ

۴ تفصیل اس قصہ کی جلد اول استقصاء الافحام [illegible] فتوحات مکیہ شعرانی اور [illegible]

[illegible]

اپنی ماں کے شکم میں بحالت حمل تھی اوسکی ماں کو چھینک آئی اور الحمد ﷲ کہا
تو درون شکم سے کہا یرحمک اللہ کہ حاضرین جلسہ نے سنا اور اسپر تعجب ہوتا ہے
کہ جنات کیونکر کسی آدمی کے محکوم ہوئے یا کسی صورت پر متمثل ہوئے
سبحانک ھذا لشیٔ عجیب زیادہ تر قابل افسوس یہ ہے کہ انحضرات اہلسنت
کو خلفائے ثلثہ کے کسی قضیہ پر تعجب نہین ہوتا مگر اہلبیت کیطرف اگر کسی اعجاز
وکرامت کی نسبت ہوتی ہے تو سنیون کے دماغ کہانے پر تلملاتے ہین
دیکھئے انکے امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر صـ مین بذیل اوس قصہ کے
کہ خدا نے اپنی روح کو حضرت مریم پر نازل کی اور وہ بصورت مرد متمثل ہوئے
ویسی ہی چند اشکال اپنے مطلب کے لکھے ہین بلکہ کچہہ جواب بھی دیا ہے
کہ مدار اون جوابون کا محض قدرت باری تعالے پر ہے یا ادلہ سمعیہ یعنے
آیات و روایات پر کہ عقلا اون اشکالات کو قبول کرلیا ہین نہ معلوم شیعہ
ایسے جوابیے بمقابلہ اہلسنت کیون محروم کئے جاتے ہینگے اور اہلسنت
ویسا ہی جواب بمقابلہ کفار و منکرین وجود ملئکہ و جنات بلکہ جنت و نار کیونکر
مقبول ہوگا کیا غضب ہے کہ علمائے اہلسنت محی الدین عربی نے کو کافر و منکر
بھی کہین باوجود اکابر اولیا سے بھی قرار دین وقت [illegible] یہ عذر کرتے ہین
کہ تفسیق باعتبار ظاہر شریعت ہے اور ولایت اونکی باعتبار باطن بلکہ
[illegible] کی حرمت کو خیبر کی سال [illegible] باعتبار باطن کے رسال
[illegible] مین حرمت اوسکی باعتبار [illegible] دین لیکن [illegible] کی [illegible]
[illegible]

تفسیر کبیر

بنیا انصاف سے ہے حالانکہ جو امر محال ہے بہر طور محال ہے اور جو ممکن ہے
بہر طور ممکن ہے پس جب ملائکہ و جن کا متمثل ہونا بشکل انسانی ممکن ہوا اور
مخالطت انسانی مین شامل ہوا تو پھر کیونکر ایک مقام مین ممکن اور دوسری
جگہ وہی امر محال ہوگا اور جسطرح ان امور مین فرق ظاہر و باطن نکالا جاتا ہے
دوسری جگہ بھی اگر بطور فرض و تسلیم کوئی بیان کرے تو کیونکر تعجب ہو سکتا ہے
العجب کل العجب بین الجمادی والرجب یہ ہے کہ مولوی عبد الحی صاحب
فرنگی محلی جو خاتم العلما انکے ہین وہ صرف اس غرض سے کہ اپنے شیخ نجم الدین سے
ترک زیارت رسول صلعم کے عیب کو مٹا دین رسالہ سعی مشکور مین فرماتے ہین صفحہ ۲۶ سعی مشکور
مغتنم آپکا استشہاد حضرت شیخ نجم الدین کے ترک زیارت کے ساتھ جب
درست ہو کہ فی الحقیقت اونکی طرف یہ نسبت درست ہو حالانکہ زیارت
کیواسطے اونکا تشریف لیجانا ثابت ہے نہ بطریق سفر ظاہری بلکہ بطریق طے
مسافت و سفر ہوائی اور بعد ثبوت اسکے منکر اسکا کوئی نہین ہو سکتا مگر
جو کہ کرامات اولیاء اللہ کا منکر ہوگا اور چونکہ اس قسم کے امور کے علم سے
علماے ظاہر بمراحل دور ہین ان لوگون کو کیفیت اونکی زیارت کی معلوم
نہوے اسیوجہ سے ترک زیارت اونکی طرف منسوب کرکے اونپر ملامت
کر گئے یافعی مرآۃ الجنان مین شیخ مذکور کے حال مین لکھتے ہین [illegible]
[illegible]

نی نفسہ فی کونہ لا یقصد المدینۃ الشریفۃ ویزور قال ثم رفعت راسی فاذا بہ فی الرؤیا ماوا الی
جہۃ المدینۃ ونادانی یا محمد اکذا وکذا وذکر کلاما انسیتہ انتہی اور تقی فاسی عقد
ثمین میں بعد حکایت اس حکایت کے کہتے ہیں وبہذہ الحکایۃ یجاب عن الشیخ نجم الدین فی عدم اظہار
القصد الی زیارۃ النبی لان الشیخ علیا الواسطی انتقد علیہ ذلک کما ذکرہ الذہبی فی المعتقد
انتہے عبارۃ السعی المشکور بہر کیف چونکہ یہ بحث بھی اصل کتاب میں بڑے بسط سے لکھ چکا ہون
لہذا طول دینا مناسب نہین خیر یہ انکارات اہلسنت طبقہ اولے کے تھے جسکی انہین ازحد ضرورت تھے
کیونکہ بمقابلہ حفظ شیخین صحیحین کا ضایع جانا آسان ہے گو صحیحین کا مرض متعدی ہے جسکی بیخ و لت
دین و ایمان ختم کہ شیخین کی بقا کی بھی صورت نہین رہی باقی مگر اب طبقہ ثانیہ کی انکارات کو
ملاحظہ فرمائے کہ معاویہ کی بارہ مین بھی جسکی طرفداری و حمایت سے جان بلب تھے کر مستغنے ہو کر کہدیا
کہ اوسکی طرفداری چندان ضروری نہین سمجھے کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے
صاف صاف باغی کہدیا معہذا دقت دار و گیر الحق ایسے متواترات
و بدیہیات سے انکار کرتے ہین چنانچہ معاویہ کا سب کرنا امیر المومنین
علیہ السلام کو اور لوگونکو اس امر کا حکم دینا یقینا ثابت ہے جیسے کہ سنن
ترمذی [illegible] و صحیح مسلم و عقد الیواقیت الازہر شرح مشارق الانوار و مستدرک [illegible]
[illegible] کتاب [illegible] فی اخبار البشر و شرح مشکوۃ ملا علی قاری [illegible]
[illegible] ابن جوزی و ریاض النضرہ محب طبری و منہاج السنہ
[illegible] مین منقول ہے [illegible]
[illegible]

[illegible]

کو بھی انکار کرتے ہین حالانکہ استیعاب و تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی و تہذیب الکمال مزی و تہذیب التہذیب ہی و مرآۃ العجائب و ربیع الابرار زمخشری و تاریخ ابو الحسن مدائنی و مختصر فی اخبار البشر و حسن السریرہ عبد القادر بن محمد طبرے وغیرہ مین بالاتفاق مذکور ہے کہ معاویہ کے حکم سے جناب امام حسن مجتبے فرزند رسولخدا کو زہر دیا گیا فاضل رشید اپنی غرہ الراشدین مین اور مولوی حیدر علی ازالۃ الغین مین اسواقعہ سے انکار کرتے ہین بلکہ درباره یزید پلید ایسے ہی بدیہیات کے منکر ہین امام غزالی احیاء العلوم مین لکہتے ہین کہ یہ امر ثابت نہین ہی کہ یزید نے جناب امام حسین کو قتل کیا ہو یا حکم بقتل دیا ہو پس جبتک ثابت ہو اوسکو قاتل نہین کہہ سکتے چہ جائیکہ اوسپر لعنت کرین انتہے اور صواعق محرقہ مین ہے کہ ابن صلاح سے کسینے لعن یزید کو پوچھا کہ بوجہ قتل کرنے امام حسین کے مستحق لعن ہے تو جواب دیا حکم دینا یزید کا بقتل امام حسین ثابت نہین اور اگر ثابت ہو تو قاتل مسلمان پر لعن نہین چاہیے اور شاہ عبد الحق صاحب تکمیل الایمان کی بحث لعن مین فرماتے ہین تا اینکہ بعضے در یزید نیز توقف کنند و بعضے براہ غلو و افراط در شان وے و موالات وے روند و گویند ہے بعد از انکہ باتفاق مسلمانان امیر شد اطاعت وے بر امام حسین [illegible]

[illegible]

چه عداوت آن بے سعادت با اہلبیت نبوی سلام اللہ علیہم اجمعین استبنا
وے بقتل ایشان و اذلال و اہانت او مر ایشان را بدرجه تواتر معنوی
رسیده ست و انکار آن تکلف و مکابره ست انتہے مختصر الطبقة الثالثه
انکارات اہلسنت غیر یہانتک کے انکار کی انکو شدید ضرورت تھی کیونکہ
اس ملعون کو بھی اکابر ائمہ اہلسنت حدیث اثنا عشر خلیفه و اثنا عشر ائمه
مین داخل کرتے ہین اور امام بحق و خلیفه راشد جانتے ہین چنانچه کلام
شاہ عبدالحق صاحب سے بہی اسکی تصدیق ہوتی ہے پھر اسکی اصلاح
مین کیون نه کوشان ہون لیکن تعجب خیر یہ امر ہے که خلفاء بنی عباسیه
کے بارہین بھی ایسی ہی بدیہیات و متواترات کے منکر ہوتے ہین حالانکه
انکو ائمه خلفاے اثنا عشر والی حدیث مین بھی داخل نہین لیتے کیونکه
وه شرف تو بنی امیه ہی کا خاص حصه تھا معاذ اللہ عن فضایح و قبایح بنی
ان خلفاے بنی عباس کے بھے بڑے جوش و خروش سے اور
متواتره یقینیه کا انکار کرتے ہین اور اجماع ناقل کو غلط ٹھراتے ہین چنانچه
علامه عبدالرحمن بن محمد بن خلدون فرماتے ہین منجمله ان حکایتون کے
جنکو [illegible] مورخین نے بیان کیا ہے اور تمامی مورخین نے [illegible]
[illegible] عباسه [illegible] کا وجه بربادی خاندان برامکه مین بیان کرتے ہین
[illegible] رشید [illegible] شرب شراب اور [illegible]
[illegible] یحیے بن خالد [illegible]

جم سکتا تھا آخر اپنی بہن عباسہ کا اپنے وزیر جعفر برمکی سے عقد کر دیا
باین شرط کہ صرف شریک جلسہ شراب رہا کرین دونون مین تخلیہ ہونے
پائے جعفر برمکی تو حسب الشرط بخوف عتاب خلیفہ اپنے کو بچاتا رہا
اور با وصف عشق صحبت سے اوسکے مجتنب رہا لیکن عباسہ خواہر
ہارون رشید کی فریفتگی اپنے شوہر جعفر وزیر پر بڑہتی گئی تا اینکہ براہ
حیلہ و مکر اپنے شوہر کے وصل سے کامیاب ہوے مورخین کا گمان ہے
کہ عباسہ نے جعفر کو شراب پلا کر جب خوب مخمور کیا اوس حالت نشہ مین
عباسہ کی تمنا برآئی کہ حاملہ بھی ہوئی جب یہ خبر ہارون رشید کو پہونچی
تو نہایت ہی غضبناک ہوا یہانتک کہ تمامی خاندان برامکہ کو اسی غصہ سے
ہلاک کیا ابن خلدون اس حکایت کے بعد کہتے ہین ہیہات ہیہات بہت
ہی بعید ہے یہ امر منصب عباسہ سے اور اوسکی [illegible]
و جلالت سے وہ بیٹی ہے عبداللہ بن عباس کے چار پشتون کا صرف
[illegible]
[illegible] مہدی بن عبداللہ ابو جعفر منصور بن محمد سجاد
بن علی ابو الخلفا بن عبداللہ ترجمان قرآن بن عباس عم رسول اللہ [illegible]
[illegible] خلیفہ کی بیٹی ہے دوسرے خلیفہ کی بہن ہے [illegible]
[illegible] کے ساتھ صحابی رسول بلکہ عم رسول کی [illegible]
[illegible]

دین کے دور ہین معائب وقبایح وفواحش سے اگر اس گھرانے مین
عفت وعصمت نہ پائی جائے گی تو پھر طہارت وپاکیزگی کا گمان کہان ہوگا
پس کیونکر ممکن ہے کہ ایسے جلیلۃ القدر وعظیمۃ المرتبہ کا عقد جعفر بن یحیے
برمکی سے ہو اور ایسے معظم خاندان عرب کی وصلت ایک مرد عجمی سے ہو
جسکے باپ دادا غلام رہے ہون اس خاندان کے کہ منتہائے شرف انکا
یہی ہے کہ وزیر تھا اس دولت کا اسی خاندان کی بدولت مدارج عالیہ
پر فایز ہوا اور کیونکر جایز ہے کہ ہارون رشید ایسا بادشاہ بلند ہمت
عالیمرتبت والا دودمان اپنی بہن کی شادی اپنے خاندان کی ازاد کردہ سے
کرے کہ اہل عجم سے ہو پس اگر کوئی شخص منصف مزاج اس حکایت مین
غور کرے اور نظر تامل سے کام لے اور عباسہ کی جلالت وشان کو
خیال کرے کہ کیسے شاہنشاہ زمانے کی بیٹی تھی تو ضرور انکار کرے گا
[illegible] کہ ایسے شاہزادی کی شادی اس مرد عجم سے ہو پس بلا عذر
وتامل اس واقعہ کی تکذیب مین مبالغہ کرے گا کہان قدر عباسہ ہارون رشید
کہان دوسرے لوگ وجہ غضب ہارون رشید برامکہ پر یہ نہین ہے مگر تسلط
[illegible] ذرہ بھی نہ رہی مال کے لئے محتاج ہوتا تھا [illegible]
[illegible] ابن خلدون [illegible] ناظرین با تمکین [illegible]
[illegible]

اوس سے تحمل رکہا یا اون سبکو ابن خلدون مذکور علماء دین واشراف
ملت خلیفہ وابن خلیفہ مہبط ملئکہ و مظہر انوار وحی جانتے ہین کہ اگر وہان
عفت نہ پائی جائے گی تو پھر کہان حاصل ہوگی پس اس سے کمال
عظمت وجلالت ان خلفا کی اہلسنت کے نزدیک ثابت ہوئی نہ یہ بات
کہ علامہ سیوطی بعوض مودت ذوالقربے جو آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
فے القربے سے ثابت ہے مودت بنی عباس کو واجب جانتے ہین شہادت
توحید ورسالت کے ساتھ اسکے شہادت بھی ادا کرتے ہین چنانچہ رسالہ
اساس فے مناقب بنی عباس ہین جسمین چالیس حدیثین فضایل بنی
عباس نقل کی ہین فرماتے ہین واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
شہادۃ محکمۃ الاساس اصلھا محبۃ النبی ﷺ فرعھا مودۃ بنی العباس دوسرے
یہ کہ جو امر باجماع مورخین اہلسنت ثابت ہے اوسکو علامہ ابن خلدون اپنے
عجال [illegible] ان خلفا کی باطل کرتے ہین حالانکہ
کوئی رد وقدح رواۃ وغیرہ بھی ہین پیش کرتے اب مین منصفین جالیفا
اور مدعیان اسلام وایمان سے بکمال ادب عرض کرتا ہون
خدا فرمائے کیا جناب ام کلثوم دختر جناب سیدہ نساء العالمین بضعۃ
خیر المرسلین کی قدر ومنزلت عزت وجلالت عباسہ کے برابر بھی نہ تھی
اور خلیفہ دوم کی جالی نسبی بمقابلہ اہلبیت نبی کیا جعفر برمکی سے بھی
[illegible]
[illegible]

کما نقل فی عبقات الانوار صفحہ ۴۴

کہ اس امر مختلف بین الفریقین کی تحقیق پر ایک اجمالی نظر ڈالی اور اشتباہ رواۃ
و اغلاط ناقلین کے چھان بین کرتے ہا رے کیسی محبت دنیا ان اہلسنت پر
غالب ہوگئی کہ جو خلیفہ ہوا اوسکی ہوا خواہی مین مبتلا ہوے خلفاے
ثلثہ کے بعد معاویہ و یزید و ہارون و ماموں کے لیئے بھی ویسی ہی فدائی
بنی جو امر ان لوگون کے موجب طعن و عیب معلوم ہوے اونکی تاویل
کرنے لگے نہ بن پڑا تو انکار کر دیا بھلا ابن خلدون ہین جنہو نے صرف اسی
ایک واقعہ کے انکار پر کفایت نہ کی دیگر وقائع مین بھی ان خلفاے
بنی عباس کے یوہین منکر ہوے مثل اسکے کہ ہارون ماموں کی شراب خوری
اور قاضی یحیی بن اکثم کی ندیمی سے انکار کیا حالانکہ اسکو بھی اجماعی کا فہ
مورخین سے جانتے ہین مگر مکرتے ہین اور ماموں رشید کے عاشقے (جلد اول تاریخ ابن خلدون ص ۳۱۶)
بوران بنت حسن بن سہل سے بہی انکار کیا چنانچہ بعد نقل اس قصہ کے
[illegible] کہ ماموں نے رات کی گشت مین ایکجگہ زنبیل دیوار سے لٹکی ہوئی
دیکھی او سپر بیٹھ گیا وہ زنبیل اوپر کھینچنے لگی وہان پہونچا ایک مکان آراستہ
[illegible] دیکھا اور نہایت حسین و جمیل لڑکے نظر پڑے تمام شب [illegible]
[illegible] کو جب اپنے دربار مین آیا تو ندیمی کے عشق [illegible]
[illegible] کہ اوس [illegible] مین اوس لڑکی کے باپ راضی کر کے
[illegible]
[illegible]

بحث و مذاکرہ علمی مین مشغول رہتا تھا اور احکام خدا کا مطیع تھا اوس سے
ان امور کو کیا مناسبت جو فساق و فجار کے افعال سے ہین و راو باش
و عشاق کے اطوار سے اور ان امور کو بوران دختر حسن بن سہل سے
کیا واسطہ جو اوس خاندان شریف سے تھے کہ جہان بجز عفت و عصمت
کسی امر کا چرچہ بھی نہ تھا اسیطرح بہت سی حکایتین ہین جنسے مورخین کی
کتابین مملو ہین چونکہ یہ لوگ خود ایسے لذات محرمہ اور فسق و فجور مین مبتلا
رہتے ہین لہذا ایسے ایسے حکایات و روایات بنا کر ایسے لوگون کیطرف
منسوب کر دیتے ہین تا کہ وقت دار و گیر انہین قصونکو پیش کرین اور طعن و
لعن سے اپنی جان کو بچائین انتہے خلاصہ کلام ابن خلدون پس جائے حیرت
بلکہ محل حسرت ہے کہ ہارون و مامون کے یون پلہ کشی کیجاے اور اہلبیت
رسول ذریت بتول مخدرات سرادق عظمت و جلالت صاحبان آیہ تطہیر
کے بارے مین برعکس اسکے وہ خارج از عقل و قیاس باتین نسبت کیجائین
جنکو کوئی عاقل و دیندار قبول نکریگا اہل اسلام [illegible]
عموما حسب احکام اکابر اہلسنت مثل قاضی عیاض و ماذری و نووے
شاہ عبد الحق و فاضل رشید و مولوے حیدر علی و ابن خلدون [illegible]
[illegible] بخیال شرافت و سیادت و عظمت و جلالت [illegible]
[illegible]

مہبت بعید ہے شان وعظمت وجلالت جناب امیر نفس رسول بشیر ونذیر سے کہ اپنے پارہ جگر دختر نیک اختر حضرت اُم کلثوم بنت سیدہ نساء العالمین کا عقد باین نفاوت سنی خلیفہ دوم سے کرین جنکے ایمان کو حسب روایات فریقین کفار سے ہمسری ہو اور بقول ابو حنیفہ ایمان ابلیس کو اونپر برتری اور حضرت عباس وعمرو عاص وخالد بن ولید ومہاجر بن خالد وخولہ بنت حکیم وغیرہ وغیرہ صحابہ وصحابیہ مقبولین اہلسنت بلکہ ابوسفیان وغیرہ اونکی نسب وحسب پر طاعن ہین حتم اشرف الناس نے باین بزرگی وعظمت وجلالت صاف صاف وہ گالیان سنائین کہ رزیل سے رزیل بھی وہ گالی نہ سنے بھلا ممکن ہے کہ جنکو رسالت مآب اپنی دختر نیک اختر کے لائق نہ جانین اور انکار کرین اوس دختر کی دختر کے قابل کیونکر ہو سکتا ہے اور کیا جناب امیر کو عائشہ بلکہ ام ابان کے برابر بھی قدرت نہ تھی جو ایسے قصد سے خلیفہ کو باز رکھتے [illegible] جناب امیر نا اسم الاجمعین نفس فخر المرسلین باآن علو ہمت اس افحش طریقہ سے بلا عقد ونکاح اپنے پارہ جگر بضعہ خیر البشر کو اس شیخ سو [illegible] مسجد بین جبن سے کشف ساق وتقبیل وضم صدر وغیرہ اونکا [illegible] ہاشم کو [illegible] غیرت وحمیت کا تقاضا ہے [illegible] جو شخص صاحب عقل وانصاف ان قبائح کا [illegible]

کی اشد ضرورت ہی بھلا کب مان سکتے ہین کہ خلیفہ دوم بخیال حق تلفی ابوبکر
اونکی بیٹی ام کلثوم کے عقد سے باز آئین اور بغرض حق تلفی رسول و ایذای
اہلبیت طاہرین و ابطال احکام سید المرسلین اس جبر شدید کے ساتھہ
عقد کرین اور موذی خدا و رسول بنین حاشا و کلا ہرگز عقلاو منصفین اہلسنت
اسکو نہین مان سکتے اور بدون ابطال و تردید ان روایات موضوعہ کے
اونکو چارہ نہین چنانچہ انشاء اللہ غلطی اور موضوعیت ان روایات کے
بنا بر اصول اہلسنت ثابت کیجاتی ہے پس گو کہ محض یہی امور عقلیہ بدیہیہ سکے رد و
ابطال کے لیئے کافی تھے اور ہین لیکن چونکہ الحق مثل اہلسنت مخلدین ان
بنی امیہ و بنی عباس ہٹ دھرم و نا انصاف نہین ہین بلکہ مدار اونکی تقریر و
تحریر کا احقاق حق و تحقیق امر واقع پر رہتا ہے لہذا مین ابھی اون احکام عام
منکرین وقائع صحیحہ کو تکذیب و انکار مین اس واقعہ موضوعہ و غلط کی جاری
نہین کرتا بلکہ خاص حکم فاضل رشید کو بھی جو دربارۂ تکذیب و ابطال حدیث
صحیح مسلم مستلزم شناعت قطعیہ چار یار کہا کہ چونکہ یہہ حدیث صحیح مستلزم
شناعت قطعیہ چار یار ہے لہذا باتفاق فریقین رد و ابطال یا تاویل اوسکا
واجب ہے میں جاری نہین کرتا بلکہ صرف یہی کہتا ہون کہ عقل و نقل کو ملا کر
امانت و دیانت کے ساتھہ تاریخی واقعات سے جانچ کر دیکھو اور
عدم وقوع یا وقوع کا یقین کرو اگر اسکے ساتھہ امن فساد [illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ اونکی روایتین دیکھو بلکہ صرف اپنے ہی علماے اہلسنت کے (جو صحابہ بلکہ خلیفہ دوم کے فدائے خاص اور جان نثار ہین اور اہلبیت طاہرین کے دشمن یا غیر طرفدار) اقوال سے تطبیق دے لو اور جمع و توفیق کر لو انشاءاللہ بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ یہہ نکاح واقع ہوا نہ اس قصہ کی اصلیت ہے راویون نے یا بوجہ اشتراک نام اشتباہ مین آکر دو تین ہمنامون کے قصے دوسرے کیطرف جوڑ دیے یا بے ایمان جھوٹے راویون نے جان بوجھکر اس غلط قصہ کو گڑھا اور جھوٹی تہمت لگا کر اپنے موضوعات کو مشتہر کر دیا اور اونکے بعد والی علماے نے بلا غور و تامل بلا تحقیق و تفحص اوسکے نقل کی یا وہ بھی اوسی وضع و افترا اور جعل و تہمت مین اونکے شریک غالب ہوے

لہذا اسکی تحقیقات واقعی بر بنیاد دو اصول دو مقالو مین کیجاتی ہے

مقالہ اولے بر بنیاد اصول اشتباہ رواۃ ہر صاحب عقل سلیم و فہم مستقیم اگر ذرہ غور و تامل سے کام لے اور دامان انصاف ہاتھ سے نہ دے تو بالیقین معلوم کریگا کہ اگر رواۃ اس قصہ کے بفرض تسلیم بالعمد مرتکب کذب صریح و افترائے فضیح نہین ہوے تو نقل واقعہ مین مبتلاے اوہام [illegible] ہوے اور کسی وجہ سے خصوصًا بجہت اشتراک نام اشتباہ [illegible] مختلف [illegible] کے واقعات کو شخص واحد کیطرف منسوب کر دیا [illegible] تحقیقات [illegible] اصل کیفیت واقعہ لکھتا ہون پھر اوسکی [illegible]

کہ جہانتک کتب سیر و تواریخ و احادیث اہلسنت پر اسمادہ مین نظر ڈالیجاے
اور تحقیقات واقعی کیجاے وہانتک یہہ امر یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ کسیطرح
نہ یہہ عقد واقع ہوا نہ کوئی تذکرہ اسکا آیا بلکہ اصلیت اسکی اسقدر معلوم ہوتی ہے
کہ چونکہ خلیفہ دوم نے ام کلثوم دختر ابوبکر سے جو بعد ابوبکر پیدا ہوئے تھے
اپنے ایام خلافت مین عقد کرنا چاہا اور عایشہ کو اسکا پیغام دیا ام کلثوم
مذکورہ نے انکار کلی کیا اور خلیفہ دوم کی شدت و خشونت و غلاظت و فظاظت
کے سبب سے بالکل ناپسند کیا تو بی بی عایشہ نے مضطر ہوکر عمرو عاص
حیلہ ور کو بیچ مین ڈالا اوسنے اس عقد کے ہونے سے لزوم حق تلفی ابوبکر
کا خیال دلا کر عمر کو رد کا پس یہہ ایک مادہ اصرار و انکار کا ادنکو ہاتھ لگا جسکے
کل روایات عقد مین بیان کرتے ہین اور انکار ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ
بھی اصل انکار و اصرار کا موید ہوا دوسرا امر باعث تیقن بوقوع عقد یہ ہوا
کہ چونکہ خلیفہ دوم کی ایک زوجہ جو ایام جاہلیت سے انکی زوجیت مین تھی جس سے
زید بن عمر متولد ہوا اور مادر و پسر نے بوقت واحد ایام معویہ مین وفات پائی
اوس زوجہ کا نام ام کلثوم تھا اور صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے ام کلثوم بنت
عقبہ بن ابی معیط سے عقد کیا کہ دو ام کلثوم زوجہ خلیفہ دوم ہوئین پس یہہ دو ما
دے انکے تیقن بوقوع عقد بعد انکار کے ہوا کیونکہ ایک ام کلثوم کا انکار کرنا ... ام کلثوم
کا زوجہ عمر ہونا جاہلیت و اسلام مین ... [illegible]
[illegible]

انکار کیا ادہر سے اصرار ہوا آخر عقد واقع ہوا اور اونسے زید پیدا ہوے
اور ماں بیٹے نے ساتھہ بوقت واحد بعہد معاویہ وفات کیا اور جناب امام حسین ؑ
نے نماز جنازہ پڑہے پس دو ام کلثوم بلکہ تین ام کلثوم کے مختلف روایات
کو نام کے اشتراک کے سبب سے جناب ام کلثوم علیہا السلام کیطرف
خواہ بالعمد خواہ بالاشتباہ منسوب کیا اور انحضرت کو سرمایہ افتخار ہاتہہ آیا
کہ عمر بن الخطاب کا عقد دختر جناب امیر ؑ سے ہوا یہ اصل واقعہ ہے
کہ غتربود کا قصہ نقل کالاصل بنا **امر دوم** یعنی دلایل ان دعودنکی
پس دعوے اول یہہ ہے کہ ایک ام کلثوم دختر ابوبکر تھی اثبات اسکا اصل
کتاب ذوالفقار حیدر جلد ہفتم مین اصابہ فی معرفۃ الصحابۃ اور اسماء الرجال
مشکوۃ شیخ عبد الحق دہلوی اور تاریخ الخلفاء سیوطی اور صحیح مسلم اور موطا
امام مالک اور کنز العمال اور کتاب کامل علامہ ابن اثیر جزرے وغیرہ سے
کیا گیا ہے یہاں صرف عبارت شیخ عبد الحق دہلوی کے ترجمہ پر اکتفا
ہوتا ہے کہ ابوبکر کے دختروں کے ذکر مین فرماتے ہین لیکن بیٹیاں پس عائشہ
خواہر عبد الرحمن اسماء بنت ابوبکر خواہر عبد اللہ بن ابی بکر جو سب سے
بڑی تھی اور ام کلثوم سب سے چھوٹی تھی اور ماں اوسکی ... تھی ...
... دختر ابوبکر کا عقد جو ثابت ہوا باقی رہا دعوی دوم یعنی قصہ عقد
... ام کلثوم دختر ابوبکر ... اسکا اصل کتاب ...
... کیا گیا ہے یہاں ... [illegible]

امر دوم یعنی دلائل ان دعودنکی

۸۲ اصابہ صفحہ ۲۳۲

۸۳ تاریخ الخلفا صفحہ ...

۸۴ اسماء الرجال مشکوۃ صفحہ ... ورق ...

عقد کرنے کا قصد کیا اور عایشہ کو پیغام دیا ام کلثوم نے انکار کیا اور کہا یہ
مرد شدید خشن العیش ہے کہ دروازہ خیر اپنے ازواج پر بند کرتا ہی تیوری
چڑہائے گہر مین آتا ہے اور ناک بہون چڑہائے باہر جاتا ہے مین ایسے
شخص سے نکاح کرنا نہین چاہتی تا آخر روایت جو سابقاً مذکور ہوی
اور رجال مشکوٰۃ شیخ عبد الحق دہلوی مین ہے کہ ابو بکر نے عایشہ سے وصیت کی (رجال مشکوٰۃ ص ۶۱۱)
کہ مجھے القا ہوا ہے کہ میری زوجہ حبیبہ بنت خارجہ سے لڑکی پیدا ہوا اوسکے
بارہ مین نیک وصیت کرتا ہون پس بعد موت ابو بکر لڑکی پیدا ہوی عایشہ نے
اوسکا ام کلثوم نام رکہا عمر نے اوسکا خطبہ کیا تو ام کلثوم نے انکار کیا
اور عایشہ سے کہا کہ تم مجہے عمر سے بیاہتے ہو حالانکہ اوسکی شدت و خشونت
عیش سے بخوبی واقف ہو واللہ اگر میرا نکاح اوس سے کیا تو مین قبر
رسول پر جاؤنگی اور اسکی فریاد کرونگی ہم ایسے شخص سے عقد کرینگے
جسکی بدولت دنیا سے متمتع ہون پس عایشہ نے عمرو عاص کو بلایا
اور یہ قصہ سنایا عمرو عاص نے کہا ہم تمہاری کفایت کرینگے پس عمرو عاص نے
بکر وحیلہ عمر کو اس عقد سے روکا انتہی پس ام کلثوم دختر ابو بکر سے عمر کا
قصد عقد کرنا اوسکا انکار بلکہ قبر رسول مختار سے فریاد کرنے کا عزم [illegible]
بر توجہ عقد اور عایشہ کا اضطرار بخوبی ثابت ہو لیکن دعوی عم کا ثبوت
کہ خلیفہ دوم کی زوجہ کا نام ام کلثوم تہا پس ثبوت اسکا [illegible]
[illegible] تفسیر [illegible] امام فخر الدین رازی [illegible]

مندرج ہے یہان اصابہ اور کامل سے اثبات کیا جاتا ہے اصابہ
مین ہے ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ عمر بن الخطاب والدہ عبید اللہ
بن عمر ذکر اوسکا ہمارے مین بھی آیا ہی بلا ذکر نام اور کتاب کامل مین ہے عبید اللہ بن عمر اور زید
اصغر کی مان ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ ہی کہ اسلام نے دونون جدا کی انتہی اسی
عبارت سے دعوی چہارم یعنی زید بن عمر کا تشکم ام کلثوم مذکور سے ہونا بھی
ثابت ہوا ہان یہان یہ شبہہ ہوسکتا ہے کہ ام کلثوم زوجہ خلیفہ دوم بسبب اسلام
خلیفہ سے علیحدہ ہوگئین پھر وہ یقین کہان جو محل اشتباہ رواۃ مین پیش کرسکین اور
اسکے قایل ہوتے کہ خطبہ وانکار ام کلثوم دختر ابوبکر و زوجیت ام کلثوم
سابقہ نے رواۃ کو مشتبہ کیا مگر یہ شبہہ محض واہی ہے کیونکہ جب اشتباہ
ہی ہے تو پھر منے کی کیا ضرورت ہی اشتباہ تو بلا وجود بھی ہو جاتا ہے
چہ جائیکہ یہان تو وجوہ بھی قائم ہے گو بفرض التسلیم اوسکو زمانہ ممتد گذرا ہو
مگر لک زوجیت ام کلثوم کی خود اسلام کی حالت مین ثابت کرتا ہون
کیونکہ اس ام کلثوم کے پسر زید کو زید اصغر کہتے ہین اور حضرت ام کلثوم
فرضی کے پسر کو زید اکبر بیں ضرور ہے کہ زید اصغر چھوٹے ہون زید اکبر فرضی
[illegible] ام کلثوم بنت جرول [illegible] زوجیت خلیفہ دوم [illegible]
ولادت زید اکبر فرضی کے بعد تک [illegible] متصل [illegible] وفات خلیفہ دوم
[illegible] ام کلثوم [illegible]

شمار افراد صحابہ مین ضرور ہوتا حالانکہ کوئی اونکو اصحاب مین سے نہین کہتا
بلکہ تابعی کہتے ہین چنانچہ شاہ عبد الحق نے صرف عبد اللہ بن عمر کو صحابہ
مین شمار کیا ہے اور عبد الرحمن اکبر برادر حقیقی عبد اللہ بن عمر کو لکہا کہ عہد
رسول مین پیدا ہوا اگر کوئی حدیث یاد کرنیکی نوبت نہ آئی پس بخوبی
ثابت ہوا کہ ایام ہدنہ یعنے زمانہ صلح حدیبیہ مین خلیفہ دوم سے اور اونکی زوجہ
ام کلثوم سے مفارقت نہین ہوئی پس یہہ بیانات اونکے غلط ٹھہرے علاوہ
اسکے اس بنیاد پر کہ ایام ہدنہ مین مفارقت ہوئی بیہودہ فضائل خلیفہ دوم
کہ بدولت انکے اسلام کے اسلام کو قوت ہوئی عبادت خدا علانیہ ہونے لگی
ہوا ہوتے ہین کیونکہ جب انکے اسلام خشونت الیتام نے اتنی بہی تاثیر کی
کہ اپنی بی بی کو مسلمان بناتے تو دوسرون کیا تاثیر ہوگی یہ صفت خلیفہ
اول ہی کے لئے مبارک رہنے دین کہ تا بہ فتح مکہ نہ اونکے باپ مسلمان ہوئے
نہ بی بی نے اسلام قبول کیا نہ بیٹے نے بلکہ عبد الرحمن بن ابو بکر تو بروز فتح
مکہ لڑنے آئی تہے جب اونکے پدر شفیق شیخ عتیق ابو بکر صدیق کو ہوش آیا
انکی یعنے خلیفہ اول کی زوجہ کو البتہ ایام ہدنہ مین طلاق ہوا کیونکہ وہ کافرہ
ایسی جابرہ تہی کہ کسیطرح اسلام قبول نہ کیا آخر جدائی ہوگئی خلیفہ دوم کو
کہان اتنی تاب تہی کہ اپنی بی بی کو کافرہ رہنے دین جن ہنوئی کے مسلمان
ہونے پر تو مشتعل آیا الگہرین گہسکر خوب زدوکوب کی جب نسبت ... [illegible]
[illegible]

کہ وہ بیان انکار محض غلطی ہی علاوہ بران خود ازالۃ الخفا مین بہت سے امور ایام خلافت کی
ام کلثوم زوجہ سابقہ خلیفہ دوم کیطرف منسوب ہین چند روایتون مین اسکا تذکرہ ہی جس سے معلوم ہوا کہ ام کلثوم
زوجہ سابقہ زوجیت مین ہی پس قول ان علما کا بمفارقت ام کلثوم سابقہ غلط ٹھہرا اب بحال قدرت خدا
دیکھنا چاہیئے کہ اگرچہ یہہ وجوہ دفع شبہ کے لیے کافی و وافی تہی مگر چونکہ ان
علمای اعلام کے اقوال مین مذکور تہا کہ جب آیہ لا تمسکوا بعصم الکوافر نازل ہوا تو خلیفہ نے
ام کلثوم مذکورہ کو طلاق دیا جیسا کہ اصابہ ابن حجر عسقلانی مین ہے تو
اسکی تحقیقات کے لیئے تفاسیر اہلسنت پر نظر ڈالی خصوصاً تفسیر کبیر
امام فخر الدین رازی پر توجہ ہوی مگر کہین سے اس قول کی تصدیق نہ
ہوی کسینے یہہ نہ لکہا کہ اس آیہ کے نزول کے وقت خلیفہ دوم نے اپنی
زوجہ سابقہ ام کلثوم کو یا دیگر ازواج کو طلاق دیا ہو بلکہ برعکس اسکے
یہہ فائدہ جدیدہ حاصل ہوا کہ بعد نزول اس آیہ کے خلیفہ دوم نے
[illegible] سے ام کلثوم سے بمقام حدیبیہ جہان انکو ثبوت جناب رسالتماب صلے اللہ
علیہ والہ مین شک ہوا تہا عقد کیا پس اب دو ام کلثوم جاہلیت و اسلام کے
ملا کر انکی زوجیت مین در آئین ایک ام کلثوم بنت جرول خزاعی مادر زید
[illegible] جاہلیت سے عقد مین تہے دوسرے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی
معیط سے بعد نزول آیہ مذکورہ عقد کیا چنانچہ تفسیر کبیر مین سے ہے بذیل
[illegible] سے [illegible] ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی
[illegible]

بھی بھاگ کر آئے پس کفار قریش سے اغوا اور اقربا ام کلثوم کے آنحضرت
پاس آئے اور کہا کہ حسب شرائط صلحنامہ ان لوگون کو واپس کیجئے آنحضرت
نے عمارہ اور ولید برادران ام کلثوم کو حوالہ کر دیا جب ام کلثوم کی استرداد
کا دعوے کیا تو فرمایا وہ شرطین دربارہ مردون کے تھین نہ دربارہ عورتون کے
اور بروایت ضحاک آنحضرت نے فرمایا کہ شرط یہہ تھی کہ اگر کوئی عورت بحالت کفر
آئے تب واپس کرین اور اگر مسلمان ہو کر آئے اور شوہر دار ہو تو جو کچھ اوسکے
شوہر کا خرچ ہوا ہو پھیر دین پس بنا بر اسی قاعدہ کے آنحضرت نے
ام کلثوم سے بحلف پوچھا جو اوسنے بیان کیا حضرت نے دے دیا بعد اسکے
عمر نے اوس ام کلثوم سے عقد کر لیا انتہے پس اس روایت سے بعوض وقوع
طلاق ام کلثوم زوجہ ایام جاہلیت وقوع عقد خلیفہ دوم ام کلثوم بنت عقبہ
بن ابی معیط کے ساتھ ثابت ہوا والحمد للہ مین سمجھتا ہون کہ شاید رواۃ اہلسنت کو
یہان بھی اشتباہ ہوا کہ فرار ام کلثوم کو زوجیت عمرو عاص سے خلیفہ دوم کے
تقارب اسم بطور طلاق منسوب کر دیا اور روایت کرنے لگے کہ خلیفہ دوم نے
ام کلثوم کو طلاق دی یا بغرض مساوات خلیفہ اول بعد ایسی نسبت کے
مرتکب ہوئے ہون کیونکہ بوقت ہر نہ زوجہ ابوبکر و ابوبکر سے مفارقت [illegible]
[illegible] ثابت ہوا کہ ام کلثوم خلیفہ [illegible]
[illegible] زوجیت [illegible]
[illegible]

ام کلثوم کہتی ہین و ہذہ عبارتہ و عاصم امہ ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت
حمی الدین یعنی عاصم بن عمر کی مان ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت ہے
پس یک نشد دو شد بلکہ سہ شد بخوبی تصدیق ہوئی باقی رہا دعوے پنجم یعنے
اسی ام کلثوم اور زید مان بیٹے نے وقت واحد مین بعہد معاویہ وفات
کیا پس ثبوت اسکا خود اسے سی ظاہر ہے کہ جناب ام کلثوم دختر جناب امیر ع
اپنی بھائی جناب سید الشہدا روحی لہ الفداء کے ساتھ معرکہ کربلا مین شریک
رہین اور سارے ظلم و جور و ستم و مصائب و الام مین اپنے بھائی امام حسین ع
کے غمخوار رہین اور بعد شہادت سید الشہدا ایک مدت تک اسیری مین آلام
سہا کین پس اگر حضرت ام کلثوم نے عہد معاویہ مین وفات پائی ہوتی جیسا
کہ رواۃ اہلسنت کا بیان ہے تو معرکہ کربلا مین جو اسکی مدت بعد ہوا کیونکر
شریک ہوتین اور کاہیکو یہہ مصائب و آلام جھیلنے پڑتے پس معلوم ہوا
کہ وفات کرنیوالی اپنے بیٹے زید کے ساتھ بعہد معاویہ دوسری ام کلثوم
ہے یعنے زوجہ سابقہ خلیفہ دوم اور شریک معرکہ کربلا دوسرے ام کلثوم
ہین یعنے دختر جناب امیر ع خواہر جناب امام حسین ع دونون مین کوئی واسطہ
نہین صرف نام کے اشتراک نے رواۃ کو شتباہ مین ڈالا اور بوجہ شہرت امام
کے دو اور جو نیتون کے مختلف قصے ادھر منسوب ہو اور درصورتیکہ
[illegible]
[illegible]

اسباب اشتباہ

یہ امر روزمرہ کے مشاہدہ اور ہر روز کے تجربہ سے ہر شخص پر مثل بدیہیات
کے ظاہر ہے کہ جو امور ہماری نگاہ ہونکے سامنے ہوتے ہین اور ڈسن ٹلیس
بلکہ سو ہزار اوسکے دیکھنے والے ہوتے ہین دیکھی ہوی بات مین دوسرے وقت
کیا دہوکے واقع ہوتے ہین حتی کہ اون مشاہدات مین جسکی زیارت و حفاظت
اثار مین لوگ کوشان رہتے ہین ایسے دہوکے پڑتے ہین کہ اصل امر کا
دریافت محال ہو جاتا ہے چنانچہ مولوی حیدر علی دربارہ عدم تعیین قبر مطہر
جناب سیدہ نساء العالمین بضعۃ خیر المرسلین کہتے ہین اگر مراد ش انیست کہ از
عبارت کتاب مسطور دریافت میشود کہ مقام قبر او معین نیست پس مسلم است
بسیارے از قبور بزرگان در صدر اول معلوم بود و بعد از ان بجہت بعد زمان
و تقادم عہد اختلاف روایات بنیاز رنجش پیدا شد و تحقیق آن کما ینبغی بہلو
استحالہ رد کمافی ازالۃ الغین پس جب ایسی قبر مبارک جو زیارت گاہ عام ص ۸۹۱
مسلمین تھی با وصف سعی ضابطین آثار و حافظین اسرار و اخبار یون محو ہوے
کہ تحقیق اوسکی ہم پہلوے محال قرار پائی تو واسے بر حال اغیار ساحیکہ
مدار اوسکا نقل و حکایت پر او ہمین مشاہدات کی سے ہے جو یون محو و سہو کی جا ہین
بہر کیف جب اون مشاہدات کی نقل ہونے لگی تو خود دیکھنے والے اوس
ایک واقعہ کو کئی طرح سے بیان کرتے ہین اور سننے والے لوگ اون
اخبار ساحیہ کو کتنے مختلف طور سے سنتے ہین اور اسیطرح جب نقل [illegible]
[illegible]
[illegible]

واقعہ تو غایب ہو جاتا ہے اور سیکڑون ہزارون اضافہ و حاشیہ ہو جاتے ہین
پس جیسی آنکھونکی دیکھی بھالی بات تو نہین یہ شگوفے پیدا ہوتے ہین اور تنکا پہاڑ
بن جاتا ہے تو جن خبرون کو تیرہ سو برس گذر گئے اوسکی کیا حالت ہوگی
جنکا لکھنا پڑھنا ہوا بھی تو دو سے برس کے بعد کہ اونہین سنی سنائی باتونکو
لوگون نے لکھا اور سنا بھی وہ انکی زبانی جو ایکطرف کے پکے طرفدار
دوسری طرف کے پورے دشمن تھے اور جسطرف کے طرفدار تھے وہ سب
امرا اور سلاطین تھے آل رسول کے جانی دشمن جو صرف اس غرض سے
کہ اہلبیت رسول کے توہین اور ان امرا کے اور اونکے بزرگون کی مدح وثنا
مین احادیث وضعی بنائی جائین ہزارون کرورون روپیہ انعام مین صرف
کرتے تھے اور بنانے والے بھی ایسے تھے کہ خوشامد مین کبوتر بازی قمار بازی
وغیرہ کے لیئے خود رسول پر تہمت لگا دیتے تھے پس ان سب حالات مین علاوہ آیات
کا موضوع ہو جانا اور غلط مشہور ہونیکا [illegible] اور شبہات سے
اور جب بدون ان امور کے بلکہ بلا اسباب اشتباہ موجود اشتباہ و غلط خبر بنجاتی
اہلسنت مین معلوم ہین تو یہان باوجود اسباب اشتباہ بلکہ قرائن موضوع و جعلی
[illegible] تعین یا اشتباہ و جعل ہو تو پہلا ایک سبب [illegible]
[illegible] نام واحد سے ہے یقین بہار مخصوص ہین [illegible]
[illegible]

بلکہ تفریق کرنا اور علیحدہ کرنا خود نہایت مشکل کام ہے تعجب بخاری سا عالم
امام فن حدیث ایسے اشتباہ مین مبتلا ہوا کہ مکہ کے قصہ کو مدینہ کے قصہ
مین ملا کر اپنی صحیح مین داخل کر دیا اور تفریق نہ کر سکا تو دوسرونکا کیا ذکر ہے
اور جب خود امام اعظم ابو حنیفہ کے بارے مین بہت سی علماے اہلسنت کو
ایسی حادثہ پیش آیا تو عورتون کے بارے مین اشتباہ ہونا کیونکر تعجب انگیز ہو سکتا ہے
جنکی شان سے مستوریت ہے اور تحقیق کی کوئی ایسی ضرورت نہین دوسرا سبب
اشتباہ یہ ہے کہ چونکہ حضرت ام کلثوم و زینب دختران جناب امیر و نواسیان
حضرت رسول صلعم کے بسبب عظمت و جلالت و انتہاے شرافت و کرامت
نہایت درجہ مشہور تھین کہ قریب قریب ہر شخص انسے واقف تھا اور
بخوبی انکو جانتا تھا تو اب ممکن ہے کہ جو واقعہ بنسبت نام ام کلثوم کے
سنا گیا وہ بلا تحقیق و تفحص ان حضرت ام کلثوم کیطرف منسوب ہو گیا کیونکہ
قاعدہ ہے کہ واقعات و حالات انہین لوگون سے زیادہ تر منسوب ہوتے ہین
جو کسیطرح کی شہرت رکھتے ہون ورنہ گمنامون کو کوئی نہ تو پوچھتا ہی ہے نہ
انسے واقف ہوتا ہے چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا کہ ابن حجر
عسقلانی نے روایت شراح بخاری ابو بکر بن [illegible] سی شہرت کو پیش کیا ہے
تیسرا سبب اشتباہ کا نکاح ام کلثوم دختر ابو بکر ہے عقد عمر سے کیونکہ ولادت ام کلثوم
[illegible] سے [illegible] کا انتقال فوراً ہی طرف حضرت ام کلثوم
[illegible]

دوسرا سبب

تیسرا سبب

ابتک نہین معلوم ہے اور بالخصوص ابوبکر کی دختر ام کلثوم سے تو اور بھی ناواقف ہی کیونکہ مشہور بیٹیان اونکی اول درجہ تو بی بی عایشہ ہتین بعد اونکے اسما حالانکہ اسما انہین سب سے بڑی ہتین مگر جسقدر لوگ بی بی عایشہ سے واقف ہین اسما سے ہرگز اوتنا کوئی آشنا نہین پہر ام کلثوم دختر ابوبکر سے واقفیت کیونکر ہوتی اور خود اسکی پیدایش ہی تو بعد وفات ابوبکر ہے پس محض گمنامی ہی کی حالت مین رہے تو اب جسنے خطبہ ام کلثوم کو سنا تہا اور فوری طرف حضرت ام کلثوم ع کے ہوا تہا نیا جب اوسنے ساتہ ام کلثوم کے انکار کو سنا تو اب یقین کلی ہو گیا کہ یہ وہی ام کلثوم دختر جناب امیر المومنین ہین ورنہ دختر ابوبکر سے اور انکار عقد عمر سے کیا مناسبت پس بلا تحقیق و تفحص اونہین پاک سیدہ کیطرف سارا واقعہ منسوب ہوا جو نواسی رسول ہتین کہ بوجہ عظمت و جلالت اونسے سب واقف تہے اور اصل نکاح ام کلثوم کو طرف جناب امیر ع کے منسوب کیا اگرچہ بعض لوگ تفرقہ کے لئے حقیقت بھی ذکر کرتے ہین مگر نہ سبکا یہ قاعدہ کلیہ سے ہے اور نہ ہر جگہ ہو سکتا [illegible] انکو خاصکر اسکا خیال رہتا ہے پہر جاتیکیا بعد [illegible] ایسی ترکیب کیجاتی کہ لوگ مشتبہ ہو جائین [illegible] بہی تہی کہ علاوہ کثرت اقربا کے [illegible] تلبیس [illegible] ہوا [illegible] کیطرف [illegible]

۱۵۵

خلیفہ دوم سے بہ نسبت جناب امیر و اہلبیت طاہرین بخوبی واقف تھے
خواہ زبانی اقرار کرین یا نہ اور انکی شرافت نسبی سے بھی بخوبی آگاہ تھے
جیسا اکثر صحابہ موبہو آتے تھے یہین جب سنا کہ عمر نے ام کلثوم کی خواستگاری کی
اور اوہر سے انکار ہوا تو بوجہ شہرت سیکو اسیطرف تبادر ہوا کہ ام کلثوم بنت
جناب سیدہ سے خواستگاری کی ہوگی اور جب وہ روایتین سنین جنمین
تخاطب خلیفہ دوم سے اپنی زوجہ سابقہ ام کلثوم سے کہ اکثر تمام پر لاؤ کر
بنتیت وغیرہ نام ام کلثوم لیکر پکارا اور حکم کیا یا بلایا وغیرہ وغیرہ جو اکثر روایات
سلف
ایام خلافت مین مندرج ہے تو گمان غالب قریب بیقین حاصل ہوا کہ
عیاذاً باللہ انہین حضرت ام کلثوم سے انکا عقد ہوا اور یہہ حالات انہین کے ہین
اور جب یہہ سنا کہ ام کلثوم زوجہ عمر و زید بن عمر مان بیٹی نے بوقت واحد
وفات کیا اور جناب امام حسین نے نماز جنازہ پڑہی تو یقین کلی ہو گیا کہ
یہہ وہی جناب ام کلثوم دختر جناب امیر ہین بس بلا تحقیق و تفحص اسکے
مطلوبہ عمر کونسی ام کلثوم ہے اور زوجہ خلیفہ دوم جس سے اکثر روایتون مین
خطاب کرنا اور حکم کرنا اور تکرار رہونا منقول ہے کونسی ام کلثوم اور اپنے
بیٹے زید کے ساتھ مرنے والی کونسی ام کلثوم ہے قبول کر لیا کہ بربنائے دعوی
ظلم و ستم کے عقد واقع ہوا اور یہہ امور متذکرہ بالا انہین حضرت ام کلثوم سے
متعلق ہین اور بس خیال نکر کے بے والا خواہی نخواہی استعمال نسبت
[illegible]

۹۲

درج روایت کیا پانچواں سبب اشتباہ اضطراب عائشہ ہے کہ
عمرو عاص حیلہ جو سے [illegible] تھے جس سے بالبداہت معلوم ہوا کہ انکو ایسا
انتشار و تردد تھا کہ آخری درجہ عمرو عاص کی کید و مکر سے کام لیا گیا
پس ضرور ہے کہ قبل اس [illegible] کے اور لوگوں سے صلاح و مشورہ
لیا ہو کیونکہ مکر و فریب سے کام [illegible] درجہ مجبوری ہوتا ہے اور اوس
عہد کے واقعات سے ظاہر ہے کہ ہر شخص وقت مصیبت جب امر اہم
ہوتا تھا تو جناب امیرؑ کی طرف رجوع کرتا تھا حتے کہ خلفا کا کام بھی بغیر [illegible]
علوی نہیں چلتا تھا پس اوسی بنیاد پر ممکن ہے کہ حضرت نے عائشہ کے
اسبابوں میں امداد کی ہو اور حسب خواہش اونکے خلیفہ کی فہمائش فرمائی ہو [illegible]
یعنی صغر سنی ام کلثوم دختر ابو بکر کو ظاہر کیا ہو چونکہ خلیفہ اپنے [illegible]
سے بخوبی واقف تھے اور صحابہ بھی گاہی گاہی مزاح وغیرہ میں [illegible]
آجایا کرتے تھے وہی خیال خلیفہ کو اس عذر پر پیدا ہوا ہو کیونکہ یہی
سب سے پہلے [illegible] کا خیال گذرتا ہے کہ شاید اس مصلحت کے
قابل ہی نہیں جانتے اور بالخصوص جناب امیرؑ کی دخل اندازی نے
ان خیالات کو خوب ابھارا ہو چنانچہ اوس عبارت کامل سے بھی [illegible]
[illegible] فہمائش عمرو عاص ہویدا ہے کہ جب عمرو عاص نے کہا ہم
[illegible] سے ہیں کہ معاذ اللہ تم ام کلثوم بنت ابو بکر سے عقد [illegible]
[illegible]

اور پھر خلیفہ نے حضرت سے کہا ہوا چھا بھیجدو دیکھو میں کم سن ہون (جیسا تم بیان کرتے ہو
یا نہ حضرت نے عایشہ کو سمجھا بوجھا کر بھجوا دیا ہو نا واقفون نے یہ سمجھا کہ خود
حضرت نے عیاذاً باللہ اپنی دختر نیک اختر کو عمر کے پاس بھیجا اور سارا واقعہ
ادہر ہی منسوب کر دیا اور سامعین کو بھی یقین ہو گیا ہو چنانچہ مولوی حیدر علی
دربارہ اسکے کہ خلیفہ اول کو آنحضرت صلعم نے لشکر اسامہ کے ساتھ لڑائی پر
جانیکا حکم دیا تھا فرماتے ہین بسیارے از متکلمین و محدثین از مامور بودن
صدیق انکار کردہ اند و ثمانینی باوجود صرف تمامی ہمت در رد مغنی جسنر
روایتی سبے سر دیا و درین باب نیاوردہ و اہل حدیث نا نمیقولہ بزبان شیعہ اند
کہ صدیق بجیش اسامہ نامزد نبود و اگر کسے گفتہ محتمل ست کہ از لباس ملبسین فریب
خوردہ و بخبث نیت شان پے نبردہ شاید کہ چون ابوبکر برائے اہتمام تجہیز لشکر
یا برائے ترخیص اسامہ ہمراہ او رفتہ باشد کہ عین جہاد فی سبیل اللہ و درد دینی
و غمخواری بود مردم گمان بردہ روایت نمودہ باشد کہ او ہم زیر امیر است واللہ اعلم
بحقیقۃ الحال انتہے پس جب رواۃ اہلسنت ایسے نافہم تھے کہ اسمین تمیز
نہ کر سکے کون شخص حقیقۃً روانگی لشکر کے ساتھ محکوم ہے اور کون شخص
صرف بغرض ترخیص آیا ہے جس سے رواۃ علماے اہلسنت نے فریب کھایا
تو ایسی رواۃ سے اس بارہ میں کیونکر تعجب ہو سکتا ہے کہ اس قصہ کو جہان
امیر و نے عایشہ بی بی کو سمجھا بوجھا کر ام کلثوم بنت ابوبکر کو عمر کے پاس
[illegible] حضرت [illegible] پا دیا [illegible] دیکھا کہ خود حضرت [illegible]

جب انتشار عایشہ دیکھا ہو تو عمر کو سمجھایا بوجھایا یا ام کلثوم دختر ابو بکر کو ان کے
پاس بھجوایا ہو اس سے یہی ہوتی ہے کہ ابو بکر کی زوجہ اسماء بنت عمیس بعد وفات
خلیفہ اول جناب امیر کی زوجیت میں آئین اور محمد بن ابی بکر حضرت کی ربیب
بنے اور حضرت ہی کے حفظ و حمایت مین پرورش پاتی تھی پس نہایت ہی
درجہ قرین قیاس ہے کہ محمد بن ابی بکر نے اپنی خواہر عایشہ کی اس انتشار
و تردد کو در بارہ استدعاے عمر و انکار ام کلثوم بنت ابو بکر دیکھکر خدمت
جناب امیر میں عرض کیا ہو یا خود عایشہ نے زبانی انکے کہلوایا ہو یا اپنے
سوتیلی مان اسماء سے کہا ہو اونہون نے جناب امیر سے باستدعاے عایشہ
عرض کیا ہو یا بلا استدعاے عایشہ بطور خود مستدعی ہوے ہون کیونکہ
انہین اسماء سے اور عمر سے در بارہ حقیقت بشارہ رسالت و فضیلت ہجرت
حبشہ نزاع بھی ہوی تھے جسپر اسمانی خلیفہ دوم کو کذبت یا عمر کہا
اور بعد اسکے خود حضرت رسالت مآب سے اسمانی شکایت بھی کی فقال
رسول اللہ لیس باحق بی منکم ولہ ولاصحابہ ہجرۃ واحدۃ ولکم انتم اہل السفینۃ ہجرتان
کا فی صحیح مسلم یعنی آنحضرت نے بجواب شکایت اسماء فرمایا ہرگز عمر کو تم لوگون سے
زیادہ میرے حق نہین اور نہ تمسے زیادہ اوسے استحقاق ہے عمر اور اصحاب عمر
کو ایک ہجرت ہے اور تم لوگ اہل سفینہ کی دو ہجرتین ہین جیسا کہ صحیح مسلم مین ہے
[illegible] ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری فرمایا لکنہ من قول [illegible]
[illegible] عمر سے [illegible] لوگون سے زیادہ حق [illegible]

بنت ابوبکر کے باعث علیٰ اسماء عون بن جعفر سے مقرر ہو تو ضرور ہے
کہ آسمانی اسکی کوشش کی ہو اور حضرت امیر علیہ السلام نے ان وجوہات سے
خلیفہ دوم کی زیادہ تر فہمائش وغیرہ کی ہو اور سکو ناواقفوں نے اولٹا سمجھا
اور سارا واقعہ انہیں دو نواسے حضرات کیطرف منسوب کر دیا جسکا سبب
اشتباہ یہہ بیان ہوا کہ ام کلثوم زوجہ سابقہ ... زید پسر پر جناب امام حسین علیہ السلام
نے نماز جنازہ پڑہی جیسا کہ شاہ صاحب نے اسکو متواتر کہا ہے حالانکہ عموماً نماز جنازہ
پڑہنے کا وظیفہ متعلق بسلطان و حکام ہے حتیٰ کہ اہلسنت بیان کرتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام
کے جنازہ کی نماز سعید بن عاص حاکم مدینہ نے پڑہی با اینہمہ ممکن ہے کہ چونکہ یہان چند
مسائل شرعی کی تعلیم تہی مثل سقوط میراث و تقدیم رجال بر نساء اسلئے ضرورت ہوئی
کہ جناب امام حسین نماز جنازہ پڑہین کیونکہ حضرت کے بعد کوئی دس عمدہ ہین کوئی عالم احکام و شرایع نہ تہا
اور بغیر امام کے یہہ عقدہ حل نہین ہو سکتا تہا اسی وجہ سے اسکی شہرت بہی زیادہ ہوئی اور فقہا
مجتہدین نے اپنی سند مین اسکو ذکر کرنا شروع کیا تو بعد ... اپنی ذہنی قرائن لگا کر سمجھ لیا کہ
ام کلثوم وہی خواہر جناب امام حسین ہین اور زید وہی ام کلثوم کی بیٹی اصل امر پر بخوبی مطلع
نہو سکے کہ یہ ام کلثوم وہ نہین ہین بلکہ ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ سابقہ خلیفہ
دوم ہیں اور زید بن عمر ہین اور حضرت نے بلحاظ قرابت نماز نہین پڑہی بلکہ دوسری ضرورت سے
جسکا بیان سابقاً مرقوم ہوا اور فقہا و مجتہدین اہلسنت ناقلین اس قصہ
کے بہی لوگ ہین جنکے بابت ابن جوزی نے اپنی تلبیس ابلیس مین فرمایا ہے
کہ قدیم فقہا صاحب علم قرآن و حدیث ہوتے تہے اور متاخرین کی ...
... لوگون سے علم [illegible]

احوال فقہاء اہلسنت

کے آخر درجہ یہ نوبت آئی کہ استدلال ونکا اون آیات قرآنی سے ہوتا ہے
جسکے معنی بھی نہین جانتے اور اون حدیثون سے سند لاتے ہین جسکی
صحت اور موضوعیت بھی انکو نہین معلوم اور شاہ ولے اللہ اپنے
صـ ۵۴ انصاف مترجمہ مولوی عبد اللہ چھپرودی مطبوعہ دبدبہ احمدی صـ ۵۶
رسالہ انصاف مین فرماتے ہین دوسرا طبقہ جو اہل فقہ و نظر کا ہے پس
اکثر اوسکے حدیث نہین جانتے مگر بہت ہی کم کہ اوسکی صحیح کو سقیم سے اور
جید کو ردی سے پہچانکر تمیز نہین کر سکتے بعد اوسکے فرماتے ہین اور وہی
اونکے زمانہ مین فقیہ مشہور اور اونکے شہر و ملک مین بڑا رئیس ہوا کرتا [illegible]
حالت مین تھے کہ چپکے سے شیطان نے اونمین اپنی ایک حکمت عملی کردی
اور اوسنے ایک بڑا داؤ کھیلا اسطرح سے ابلیس نے اپنے خیالات کو اونپر
ٹھیک بٹھا دیا اور بہت لوگون نے اوسکی اطاعت و پیروی کی تا آخرہ ترجمہ
مولوی عبد اللہ اور مولوی بشیر سہسوانی فرماتے ہین اگر منقول سے ہے تو
نہین فقہائے طبقہ سابعہ مین داخل ہین کہ غث و سمین مین فرق نہین
صـ ۲۷ سعی مشکور
کر سکتے جیسا کہ رسالہ سعی مشکور مولوی عبد الحی مین ہے اور مولویصاحب
نے اس قول کا کوئی جواب نہین دیا پس جب فقہاء مجتہدین اہلسنت کے
[illegible] علم حدیث سے بے خبر صحیح و سقیم جید و [illegible]
اور [illegible] مین تمیز نہین کر سکتے [illegible] شیطان کی اطاعت [illegible]
[illegible] سکتے ہے کہ اصل فقہا [illegible] مین تمیز کرتے
[illegible]

تحقیقات کی ضرورت بھی نہ تھی کیونکہ غرض اونکی اصل مسئلہ سے تھی کہ جب
مرد و عورت کا جنازہ ساتھ آئی تو نماز کیونکر پڑہی جاوے اور میراث کیونکر تقسیم
ہوگی جب بقول امام معصوم سے صورت مسئلہ معلوم ہوگئی تو اونکو اس تفتیش
کی ضرورت کیا تھی کہ کونسی ام کلثوم تھی کونسی نہ بلکہ مخفی ہی رہنے کی زیادہ
ضرورت تھی تاکہ اپنے مقلدین کو بہکانے کا پورا موقع ملے کہ دیکھو جناب امام حسین
کی خواہر حضرت ام کلثوم ع کا عقد خلیفہ دوم سے ہوا اونسے زید پیدا ہوئے
جب اونکا انتقال ہوا تو خود حضرت نے نماز جنازہ پڑہی پس اب مقلدین عوام الناس
کے بہکنے اور ان قراین کے ساتھ اعتقاد کرنے اور ان فقہا کے بہکانے میں کیا
تامل رہا کہ بقول شاہ ولی اللہ شیطان نے اپنی حکمت عملی دکھلائی کھچڑی اور
بڑا اودہم کھیلا اور اپنی خیالات ٹھیک ٹہرا دی بہرکیف علاوہ انکے اور بہت
سے اسباب اشتباہ ہین جنکو ہمنے اصل کتاب مین لکھا ہے کہ جن لوگون نے
بلا کسی عداوت و بغض و حسد اور بلا تہمت و وضع و افترا کے ان واقعات کو
نقل کیا اور روایتین اسکی بیان کین ان وجوہ اشتباہ کے سبب سے مشتبہ ہو کر
ان دونون ام کلثوم کے مختلف واقعات کو تیسرے ام کلثوم ہمنام کیطرف
منسوب کیا اور ان سب قصون کو انہین کا قصہ قرار دیا اور وضع و افترا کے
لئے تو اگرچہ اسکی ضرورت نہین ہے کہ کچھ اصلیت بھی ہو مگر یہان کچھ اصلیت
بھی ہوتی ہے جہان پورا موقع ہاتھ آتا ہے اور تدلیس رواۃ پوری کارگر ہوتی
[illegible]
[illegible]

پس یہ طبقہ اہل حدیث و اثر کا انکی اکثر کوشش و ہمت روایات و طرق کی جمع کرنے اوران غریب شاذ حدیثوں کے طلب کرنے مین صرف ہوتی ہین جنمین اکثر موضوع یا مقلوب ہین اسلئے چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا کہ کل روایات عقد ایسے ہی موضوعات اور مکذوبات سے ہین پس جب عموماً انکی یہ حالت تو جہان خصوصاً انکو ایسے موضوعات اور مکذوبات کی ضرورت ہے تو انکی مکر و فریب سے نجات پانا اور اصلی و وضعی مین فرق کرنا کیسا اہم ہوگا الا علی من اعطا اللہ القلب السلیم والفھم المستقیم ولنعم ما قیل ع ہان مگر لطف خدا پیش نہد گامی چند **امر چہارم**

دلایل اشتباہ و اغلاط رواۃ یعنے وہ دلیلین جس سے معلوم ہوجاتے کہ در صورتیکہ باوجود علامات و امارات و اتعیہ وضع و اقرار سے رواۃ موضوعیت و مجہولیت روایات کے قایل نہون اور اقرار باشتباہ رواۃ بوجہ اشتراک نام ضرور ہے گو وہ دلایل احتمال وضع مین بھی بخوبی جاری ہون مگر یہان بربناء اشتباہ ہے یہہ دلایل پیش کرتا ہون **دلیل اول** صغر سنی ام کلثوم منکوحہ عمر ہے جسپر روایات اہلسنت کا اتفاق درخود اف کے علما کے تسلیم انکو مین پیش ہے جسکے کہ اسی صغر سنی سے یہہ بات نکالی کہ بواسطہ صغر سن نہوز بحد شہوت نرسیدہ بود کہ حرام باشد اگر صغیرہ نمی بود دیدہ و لمس حلال ہیچ دراباب نمی رسید لیس اب دیکھنا چاہئے کہ عند التحقیق از روے تواریخ صغر جناب ام کلثوم بنت ... علیہ السلام وقت خطبہ عمر ثابت ہوتی ہے یا نہین ... اس امر کی خوب ... خطبہ عمر ...

من مرد پیر معمر م از شصت سال بالا شدہ ام جس سے معلوم ہوا کہ یہہ قصہ بعد
شصت سالگی عمر ہے اور از روے حساب سن شصت سالگی عمر سنہ ۲۱
ہجری مین ہوتی ہے اور بعض نے یہہ بھی بیان کیا ہے کہ سنہ ۱۷ ہجری مین
عقد ہوا جسکی تکذیب خود اوسیکے آخری جملہ سے ہوتی ہے کیونکہ وہ ہم بستری
کا بھی اوسی سنہ ۱۷ کے ماہ ذیقعدہ مین قایل ہے جسکا وقوع ایسے صغر سنی
کے ساتھہ محال ہے بہر کیف ان مختلف بیانون سے جو لازمہ دروغ گوی ہے عقد ہونا
دایر ہے درمیان سنہ ۱۷ اور سنہ ۲۰ ہجری کے اور ان دونون وقتون مین جناب ام کلثوم
بنت امیر المومنین علیہ السلام کا چار سالہ پنج سالہ ہونا باطل محض ہے کیونکہ اگر
سنہ ۱۷ ہجری والا قول مانا جاے تو اوسوقت حضرت ام کلثوم کا سن کم سے کم
بارہ برس ہوتا ہے اور اگر سنہ ۲۰ ہجری کا خیال ہو تو سن حضرت ام کلثوم کا
اوسوقت ۱۵ یا ۱۶ برس کا قرار پاتا ہے کیونکہ مصنفین کتب رجال نے بالاتفاق
لکھا ہے کہ ولادت حضرت زینب و ام کلثوم بعہد کرامت عہد سرور انام جناب
[illegible] ہے جسمین کسیکو اختلاف نہین اور چونکہ کسی نے سنہ تعین
[illegible] حساب تاریخ ولادت حضرت ام کلثوم
سنہ [illegible] سنہ ہجری ہوتی ہے کیونکہ عقد جناب سیدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

سنہ کو ہو گی کیونکہ بالاتفاق اسقاط محسن سنہ ۱۱ ہجری بعد وفات رسول
لکھا ہے پس اس حساب سے ولادت حضرت ام کلثوم سنہ ۶ ہجری
قرار پائی اور اگر حولین کاملین مع ایام رضاعت کا حساب لیا جاوے
تو سنہ ۷ یا سنہ ۸ ہجری ہو گا کیونکہ بعد اسکے زمانہ ولادت رقیہ اور سقط
محسن کے لئے اقل زمانہ ۳ برس کا ضرور ہے جو سنہ ۱۱ ہجری میں پورا ہوتا ہے پس
از روئے حساب اول یعنی ولادت سنہ ۶ سن حضرت ام کلثوم کا سنہ ۱۷
ہجری میں گیارہ برس ہوتا ہے اور سنہ ۲۰ ہجری میں ۱۴ برس اور از روئے حساب
ثانی یعنی ولادت سنہ ۸ ہجری جس سے کم نہیں ہو سکتا سنہ ۱۷ سے تا بہ سنہ ۱۸
نو برس کا سن ہوتا ہے اور تا بہ سنہ ۲۰ ہجری ۱۲ برس کی عمر قرار پاتی ہے پس یہ
بیان کہ حضرت ام کلثوم وقت خطبہ عمر چار یا پانچ برس کی تھیں جو روایات
اہلسنت میں بالاتفاق و بلا اختلاف مذکور ہے غلط ہوا پس جب صغر سنی
ثابت ہوئی تو کل روایات عقد غلط ٹھہری کیونکہ صغر سنی سے ہو تو من بالاتفاق
مذکور ہے پس جب روایت کا سر غلط ہوا دم اوسکی کیونکر رہجائے گی
علاوہ بر آن جب صغر سنی نہ رہی تو بھیجنا بھی نامحرم کے پاس حرام ہوا
[illegible] کی نسبت جناب سیدہ [illegible]
[illegible] کیطرف کیجائے یا بطلان روایات [illegible] کا اقرار کیا جاوے
[illegible] ہجری [illegible] روایات

۱۲ یعنی بعد حسنین علیہا السلام کے اولاد جناب سیدہ میں دو دو برس کا تفاوت رکھا جاوے ۱۲
۱۳ قال الشارح [illegible]

ایضاً متعلق بصغر سنی ام کابر محدثین اہلسنت و اعاظم علمانے انکی مثل محمد بن عبد بن احمد مقدسی و شمس الدین محمد بن محمد جزری وغیرہ کے بسلسلہ حضرت ام کلثوم کی جناب سیدہ سے احادیث روایت کرتے ہین جیسا کہ اسنی المطالب مین مذکور ہے اور روایت کرنے کے لئے اقل مراتب ان محدثین نے بالاتفاق یہہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ وقت تحمل روایت راوی کا سن پانچ برس ہو ورنہ اوس سے روایت نہ لیجانے کی کما ثبت فی اصولہم پس لااقل وقت وفات جناب سیدہ ۱۱ ہجری ہے حضرت ام کلثوم پانچ برس کی ہوئین تو سنہ ہجری بارہ برس کے ہونگی ورسنہ ۱۷ مین ۱۱ برس کی پس اس سے بھی دعوی اہلسنت بصغر سنی حضرت ام کلثوم کا اوس وقت مین چار پانچ برس کی نہین غلط ہوا اور معلوم اسکی وہ روایات بھی ہین جنمین گواہی دینا حضرت ام کلثوم کا بہ فدک بر وقت طلب شہادت ابوبکر مذکور ہے گو اوس روایت کو یہہ لوگ مثل دعوائے جناب سیدہ و شہادت جناب امیر قبول نہین کرتے مگر یہ نہین لکھا کہ حضرت ام کلثوم اوس وقت قابل ادائے شہادت کا اقل مراتب پانچ برس ہے ہشتم از ینجاست کہ بروایت صواعق محرقہ جب جناب امیر نے حسنین علیہما السلام سے فرمایا کہ ام کلثوم کا عقد خلیفہ دوم سے کردو تو حضرت نے عرض کیا انہا امرأۃ یعنے یہہ عورت ہین مثل سایر زنان اپنے امور مین مختار ہین جس سے بدو وجہ دعوی صغر سنی

تحقیقات مولوی حیدر علی امر کا اطلاق عورت بالغہ پر ہوتا ہے کمسن لڑکی پر اور دوسرے خود مختار ہونا بھی حق بالغہ ہے نہ حق صبیہ صغیرہ اور نیز قول سبط ابن جوزی سے بھی عدم صغر سنی ظاہر ہوئی جو وہ کمسن صبیہ کو باتفاق تمامی مسلمانان حرام کہا کیونکہ حرمت اسکی متعلق [illegible] پھر کیف دعوی صغر سنی بہر طور غلط ہوا پس اسکے ساتھ عمر کا خطبہ کرنا جو ان روایات میں مذکور ہے وہ بھی غلط ہوا کیونکہ اس خطبہ کے بعد صغر سنی کا بیان ہوا ہے پس اگر اہلسنت قبول کرلین کہ یہہ روایات باطل غلط ہین تو ہمکو زیادہ کد کی ضرورت نہین ہے بیان اس صغر سنی کا عذر بہ نسبت ام کلثوم بنت ابو بکر مخطوبہ عمر یقیناً صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ ولادت اوسکی باتفاق محدثین سنہ ۱۳ ہجری مین بعد وفات ابو بکر ہے پس سنہ ۱۷ مین اوسکی عمر پانچ برس کی تھی تو اوسکو چار پانچ کہنا از روے واقعات نہایت درست ہوتا ہے پس بالیقین معلوم ہوا کہ یہہ سارا قصہ خطبہ و انکار و اصرار کا اسی ام کلثوم سے متعلق ہے جسکو رواۃ نے بوجہ اشتراک نام بلا اشتباہ دیا یا دوسرے ام کلثوم کیطرف منسوب کیا کیونکہ صغر سنی متفقہ اہلسنت سوائے اسکے دوسرے مین نہین پائے جا سکتے پس اس عذر صغر سن نے احتمال اشتباہ رواۃ کو بدرجہ یقین کامل پہونچا دیا اور جب ام کلثوم بنت ابو بکر کہلائے [illegible] صرف اسوجہ سے کہ اوسنے بلا واسطہ رسول خدا سے حدیث کو [illegible] صحابہ رسول مین داخل [illegible] اشتراک نام کے [illegible]

تو ایسے نادانون سے کیا تعجب ہے تنبیہ غالباً واضعین روایات عقد نے
اس خیال سے کہ اس خواستگاری ام کلثوم دختر ابو بکر مین جو بوقت خطبہ چہار
یا پانچ سالہ تھے خرافت صریحی خلیفہ دوم لازم آتی ہے کہ اس بڑہاپے مین
ایسی کمسن لڑکی سے عقد کرنا چاہا اور بوجہ انکار ام کلثوم بنت ابو بکر انتہائے
عالی نسبی خلیفہ دوم اور عدم قابلیت ونکی ظاہر ہوتی ہے اہذا ان دقتونکا
یون دفعیہ کیا کہ اس قصہ کو جناب ام کلثوم کیطرف منسوب کے دیا تاکہ منقصت
خرافت ورکاکت و دناءت نسب محمدت استحصال شرافت وحق شناسے
وخوف وخشیت سے مبتدل ہو جاے جیساکہ اور سلاطین خلفا کی خرافت
وحماقتونکی اصلاح وزرا وارا کین سلطنت نے یونہی کی ہے جسکا نمونہ
سر مقدمہ ابن خلدون مین درباره عباسہ وہارون بلکہ بوران و مامون مذکور
ہوا اور جب صحیح بخاری وصحیح مسلم سے انہین خیالات کی بدولت الفاظ
کاذباً غادراً خائناً اثماً وغیرہ کو نکالڈالا ہے تو روایات غیر صحیحہ مین ام کلثوم
بنت ابو بکر کی جگہ ام کلثوم بنت علی بنا دینا اور کہنا یا لکھنا کون ایسا مشکل
کام ہے از عجائبات کہ عجب موقع سے اوس حدیث نبوی کو بھی اس قصہ
مین جوڑا ہے جسمین کسیکو غور وتامل کا موقع ملے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

دلیل سوم یہ کہ روایات اہلسنت مین بیان ہوا ہے کہ عمر نے ام کلثوم
[illegible] ہمچنین بنا بر اعادات اہلسنت غلط ہے کہ [illegible]
شاہ ولی اللہ [illegible]

ہوتا ہے اگرچہ ایک عورت نے روبرو سے خلیفہ تبلاوت آیہ قرآنی اس
حکم پر اعتراض بھی کیا مگر خلیفہ نے اپنا مذہب نہ بدلا اور وہی حکم نزد اہلسنت
حق بنا رہا سکوت خلیفہ صرف بغرض تادب با کتاب اللہ تعالی تھا نہ از راہ عجز
اور ناحق ہونے اس حکم کے جیسا کہ شاہ صاحب نے تحفہ مین تصریح کی اور
فرماتے ہین کہ احادیث صحیحہ مین نہی وارد ہے زیادتی مہر سے چنانچہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ کمی کرو مہر مین اور بہترین عورت وہی ہے جسکا مہر
کم ہو اور خیر اور برکت زیادہ اوسمین ہے کہ جسکا مہر کم ہو شاہ صاحب
اسکے بعد کہتے ہین کہ آیہ قرآنی سے اگر ثابت بھی ہوتا ہے تو جواز وہ بھی
کراہت کے ساتھ ہے جب نصوص نبوی ممانعت زیادتی مہر مین موجود
اور خلیفہ کا مذہب بھی وہی ہے کہ زیادتی نہو حتے کہ بمشکل تمام دو ہزار
تک کی رخصت دی جیسا کہ ازالۃ الخفا مین ہے ان عمر رخص ان
یصدق الرجل بالغین جس سے اسقدار کی رخصت بھی بکراہت تمام
معلوم ہوتی ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ اسقدر مہر قرار دین اور جناب
امیر اوسکو منظور کرین جو تمام ازواج و بنات نبی کے خلاف اور رسم و
رواج خاندانی ہو آیات و احادیث رسول ربانی کے مخالف ہو علاوہ برین
خلیفہ کی ناداری کی یہ صورت تھی کہ آخر مرتے وقت بیت المال
...کے قرضدار تشریف فرما ہوئے جسکو حوائج مسلمین
[illegible]

مہر قرار دین اس سے بھی معلوم ہوا کہ رواۃ نے بالاشتباہ بوجہ اشتراک نام ایسا بیان کیا کیونکہ یہہ مہر اس ام کلثوم کا تھا جو ایام جاہلیت سے انکی زوجیت مین تہین کیونکہ ایام جاہلیت مین بہت بہت سا مال مہر مین دیا جاتا تھا یا اون ام کلثوم کا مہر ہو جنسے بمقام حدیبیہ اسلام مین عقد کیا تہا کیونکہ اوندنون کاروبار خلافت سے تو کچھ تعلق تھا ہی نہین بلکہ صفق بالاسواق ور تحصیل مال ہی سے مشغولیت تہی اور وقت تنگ خا لگیا اس مسئلہ مین اجتہاد کی نوبت نہین آئی ہوگی پس جہان رواۃ نے باشتراک نام اسکو بیان کیا کہ حضرت ام کلثوم سے عقد ہوا تو ان سابق کے دونون ام کلثوم سے کسیکا مہر بھی انکی طرف منسوب کر دیا **دلیل چہارم** یہہ کہ روایات اہلسنت مین یہہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بعد فوت خلیفہ دوم عقد حضرت ام کلثوم کا بحبر جناب امیر علیہ السلام عون بن جعفر کے ساتھہ ہوا اور خود حضرت نے یہہ عقد کیا اگرچہ بعض علما اسکے قایل ہین کہ بعد عمر پہلے محمد بن جعفر سے عقد ہوا تب عون بن جعفر سے مگر سب اسپر متفق ہین کہ بعد عمر عون بن جعفر سے عقد ہوا خواہ مقدم بر عقد محمد یا موخر از ان اب اس امر کو دیکھنا چاہیے کہ واقعات تاریخی سے کسقدر یہہ صحیح ہے کیونکہ علامہ ابن عبدالبر مکی اور علامہ ابن حجر عسقلانی وغیرہ علما کے فن رجال جنہون نے حضرت عون [illegible] کا ذکر لکہا ہے وہ لوگ بالاتفاق ناقل ہین کہ حضرت عون بن جعفر [illegible]

ازالۃ الغین [illegible] سرور المحزون [illegible] عبدالحق [illegible] اسماء الرجال [illegible] اسد الغابہ [illegible]

عہد خلافت عمر مین اور اونکی کوئی اولاد نہین ہوئی استہے پس برای خدا غور فرمایے کہ جب عون بن جعفر جنگ تستر مین بعہد خلیفہ دوم شہید ہوچکے تہے تو پہر بعد عمر اونکا عقد حضرت ام کلثوم کے ساتہہ کیونکر ہوا پس جیسی صدر روایت غلط ہوا ویسا ہی آخر روایت بہی غلط ہوا ہان ہمارے اوس احتمال کی البتہ بخوبی تائید ہوتی ہے کہ یہہ قصہ خطبہ و اصرار و انکار تمام تر ام کلثوم دختر ابوبکر سے متعلق ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ام کلثوم دختر ابوبکر کے نسبت اہنن عون بن جعفر سے مقرر تہی ہوا سلئے کہ اسما بنت عمیس بعد شہادت حضرت جعفر طیار زوجیت ابوبکر مین آئی ہتین پس اونہون نے یہ نسبت اپنے تیسرے فرزند کی اس دختر ابوبکر سے مقرر کی ہو کیونکہ دو فرزند انکے عبداللہ و محمد تو حضرت زینب و ام کلثوم سے منسوب ہی تہے خالی تہی فقط تو عون بن جعفر اونکی نسبت اس ام کلثوم دختر ابوبکر سے مقرر کی ہو پس اس صورت مین دوسرا عذر جو روایات اہلسنت مین جناب امیر کیطرف منسوب ہے وہ بہی صحیح ہوگا کہ جب عذر صغر سنی ام کلثوم دختر ابوبکر بسبب فرمائش عائشہ حضرت نے بیان کیا ہوا وسکے ساتہہ یہ عذر بہی [illegible] ہو کہ خلیفہ اوس حکم ہنوز کیا ذکر سکے با وجود اس کہ جب [illegible] طرف سے [illegible] نسبت مقرر ہو جاسے تو دوسرا خطبہ نکرے اور اس صورت مین شرکت [illegible] حضرت بی بی عائشہ مین [illegible] خلیفہ دوم کے [illegible]

ذکر عون بن جعفر الطیار

فی عہد رسول اللہ

اسد الغابہ اسماء فی تستر استشہد

اسد الغابہ

ایضاً بتستر ولا عقب له

ذخائر العقبی ص ۱۴۲

خود عون کے خیال سے زیادہ کوشش کرینگے حاجت تھی پھر کیف اس
رو سے بھی اشتباہ روات کا قایل ہونا ضروری ہوورنہ اسکا اثبات کرین
کہ جو شخص عہد عمر مین مرچکا وہ بعد حیات... ہوا اور اوسنے نکاح کیا

دلیل پنجم یہ امر بھی اون روایات متذکرہ بالامین بالاتفاق بیان ہوا ہے
کہ بعد وفات عون و محمد فرزندان جعفر کی بعد دیگرے عقد حضرت ام کلثوم
کا ساتھ عبد اللہ بن جعفر کے ہوا بلکہ خود جناب امیر ع نے یہ عقد کر دیا اور زمانہ
معاویہ مین حضرت ام کلثوم اور اونکے فرضی فرزند زید نے ساتھ ہی وفات
کیا اب دیکھنا چاہیئے کہ یہ امر صحیح ہو سکتا ہے یا نہین کیونکہ حضرت عبد اللہ
بن جعفر شوہر تھے حضرت زینب صلعم خواہر حضرت ام کلثوم کی اور حضرت زینب
علیہا السلام بھی مثل حضرت ام کلثوم بالاتفاق تا بہ معرکہ کربلا بلکہ بعد اوسکے
زندہ رہین اور کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ معاذ اللہ حضرت عبد اللہ نے
جناب زینب ع کو کبھی طلاق دیا ہو پس بدون وفات حضرت زینب ع کیونکر ممکن
ہے کہ حضرت عبد اللہ جناب ام کلثوم سے عقد کر کے جمع بین الاختین کے
مرتکب ہون اور خود جناب امیر ع ایسا نکاح کر جائین تو اب ضرور ہوا کہ یا حیات
حضرت ام کلثوم ع کے تا بعد وفات حضرت زینب قایل ہون جو بعد معرکہ
کربلا ہے یا قایل بعدم وقوع نکاح ہون صورت اول مین معاذ اللہ حضرت
... ہوتے ہین وفات حضرت ام کلثوم بہ فرضی... کے ساتھ ...
... مذکور ہے صورت ثانیہ ... [illegible]
[illegible]

بعد اونکے محمد بن جعفر کے ساتھہ بعد اونکے عبد اللہ بن جعفر کے ساتھ
مذکور ہے یہان اس سے بھی مطلوب اہلحق حاصل ہو اغرضکہ ہر طرف کمشود
گشتہ ہو ا مسئلہ ہے مگر چونکہ روایات و اہیہ دونون صورتون کی اہلسنت
کے یہان اس کثرت سے ہین کہ انکار کلی اونکا نہین کر سکتے نہ خود میرے
ابھی فرمائش سے ہے لہذا ضرور ہے کہ بنا بر ذات محققین محدثین اہلسنت اوس
قاعدہ پر عمل کرین جو محدثین مین بکثرت جاری ہے جسکا ارتکاب اونٰے اونٰے
امرون کے لیے کرتے ہین یعنے یہہ کہ قایل ہون بوہم و اشتباہ
رواۃ کہ راوی سے لوگ بوجہ اشتراک اسمی مبتلائے مرض اشتباہ
ہوئے اور وہم و خطا مین گرفتار ہو کر ایک ہمنام کا واقعہ
دوسرے ہمنام کی طرف منسوب کر دیا کیونکہ ممکن ہے اوسے
ام کلثوم بنت ابو بکر کا یہہ واقعہ ہے ہو جسکا خطبہ خلیفہ دوم نے
کیا اوسکے انکار سے بے بے عایشہ مضطر ہوئین جناب امیر
علیہ السلام نے بوجوہات مصرحہ بالا حمایت عایشہ کے ہو اور
بعد رفع فتنہ و فساد اوس ام کلثوم کا عقد عون بن جعفر سے
اور بعد شہادت اونکے عہد عمر بن عبد اللہ بن جعفر سے ہوا ہو
کہ راویون نے باشتباہ و اشتراک اسمی جناب ام کلثوم کے
طرف منسوب کیا اور یہ نہ سمجھے کہ باوصف زوجیت عمر کے
[illegible]

بہائی زید کے انکو مسے کیا یہ زید بن عمر ایک خانہ جنگی مین کسیکی ہاتھ سے
زخمی ہوکر مری اور ماں اونکے ام کلثوم جو پہلے سے بیمار تہین اونہونے
بہی اوسی روز انتقال کیا دونون کا جنازہ ساتھ آیا جناب امام حسین ع اور
عبداللہ بن عمر نے نماز جنازہ پڑہ کر دفن کردیا مولوی حیدر علی نے بہی اسپر
دعواے تواتر کیا ہے اور اسکی بہی تخصیص کی کہ خاص عہد معاویہ مین یہ
امر واقع ہوا پس اب دیکہنا چاہیئے کہ ازروے واقعات تاریخی کہانتک
اسکی تصدیق ہوسکتی ہے کیونکہ اولا انکے یہان آپہین اختلاف ہے کہ ہوا
بہی ہوے یا نہ مگر ہم اوس سے بحث نہین کرتے پہلے زید سے بحث کرتے ہین
کہ اونکو شیخ عبدالحق وغیرہ زید اکبر کہتے ہین اور عبداللہ اور عبدالرحمن بن
عمر کے بعد ذکر اولاد عمر مین دیگر اولاد پر انکو مقدم کیا ہے شاہ صاحب کے کلام سے
بہی معلوم ہوتا کہ قبل انکے کوی دوسرا لڑکا عمر کا مسمے زید نہ تہا کیونکہ اپنے
بہای کا نام رکہا اگر کوی دوسرا زید عمر کا بیٹا ہوتا تو اسنام رکہنے کی ضرورت
کیا تہی اور چونکہ یہ عقد آخری وقت مین ہوا پس معلوم ہوا کہ یہی ایک زید
اونکا بیٹا تہا حالانکہ بتصریح صاحب کامل ودار قطنی بنقل شاہ عبدالحق
ثابت ہے کہ زید بن عمر ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ سابقہ سے
پیدا ہوا جو ایام جاہلیت سے عمر کی زوجہ تہی گو اسمین اختلاف ہے
[illegible] عبداللہ بن عمر [illegible] حقیقی زید [illegible] ام کلثوم مذکورہ سے تہا
[illegible]

اکبر فرضی سے تو وہ روایت غلط ہوتی ہے جسمین طلاق ام کلثوم خزاعیہ بعد
نزول آیہ لا تمسکوا درج ہے کیونکہ جب وہ زوجیت ہی مین نرہی تو زید اصغر
اوس سے پیدا کیونکر ہوا حالانکہ ولادت زید ام کلثوم خزاعیہ سے یقینی ہے
اور اگر یہ احتمال پیدا کرین کہ زید بن ام کلثوم خزاعیہ بڑا تھا اس زید فرضی سے
جسے بطن جناب ام کلثوم سے قرار دیتے ہین تو پھر یہ زید اکبر کیونکر ہو سکنگے
علاوہ برآن جب دو زید بن عمر ہوے دو ام کلثوم سے تو حالات انکے
بھی الگ الگ ہونے چاہیے کہ یہ زید اور ام کلثوم فلان وقت مرے
دوسرے زید و ام کلثوم کی یون وفات ہوی جیسا کہ کل ولادتے کہ
دختران خلیفہ دوم کا حال علحدہ علحدہ باجمال و تفصیل عقد وغیرہ مرقوم ہے
بخلاف ان دونون زید اور دونون ام کلثوم کے کہین بجز ایک واقعہ وفات
ایک زید اور ایک ام کلثوم کی دوسرے ام کلثوم و زید ان بیٹے کا کوئی
حال بالموصوف تفحص و تلاش تمین ملتا جس سے بہ بداہت عقل سلیم معلوم ہوا
کہ دراصل ایک ہی زید بن عمر تھا جو بطن ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ سابقہ
عمر سے پیدا ہوا نہ دوسرا تغیر اجان راویون نے بوجہ اشتراک نام
[illegible] کلثوم بلکہ تین ام کلثوم کے مختلف قصے انکو چھانٹنے [illegible]
[illegible] کیا وہان اصلی زید کی نسبت بھی ادھر ادھر کی لگا دی [illegible] ساتھ
[illegible] ام کلثوم کے حالات بھی [illegible] فرضی زید و ام کلثوم [illegible]
[illegible]

کیونکہ سنہ عقد جیسا کہ سابقاً مرقوم ہوا ۱۷ ہجری ہے درمیان سنہ اور سنہ
اور سن حضرت ام کلثوم کا وقت عقد چار یا پانچ برس بیان ہوتا ہے اور وفات
خلیفہ دوم سنہ ۲۳ ہجری ہے بس وشصت ۶۳ سالگی ہیں اگر سنہ ۱۷ میں چار پانچ سالہ تھیں
تو سنہ ۲۳ میں کہ سنہ وفات خلیفہ ہے دس برس کی ہونگی در دس برس کی لڑکی
کے لڑکا ہونا خالی از استبعاد نہین خصوصاً درصورتیکہ دو تین برس قبل
از وفات خلیفہ کے قوت باہ کو زوال کلی ہو گیا ہو چنانچہ عقد عاصم بن عمر
والی روایت سے ظاہر ہے کہ خلیفہ صاحب نے فرمایا ولو کان فی بحرکة الی النساء ازالۃ الخفا ص ۱۹۶ مقصد ۲
لم یسبقه احد الیها یعنے اپنی اولاد کو جمع کر کے کہا اگر تمہارے باپ مین
رہتی حرکت نسوانی باقی ہوتی تو اس بار مین کوئی اوسپر سبقت نہ لیجاتا
جس سے فقدان باہ اس زمانہ مین یقیناً ثابت ہوا چہ جائیکہ از روے
فطرت بھی یہ قوت کم تھی اور دوسری قوت کو غلبہ تھا چنانچہ اون روایات
سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے جنمین خلیفہ نے کہا ہم تصنع و تکلف عورتوں سے
تعلق کرتے ہین اور جسقدر عورتون سے خطبہ کرنا ہمپر گران ہوتا ہے دوسرا
کوئی امر نہین گران ہوتا بلکہ خود ان روایات موضوعہ عقد سے ظاہر ہے
کہ خلیفہ نے کہا کہ ہمکو اب باہ نہین ہے نسوان کی حاجت باقی نہین ہے
[illegible] پیری [illegible] شیخ المشائخ لڑکا ہونا [illegible]
[illegible]

چہ جاے تحمل حمل ورنہ سالگی پوری ہوتے ہی ۲۲ھ مین اب ایک سال کل خلیفہ کی حیات کا زمانہ باقی ہے اسمین دو ولادتین کیونکر ممکن ہے اور اگر ۱۷ھ مین عقد مانا جاے تو جو لڑکی وسوقت چارسالہ تہی ۲۳ھ مین کہ سن وفات ہے ہفت سالہ یا ہشت سالہ ہوگی اس سنکی لڑکی نہ بالغ ہو سکتی ہے نہ حاملہ ہوسکتی ہے یقینا محال ہے پس تولد زید اس ام کلثوم جسکو وقت عقد ۱۷ھ یا ۱۸ھ مین چارسالہ بیان کرتی ہین یقینا محال ہے چہ جائیکہ ایک اور لڑکی بعد اوسکے پیدا ہو چہ جائیکہ وہ زید اکبر ہوگا اصغر کا ہونا بہی محال ہے حالانکہ اصغر اولاد عمر نے اس زید کو کہتے ہین نہ رقیہ کو بلکہ زینب کو اصغر اولاد عمر بیان کرتے ہین جو بطن ام حکیم سے پیدا ہوے ہرکیف یقینا معلوم ہوا کہ زید مذکور اصلی زوجہ ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ سے تہا جسکو قصہ موضوع عقد کے ساتھ حضرت ام کلثوم علیہا السلام کیطرف منسوب کردیا دوسرے وفات زید و ام کلثوم مادر ش بوقت واحد عہد معاویہ مین اور بہی اسکی تائید ہوتی کہ یہ وہی اصلی ام کلثوم ہے جو ایام جاہلیت سے خلیفہ دوم کی زوجہ تہی جسکے بطن سے زید بن عمر متولد ہوے کیونکہ جناب ام کلثوم بنت جناب امیر ہ باتفاق روایات فریقین شریک معرکہ کربلا تہین چنانچہ مقتل ابو مخنف اور ... ابو اسحق اسفرائنی اور روضۃ الشہدا ... اور ...

... تمام ...

ام کلثوم اور کہا واے ہو تجھپر اے یزید الخ اور روضۃ الشہدا مین ہے یعنی
را چشم بر حسین افتاد فریاد برداشت که یا جداه وا محمداه پس روے به یزید کرد
که هیچ میدانی که چه میکنی زنان خود را در پس پرده نشانده و دختران محمد رسول الله صلعم
را در پیش چشم خلق داشته ندانم که در وقت باز خواست از عهدهٔ این عمل چگونه
برآیی یزید بر خود بلرزید و پرسید که این چه کسست گفتند که خواهر حسین ع است
دختر فاطمه ع ناگاه ام کلثوم برپاے خواست و گفت اجازت ده تا سر برادر
بردارم و دیدار بازپسین او ببینم و ستوری یافت در جست و سر حسین ع برگرفت
و لب خود بر لب او نهاده بیهوش شد پس سر برآورد و گفت اے یزید امید مدار
که درین دنیا راحت نه بینی چنانچه ما را در رنج افگندی یزید گفت این زن را
بالہام خواهر حسین ع هم ست گفت آرے این ام کلثوم ست گفت ای ام کلثوم
چون دیدی که خداے تعالی ظن شما را دروغ کرد و آنچه بر ما فکر کرده بودید
بر شما واقع شد ام کلثوم فرمود که خداے تعالی منافقان را دروغ گوے
خواند ان المنافقین لکاذبون الخ اور روضۃ الاحباب مین ہے
[illegible] شاہ عبدالعزیز صاحب تحریر فرماتے ہین ام کلثوم دختر [illegible]
امام حسین همراه پیش بردند زینب را که چشم بر حسین [illegible] الی ان قال ناگاه ام کلثوم
برپاے خاست گفت اجازت ده [illegible] یزید گفت این [illegible]
[illegible]

سختی داد بدشمنان و سختی داد حضرت ام کلثوم جواب داد الحمد للہ الذی اکرمنا بمحمد
وطہرنا تطہیرا شکر خدا را کہ گرامی کرد مارا بمحمد و پاک کرد مارا پاک کردنی باز ابن زیاد گفت
کیف رأیتم قدرۃ اللہ چگونہ دیدید قدرت خدا را ام کلثوم در جواب فرمودند
جمع اللہ بیننا و بینکم الخ بعد اسکے لکھتے ہین کوفیان حال خرابی دودمان نبوت ص ۹۱
دیدند و گریستند ام کلثوم گفت کہ اے مردم کوفہ حالا برائے چہ گریہ می کنید
بعد اسکے لکھتے ہین یزید جو آپے بجز سکوت ندیہ تو جہ بطرف زنان و بیتیان ص ۹۲
اہلبیت شدہ زینب و کلثوم و علی بن حسین را نزدیک تر طلبید چشم حضرت زینب
چون بر سر مبارک شاہ شہیدان افتاد گفت واجداہ وا محمداہ بعد از آن خطاب
بہ یزید کرد و گفت ہیچ نمیدانی کہ زنان خود را در سراپردہ عزت و حجاب نشاندی و
دختران رسول خدا را این بے پردگیہا بر شتران سوار کردی و در مجمع مردمان
پیش خود طلبیدی فردائے قیامت از عہدہ عمل خود چہ جواب خواہی داد و یزید پرسید
کہ این کدام زن ست گفتند زینب خواہر حسین ع و دختر فاطمہ زہرا ع پس از آن کلثوم
برخواست و بر سر حسین ع افتاد و لب و دندان خود را بر آن لب و دہان خندان مالید
بیہوش شد بر زمین غلطید چون بہوش آمد دعائے [illegible] حق [illegible] گفت
[illegible] و چنانکہ [illegible]
[illegible]

جسکا درجہ تواتر سے بھی بڑہا ہی کہ فریقین مین باتفاق یہ امر مسلم ہی اور چونکہ رشید التکلمین شبلی الرحمن خان ان
روایات شیعہ کو جو علامات جعل و وضع سے خالی ہو بالراس العین قبول فرماتی ہین تو اس باب خاص مین
روایات شیعہ بہی جو یقینًا علامات جعل و وضع سے مبرا ہین مقبول ہونگی بوجہ غایت اشتہار ہم نقل
نہین کرتے کہ ہر کہہ و مہ اس سے واقف ہی اور اخبار اور اقوال انحضرات کے
علیحدہ علیحدہ کتب سیر و تواریخ و لغت وغیرہ مین بہی قوم مین چنانچہ کتاب نہایہ ابن
اثیر مین ہے جو کتب مشتہرہ معتبرہ اہلسنت سے ہے بذیل لغت فرث فی حدیث
ام کلثوم بنت علی قالت لاہل الکوفۃ اتدرون ای کبد فریتم لرسول اللہ صلعم الفرث تفتت
بالغمر والاذی فیہ یعنے حضرت ام کلثوم نے اہل کوفہ سے فرمایا جانتے ہو کس جگر کو رسول خدا
کے غم و الم سے پارہ پارہ کیا پس جب باتفاق فریقین جناب ام کلثوم شریک
معرکہ کربلا ہوئین تو انکا انتقال تنہا خواہ ہمراہ ہے زید ایام خلافت معاویہ
مین یقینًا غلط ہوا اور اسیطرح وفات اونکی صغر سنی مین جیسا کہ نہایہ
السعادۃ مین ہے غلط ہوا الغرض تصحیح روایات متناقضہ و تطبیق وقایع متخالفہ
بنا بر داب محققین محدثین ضرور ہوا کہ قایل ہو ہم اشتباہ [illegible]
احادیث صحاح وغیرہ مین بھی بلیا دیر جمع و توفیق کیجاتی ہے پس معلوم
ہوا کہ ایک ہمنام کا واقعہ دوسرے ہمنام کیطرف منسوب کیا کیونکہ یان [illegible]
[illegible] ام کلثوم زوجہ سابقہ خلیفہ دوم [illegible]
[illegible] ماں بیٹی ساتھ مرے اور جناب ام کلثوم [illegible]
[illegible]

کا عقد کرنا حضرت ام کلثوم سے بعد محمد روایات اہلسنت مین بالاتفاق
مذکور ہے گو اسمین اختلاف ہے کہ وفات عبداللہ قبل ہے یا وفات
حضرت ام کلثوم مگر عقد عبداللہ بن جعفر مسلم ہے تو اب یہ بیان کہ بعد
معاویہ وفات کیا غلط ہوا کیونکہ باوجود موجودگی حضرت زینب عقد
عبداللہ محال ہے اور حیات جناب زینبؑ ام کلثوم تا معرکۂ کربلا
سنہ ۶۱ ہجری سے مسلم تو لابد وقوع عقد بعد وفات حضرت زینبؑ
ہوگا اس سے بھی بیان وفات بعد معاویہ مع زید غلط ہوا چنانچہ تائید
اس امر کی اس روایت اصابہ سے بھی ہوتی ہے **فتزوجها اخوه**
عبداللہ بن جعفر فماتت عنده یعنی عبداللہ بن جعفر نے حضرت ام کلثوم
سے عقد کیا اور اوس سیدہ نے اونہین کے یہان انتقال کیا کیونکہ
اس روایت مین کوئی ذکر زید وغیرہ کی وفات کا نہین ہے پس صورت
بعید وعوے غلط ہوا خصوصًا درصورتیکہ وفات عبداللہ مقدم ہو بر وفات
حضرت ام کلثوم پس اس صورت مین اور بھی یہ بیان کہ ماں بیٹے نے
ساتھ بعد معاویہ وفات کیا غلط ہوتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہؑ نے
سنہ بعد خلافت عبدالملک مین انتقال کیا پس اس صورت مین
تسلیم روایات سے کیسے مشتبہ روایات کا قابل ہونا ضروری ہوگا
[illegible]

بعد وفات حضرت زینب ممکن ہے اور تقدم وفات عبد اللہ یا حضرت
ام کلثوم بھی ممکن ہے جسکو ہم بعد اسکے لکھینگے **تنبیہ** واضح
رہے کہ ہر چند یہ ادلہ جو مذکور ہوے ابطال واقعہ کاذبہ کے لئے کافی اور
احتمال اشتباہ رواۃ اہلسنت کے لئے حجت شافی ہین کہ اگر مدۃ العمر دہلی سو کے
اپنی کرین تو ان دلایل کو اوٹھا نہین سکتے مگر چونکہ غرض راقم تحقیق اصل
واقعہ ہے نہ مجادلہ و مکابرہ با اہلسنت اسیوجہ سے بطور مصالحہ و مساہلہ
گفتگو کی اور قایل بہ اشتباہ رواۃ ہوئے جسکو ہزارون جگہ علمائے
اہلسنت اپنی روایات صحیحہ مین صرف کرتے ہین لہذا قراین اور دلایل و
اسباب اشتباہ پیش کئے اب اسکی حاجت نہ رہی کہ ہم اور دلیلین اسپر
قائم کرین مگر چونکہ تحقیق کے لئے ہر پہلو و جوانب پر غور کرنا لازم ہے
لہذا کچھہ معاضدات خارجیہ اور کچھہ مویدات داخلیہ اور ذکر کرتے ہین تاکہ
تحقیق کے لیئے کوئی حاجت منتظرہ باقی نہ رہے اور محققان و منصفان
[illegible]
اول قصہ مغیرہ بن شعبہ ہے جس سے کا یہ واقعہ نکاح خلط بیان
کیا جاتا ہے اور یہی مسئلا کا یہ واقعہ یہی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ صحابی سے [illegible]
[illegible] جماعت اور احباب خاص خلیفہ دوم [illegible]
[illegible]

کہ جسطرح سلامی سر سردانی مین جاتی ہے اوسطرح نہین دیکھا جس نے
خلاف حکم وراے جناب امیرؑ کیونکہ حضرت کو اسکے رجم کرنے پر ایسا
حتم تھا کہ ہمیشہ بعد اسکے فرماتے رہے اگر میرا دست رس ہوتا تو مغیرہ پر
حد جاری کرتا مغیرہ کو خلیفہ دوم نے حد زنا سے رہائی دی اور اصحاب
ثلثہ پر تہمت لگانے کی حد جاری ہوئی جب موسم حج مین خلیفہ دوم نے
ام جمیل مذکور کو دیکھا تو مغیرہ سے پوچھا اس عورت کو پہچانتا ہے مغیرہ نے
(بر بنیاد اوس عداوت کے جو جناب امیرؑ سے اوسکو مثل دیگر صحابہ حاصل
تھے و نیز اسوجہ سے کہ حضرت کو اسکے حد جاری ہونے پر اصرار تھا)
کہا ہان معاذ اللہ یہ ام کلثوم بنت علیؑ ہے عمر نے کہا تو ہنسی تجاہل
عارفانہ کرتا ہے مجھے ہرگز گمان نہین ہے کہ ابو بکرہ مولے رسول نے
تجھپر جھوٹی گواہی دی ہو اس حد نہ جاری کرنے پر مجھے واللہ ہر وقت
گمان ہوتا ہے کہ کہین آسمان سے مجھپر سنگ باران نہو انتہے تاریخ
طبری م اس روایت کے شرح پر ہرگز کوئی مسلمان قادر نہین کہ مغیرہ نے
کس بے ادبی کا کلمہ استعمال کیا اور خلیفہ نے تنبیہ و تادیب اوس ملعون
کی نہ کی سبحان اللہ [illegible] مقام [illegible]
[illegible]
[illegible]

الغرام محبت و ولاے صحابہ و خلیفہ دوم با جناب امیر و اہلبیت طاہرین
ظاہر ہوتا ہے اوسیطرح الغرام وقوع عقد مذکور بہی ظاہر ہوتا ہے
اور وضعیت روایات بہی ہویدا ہے کیونکہ پہلا جملہ صغرسنی تو اس تمثیل سے
بالبدیہہ باطل ہوا اسلئے کہ ممکن نہین کہ کوی احمق بہی ایسی تمثیل مہمل صریح
البطلان بیان کرے کہ تین چالیس برسکی عورت کو تین چار برسکے
لڑکی قرار دی خصوصاً مغیرہ ایسا عاقل جسکو اہلسنت نے عقلاے عرب سے
منتخب کیا ہے بہرکیف اسکے ساتہہ دوسرا جملہ یعنی وقوع عقد بہی باطل ہوا
کیونکہ اگر عقد ہوا ہوتا تو کیونکر ممکن تہا کہ مغیرہ ایسا کلمہ خلیفہ کے روبرو نکالتا
اور خلیفہ کو اپنی ناموس کا ننگ و عار بہی ہوتا جس سے بالیقین معلوم ہوا کہ
یہہ واقعہ عقد محض غلط اور سراسر تہمت اور افترا ہے پس تصحیح روایات کے لئے
اقرار باشتباہ رواۃ ضروری ہوا **دوسرے** (مسئلہ کفارۃ) ترجمہ
صواعق محرقہ مین ہے بدانکہ از احادیث سابقہ معلوم شد کہ آنچہ صاحب
تلخیص از اصحاب ما گفتہ کہ از خصایص پیغمبر ست کہ اولاد بنات آنحضرت
بآنحضرت منسوب اند [illegible] اولاد بنات دیگر [illegible]
منسوب نمیشوند در کفارت وغیر ذلک قول او موجہ است و معنی انتساب [illegible]
کہ از خصوصیات آنحضرت است آنست کہ میتوان گفت کہ آنحضرت پدر ایشانست
[illegible] ایشان پسر آنحضرت اند تا در کفارۃ معتبر باشد چنانچہ [illegible]
[illegible]

مسطور ہے انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ کفو ہاشمی کا مطلبی و ہاشمی
کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے اور نکاح میں لزوم کفائت خود خلیفہ دوم کا
بھی مذہب تھا ازالۃ الخفا میں ہی قال لامنعن فروج ذوات الاحساب من النساء صف ۱۱۰
الا من الا کفاء کہا عمر نے یعنی مانع ہوں گا کہ زنان صاحب حسب کا نکاح غیر کفو غیر
ہمسر سے ہو ایضاً خلیفہ صاحب نے غلام کے نکاح کرنے کو زن آزاد سے صف ۱۱۰ ازالۃ الخفا
بھی منع فرمایا ہے اور عربی عورتوں سے عجم مردوں کے نکاح کے
ممانعت کی پس با اینہمہ احادیث نبوی جنکا نتیجہ صاحب صواعق نے
یہ نکالا کہ زن شریفہ ہاشمیہ کفو مرد غیر شریف نیست و با این مذہب خلیفہ دوم
کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ دوم نے ایسا خطبہ کیا ہو اور بلا لحاظ کفوئیت جناب امیر
علیہ السلام پر ایسا جبر شدید کیا ہو کہ جناب ام کلثوم کا انسے عقد کر دیں اور جناب
امیر نے خلاف احکام رسول معاذ اللہ اس امر کو قبول کیا ہو اور خلیفہ دوم
کا کفو نہونا اس درجہ واضح ہے کہ خود انہیں روایات سے ظاہر ہے کہ جب
حضرت عقیل نے منع کیا اور غیظ و غضب ظاہر کیا تو جناب امیر نے فرمایا
کچھ [illegible] خلیفہ اس عقد سے کیا ہے [illegible]
[illegible] حضرت عقیل [illegible]
[illegible] خلیفہ اول [illegible]
[illegible]

[illegible] عن [illegible] فاستشار علی العباس [illegible] عقیل [illegible]

انسب خلیفہ دوم پر طاعن رہے خالد بن ولید خلیفہ کو ہمیشہ عیب بین

جانتے کہتے تھے مہاجر بن خالد ہمیشہ تشنیع کرتے تھے عمر و عاص با آنکہ بلند

نسبی جو کچھ انکے حق مین فرماتے تھے ظاہر یا ور ازالۃ الخفا مین موجود

خولہ بنت حکیم صحابیہ نے جسکا قول خدا نے بالاے سبع سموات سنا جو کہما

معلوم ہے کہ عمیر اتنی عمر ہوا عمر سے امیر المومنین اب خدا سے ڈر حضرت

عباس عم اشرف الناس نے جو ارشاد فرمایا اعضک اللہ بنظر املک کالی کرنا لکل

اس قابل نہین کہ بیان ہو خود خلیفہ دوم نے جو لااعلمی اپنی نسب سے ظاہر کی

ازالۃ الخفا مین مذکور ہے اور تفصیل اس پیچ پیچ شرافت نسبی کے تین پشت

تک روض الانف سہیلی و رتاریخ اور کتاب المعارف تاریخ ابن کثیر شامی اور

مثالب کلبی مین مسطور ہے جسکے نتایج بلکہ اون تصریحات صریحہ کو نہایت

ہی شرمناک اور عبرت افزا قصے ہین کسیطرح یہان نہین لکہ سکتے اور دیدہ

اصل کتاب پر محول ہین لیکن صاحبان عقل وادراک اسی سمجھ سکتے ہین

کہ جب ابوہریرہ نے یہ حدیث بیان کی کہ ولد الزنا شر الثلثۃ ہے

فرمائی وہ اسنے ولد الزنا بدتر ہے تو فوراً فرزند خلیفہ عبد اللہ بن عمر

اوس قول ابوہریرہ سے کہ حدیث رسول تھی تردید کی اور کہا ولد الزنا

خیر الثلثۃ ہے ولد الزنا تینون مین بہتر ہے کنز العمال ہشاید خلیفہ ثانی نے

نسبی ہی کے بدولت اون کی بدولت ابوہریرہ کو منع کیا کہ جناب رسالتمآب

کوڑے مارے کہ بیچارے کی پشت خون سے تر ہو گئی (ی)

مسلمانو کہان ہو کس خواب غفلت مین پڑے ہو ذرا چونکو برای خدا غور کرو کسی مذہب مین بھی ولد الزنا اچھا سمجھا گیا ہے جو اسلام مین کہ اشرف ادیان ہے اوسکی تعریف کیجاتی چہ جائیکہ وہ مقتدای دین خلیفۂ سید المرسلین یا قرار پاے پھر عبداللہ بن عمر تو ممکن ہے اوسوقت ابوہریرہ کی تعریض کا جواب دیا ہو اوب کیا ضرور ہے کہ اسپر ترقی کر کے یہ قاعدہ بنا لین کہ ولد الزنا انجب یعنی ولد زنا سب سے زیادہ نجیب ہے جیسا کہ محاضرات امام راغب اصفہانی مین ہے کہ کہا قدامہ نے اولاد زنا انجب ہے کیونکہ مرد جو زنا کرتا ہے تو برغبت تمام و نشاط کامل اس سے جو لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ کامل ہوتا ہے اور جو حلال سے پیدا ہوتا ہے ویسا نہیں ہوتا چونکہ مرد اپنی زوجہ حلال سے بتصنع و تکلف تعلق کرتا ہے لہذا لڑکا کامل نہین ہوتا علامہ قطب الدین شیرازی بھی اپنی نزہۃ القلوب مین اس افادہ پر فائدہ سے تازگی قلب و جگر حاصل کرتے ہین کما فصل فی استقصاء الافحام تو نجاست کہ چونکہ مولوی حیدر علی کو حضرت خلیفہ دوم سے تعلق خاص ہے لہذا شیعونکی ایسی روایتون پر جسمین مذمت ولد الزنا وارد ہے بہت کچھ اعتراض کیے بدلالت خود جسے [illegible] اور اپنی بہ نسبت انکار کی کیا کہ البتہ سکے بیان کوی روایت [illegible] نسبت [illegible] نہین ہے [illegible] کلام مین بعد نقل [illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۰۱ استقصاء الافحام جلد اول

صفحہ ۶۸۵ نهایت صفحہ ۸۵۳ استقصار الافحام مجلد اول

ہویدا می شود انتھے جواب سکا تو لتاب مستطاب استقصار الافحام مین قابل
ملاحظہ ہے کہ امام احمد بن حنبل ابن ابی شیبہ عبد بن حمید سفیان ثوری
عبد الرزاق ابو عیسی ترمذی نسائی ابو داؤد ابن ماجہ حاکم ابو حاتم دار قطنی
بیہقی ابو نعیم اصفہانی ابن فیل ابو العباس خرائطی ابن ابی حاتم ابو الشیخ ابو
سلیمان خطابی طبری طبرانی ابو العلی خطیب بغدادی ابن مردویہ ابن نجار طالقانی
رافعی منذری ثعلبی زمخشری ابن اثیر جزری ابو الحسن ابن اثیر جزری
ابن مندہ ابن السکن نجم الدین قمولی عبد العزیز وغیرہ وغیرہ جنکی تعداد
پچاس سے زیادہ ہے بالاتفاق احادیث کثیرہ مین جسکی تعداد
صدہا سے متجاوز ہے مذمت اولاد زنا اور اونکے جہنمی ہونے کے
ناقل ہین یہانتک کہ سات پشت تک بھی حکم اونپر جاری ہی بار نہیں ہو کو
حیدر علی کی ایسی روایات سے انکار کرے اور ان احادیث کی نقل کرنیوالے
معتقدین سے نکالتے اور اس کد و کاوش سے نفی مذمت اولاد زنا
[illegible] سے روز گار [illegible]
[illegible] انکی جو خرابیاں [illegible] محتاج تشریح نہین کہ کیون
ایسی کد [illegible] بہر کیف نا [illegible] کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ خلاف اپنے مذہب کے
[illegible] مین کفر کو ضروری [illegible]
[illegible]

ابوبکر ہے کہ روات نے بجہت شرکت نام وحسد تمام اسطرف منسوب کیا
متاخرین نے بتقلید متقدمین واضعین اونہین موضوعات کو مشتہر کیا
دیکھیے باتفاق تمامی مورخین ومحدثین اہلسنت جناب رسالت مآب نے
اپنی بیٹیان رقیہ وام کلثوم کو پسران ابولہب کافر سے جو بنی ہاشم مین تہا
بیاہا مگر حضرت نے شیخین سے کسیکو اس لائق نہ جانا کہ کوئی بیٹی اپنی اون سے
بیاہتے پس بجز عدم کفائت کون باعث تہا جناب سیدۃ النساء العالمین
صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہا کی بابین شیخین نے یکے بعد دیگرے خطبہ کیا مگر ہر دفعہ نا منظور ہوا
پس جب خاندان رسالت مین اسقدر پابندی کفائت اور
قرابت خاندانی کی گئی ہے کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا اگر علی
پیدا نہوتے تو فاطمہ کا کوئی کفو نہوتا جسمین بلا استثنا سب داخل ہین
اور ہمیشہ عملدرآمد بھی اسی پر رہا کہ اپنے ہی خاندان مین وصلت و پیوند
ہوا کیا اور خود خلیفہ کا بھی یہی مذہب تہا کہ نکاح مین کفو ضرور ہے چنانچہ
سابقا مذکور ہوا اور کنز العمال مین ہے ان عمر کان یشدد فی الاکفاء یعنے عمر
کو نہایت سختی تہی کفائت کے بارہ مین تو کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ اول اقدام
کرتے نعوذ باللہ جناب امیر کے خلاف مرضی [illegible]
یہ بات گوارا کرتے [illegible]
[illegible]

صریحی ہٹ دھرمی ہے کیونکہ بیہ امر صاف صاف اونہین روایات مین
مرقوم ہے کہ حضرت ام کلثوم کی نسبت فرزند جعفر سے مقرر تھی پھر کیون وہ
نسبت ترک کی گئی سوا اسکے ابتدا اسلام تو وہ تھا جسمین شیخین نے عیاذاً باللہ
جناب سیدہ کے بارہ مین استدعا کی درنا منظور ہوئی پس جب وہان جناب
رسالت مآب نے اس قابل نہ جانا تو اس صورت خاص مین کیونکر ممکن ہے
کہ جناب امیر منظور فرما دینگے سبحان اللہ جسکو ابو بکر و عثمان اپنا کفو
نجانین جناب امیر کا کیونکر کفو ہو سکتا ہے خصوصاً درصورتیکہ تمامی کنبہ و
قبیلہ از خورد تا بزرگ اس امر مین ناراضی ظاہر کرین اور خود دختر نیک اختر بھی ناخوشی
اپنی بیان کرے اوسپر بھی جبر شدید کیا جاوے لا واللہ لا یکون
علاوہ بجز احتمال اشتباہ رواۃ بوجہ اشتراک نام یا حرف کذا مین دوسرا
دوسرا احتمال ہو نہین سکتا تیسرے بیہ بھی ان سب روایات مین
بیان ہوا ہے کہ مقصود خلیفہ اس عقد سے محض اتصال با سبب و نسب
رسول اللہ نہ دیگر امور از قسم خانہ داری وغیرہ از الۃ الخفا...
فاروق بجوابش گفت کہ مقصود من خانہ داری نیست ولیکن از جناب
... شنیدہ ام ایضاً عمر گفت کہ بخدا خطبہ و نہ کردہ ام فقط
... خانہ داری ایضاً گفت خطبہ کرد عمر بسوے علی بن ابی طالب
حضرت عباس و عقیل مشورہ فرمود عقیل ...

واضح ہو کہ مولوی حیدر علی ... روایت مین ... سے تزویج اصل ... نہایت کیا دی کی ... ذوقا ... ان مین ... نضب ... تعیل ... الامر ... ان نعمت ...

مقصود او بالذات عمل نمودن سنت بر حدیث حضرت رسالت مآب صلعم کہ
ذریہ توکل سبب الخ **اقول** اولاً بہ بداہت عقل یہ بات اس روایت سے
ظاہر ہوتی ہے کہ خلیفہ دوم جناب امیر کے نزدیک بھی قابل اس عقد کے
نہ تھے کیونکہ اوس کلام سے جو حضرت نے عقیل سے کہا صاف ظاہر ہے
کہ لائق اس عقد کے نہین ہین صرف بغرض اتصال سبب ونسب یہ
عقد کیا جاتا ہے پس بھلا کوئی عاقل قبول کر سکتا ہے کہ دوسرے کی
شرافت حاصل ہونے کے واسطے اپنے پر ایسا ننگ وعار گوارا کرے گا
اور بالفرض اگر ایسا ہی تھا تو جناب رسالت مآب صلعم نے کیون نہ اپنی کسی
دختر نیک اختر کا اسنے عقد کیا حالانکہ ان لوگون نے استدعا بھی کی تھی
اور حضرت کی ضرورت اور محبت کو شیخین کے ساتھ بہ نسبت جناب امیر
علیہ السلام کے زیادہ مانتے ہین سبحان اللہ کفو کا خیال جنگ وجدال
تک مین ہو اور بیٹی بیاہنے مین نہو جناب امام حسین علیہ السلام الموت
اولی من رکوب العار مرنا بہتر ہے ننگ وعار قبول کرنے سے فرمائین اور
جناب امیر یہ ننگ گوارا کرین لا حول ولا قوة الا باللہ **ثانیاً** یہ ممانعت حضرت
عقیل خلاف [illegible] ہی کیونکر ہوگی جو حضرت نے فرمایا [illegible]
[illegible] جو اپنی نسبت [illegible] رسالت کو اس نسبت [illegible]
[illegible]

مانع رہے جیسا کہ انہین روایات سے ظاہر ہے بہرکیف کسی عاقل کو
دروغ اور موضوع ہونین اس حکایت کے کوئی شبہ نہین ہے
لیکن اب واقعات تاریخی سے غلطی اس روایت کی ثابت کرتا ہون
اما اولاً پس عدم صحت اسکی ایسے سے ظاہر ہے کہ پہلے خلیفہ دوم نے
ام کلثوم بنت ابو بکر سے عقد کرنا چاہا جب عمرو عاص نے حق تلفی
ابو بکر کا خیال دلا کر روکا تو یہ رائے دی کہ معاذ اللہ ام کلثوم بنت
علی سے خواستگاری کرو اور تعلق بسبب رسول کو ذریعہ فخر اپنا قرار دو
جس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ دعوے محض غلط ہی ہے ہواخواہان خلیفہ نے
دفع خرافت و دنائت نسب کے لیئے وقت وضع اس روایت کے
یہ سمجھا تھا کہ یہ فریب انکا بخوبی کارگر ہو اور جعل و افترا انکا بے کھٹکے چل جائے
وقدم ثانیاً اس قضیہ وضعیہ کے مابعد والی کارروائی سے بھی
ثابت ہوتا ہے کہ یہ بیان یعنے صرف بغرض اتصال با سبب رسول
عقد کرنا محض غلط ہے کیونکہ اگر واقعی مقصود خلیفہ اتصال ...
تھا نہ مطالب مقصود تھا عقد تو چاہیے تھا بعد اس عقد کے دوسرا عقد
نہ کرتے حالانکہ درصورتیکہ اوسوقت بالکل حاجت نساء اونکو باقی نہ
... عقد ... کر سے مطالب ...

غلطی بیان اصل نشاء عقد

کہ بعد اس عقد موضوع کے خلیفہ نے تین عورتون سے عقد کیا
بلکہ اوسی کتاب کامل مین ہے کہ آخر اولاد عمرؓ زینب سے ہے بطن فکیہہ
ص ۲۳ کامل جلد
سے پس اگر منشاء عقد صرف اتصال سبب رسول تھا تو بعد حصول
اوسکے دو تین عورتون سے کیونکر عقد کرتے حالانکہ مواہب لدنیہ
قسطلانی مین ہے کہ کہا شیخ ابو علی سنجی نے حرام ہے عقد کرنا دوسری سے بعد عقد بنت نبی صلعم کے
اور ذخایر العقبے مین ہے مسور بن مخرمہ سے کہ حسن بن حسنؑ نے مسور کی بیٹی سے عقد کرنے کا
قصد کیا اور پیغام دیا مسور نے بوقت شام ملاقات کے اور بعد حمد وثنای الٰہی کہا کہ کوئی نسب و سبب
دامادی تمہارے اہلبیت سے زیادہ محبوب نہین ہے مگر رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ پارہ جگر میری ہے
جس سے فاطمہ کو رنج پہونچتا ہے وہ مجھکو رنجیدہ کرتا ہے اور جو سبب
مسرت فاطمہ ہے میری مسرت کا باعث ہے اور یہہ کہ فرمایا حضرت نے
ہر نسب منقطع ہوگا بروز قیامت مگر میرا نسب و سبب بعد اسکے مسور نے
حسن بن حسن سے کہا کہ فرزند رسول کے بیٹی تمہاری زوجہ ہے اگر مین اپنے
بیٹی تمسے بیاہون تو اس سے ضرور اونکو رنج پہونچیگا پس حسن بن
حسنؑ نے اسکا عذر قبول کیا مصنف ذخایر العقبے کہتے ہین کہ یہ روایت
اسکی دلیل ہے کہ مردے سے بھی اون امرون کے رعایت کیجاے جن امرونکی
رعایت زندون سے کیجاتی ہے حالانکہ ذکر کیا ہے شیخ ابو علی سنجی نے
او حران نہی سے عقد کرنے کے بعد دوسرے سے عقد کرنا حرام ہے
تمام ہوا ترجمہ ذخایر العقبے اور معزز کاہ خود اہلسنت اسکی تصریح کرتے
[illegible]

موجب ایذاے سرور کائنات ہے اور ایذای حضرت حرام ہے جیسا
کہ سابقاً صحیح بخاری سے قصہ موضوعہ خطبہ جناب امیرؑ مین واسطے دختر
ابو جہل کے مذکور ہوا اور خود فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ہے
کہ کہا ابن تین نے کہ آنحضرتؐ نے جناب امیرؑ پر اسوجہ سے جمع دختر
نبی و دختر ابو جہل کو حرام کیا کہ یہ جمع موجب ایذاے آنحضرت ہے اور
ایذاے انحضرت حرام ہے بالاتفاق انتہے پس جب مطلق ایذاے
جناب سیدہؑ کے خیال سے تا حیات معصومہ جناب امیر پر دوسرا
عقد حرام ہوا تو اس عقد خلیفہ دوم سے بھی (جسکو بعد عقد حضرت ام کلثوم
علیہا السلام بیان کرتے ہین) ضرور جناب ام کلثوم کو ایذا ہوگی اور حضرت
کی ایذا ایذاے جناب سیدہؑ ہے اور ایذاے جناب سیدہ ایذاے
جناب رسول ہے جو حرام ہے ازینجاست کہ شیخ عبد الحق صاحب
تکمیل الایمان صہ۹ مین فرماتے ہین و بعضے دیگر گویند کہ قتل حضرت امام حسینؑ
علیہ السلام گناہ کبیرہ است چہ قتل نفس مومن با عصمت بناحق کبیرہ است و
لعنت مخصوص کافر است و اہل سنت شرعی کار با این تاویل قائل اند
احادیث نبوی کہ ناطق اند باآنکہ بغض و ایذا و اہانت فاطمہؑ و اولاد ؑ
موجب بغض و ایذا و اہانت رسول ست صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ہرگونہ
و آن سبب کفر و موجب لعن و خلود نار جہنم ست بلا شک و ریب آیۃ الذین
یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الآخرۃ و اعد لہم عذابا مہینا [illegible]
[illegible]

جناب سیدہ ورسول ہے تو ایذاے جناب ام کلثوم کیونکر نہ موجب
ایذاے جناب سیدہ ورسول خدا ہوگا پس بدون انکار از وقوع عقد
حضرت ام کلثوم اہلسنت کو کوئی چارہ نہ رہا **سبحان اللہ** ام کلثوم دختر
ابوبکر کے عقد کرنے سے تو باین خیال کہ شاید کوئی قصور اوس سے
سرزد ہو اور اوسکی تنبیہ کیجائے تو حق تلفی ابوبکر لازم آوے گی خلیفہ صاحب
باز آئین اور بضعہ رسول کے عقد کرنے مین باانیہمہ نصوص صریحہ واحکام
واضحہ وعدم کفاءت نہ حرمت کا خیال ہو نہ ایذاے رسول کا لحاظ خواہ
نخواہی عقد ہو جاوے اور جناب امیر بھی قبول فرمائین حاشا وکلا کوئی
عاقل منصف مزاج اسکو قبول نہین کرسکتا **جو تھے فضایل** خلیفہ
دوم مین بیان ہوا ہے کہ بعد حصول خلافت خلیفہ دوم نے اپنی زوجہ
جمیلہ کو جس سے نہایت محبت تھی طلاق دی باینخیال کہ شاید اوسکی سعی
اور سفارش سے تعمیل احکام وحدود دین کوتاہی ہو پس جب انکو اسقدر
عدالت کا لحاظ تھا تو کیونکر ممکن ہے کہ اس جبر شدید سے خلاف عدالت
ایسا عقد کرین علاوہ برآن اس عقد سے بھی تو اوسی تعطلی احکام کا
خوف پیدا ہونا چاہیے تھا بلکہ اوس سے زیادہ کیونکہ ایک تو خاندان
رسالت سے ہونا ہے احتمال سعی ورسفارش کے لیے کافی تھا
چہ جائیکہ عیاذاً باللہ زوجہ خلیفہ ہوں وہ بھی اس اصرار ومبالغہ سے جسکو
محبوبۂ دوم سمجھے کہ ایسی حالتین خواہی نخواہی سعی ہوا کرے
[illegible]

اول حالت نکاح سے ہے پس جاننا چاہیے کہ وقوع نکاح مذکور مین صرف
تین مختلف قول منقول ہین ایک یہہ کہ جناب امیر نے فرمایا کہ اگر تم صغریٰ [illegible]
تو یہہ تمہاری زوجہ ہے مولوی حیدر علی کے نزدیک یہی جملہ وقوع نکاح
کے لئے کافی ہے دوسرے یہہ کہ فروجہ یعنے نکاح کر دیا جس سے پہلی
صورت نکاح کی غلط ٹھہری کیونکہ جب نکاح ہو چکا تھا تو پھر نکاح کرنا کیسا
معہذا اسمین اختلاف ہے کہ پہلے عمر کے پاس بھیجا تب عقد ہوا یا پہلے
عقد ہوا تب عمر کے پاس بھیجا اور حسنین ؑ سے اجازت لینے کے بعد عقد ہوا یا حضرت عباس وعقیل
کے مشورہ کے بعد چنانچہ مقالہ ثانیہ مین یہ بحث آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ تیسرا قول یہ ہے کہ
حضرت عباس ؑ نے جناب امیر ؑ کو سمجھا بوجھا کر راضی کیا اور خود وکالۃً نکاح کر دیا یہہ
تینون قول باوصف اختلاف شدید ایسے ابہام اور اجمال سے بیان کیا ہے
کہ ہرگز اس امر عظیم الشان مین جسکا ابتدا سے قصد اس شد و مد سے بیان ہو
اصل امر جو نتیجہ شد و مد ہے کبھی یون بیان نہین ہو سکتا پس یہ بیان مجمل ومبہم
و مختلف باختلاف خود قرینہ قویہ ہے اختیار روایۃ کا اور کسی [illegible]
مطلب دیگر کا مذکور ہونا دلیل [illegible]
ظاہر ہے کہ یہہ معاملہ عقد طول کھینچا اور طرفین سے کد و کاوش کی نوبت بھی پہنچی ہو
با اینہمہ ان روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کے وقت بلکہ بعد
نکاح بھی طفلانہ کبار رہا ہو [illegible] لیکن اس سے ناواقف ہے کیونکہ جب
خلیفہ [illegible]
[illegible]

بیان کیا صحابہ نے اسپر اعتراض کیا کہ ایسی کم سن لڑکی سے عقد کرنیکا
کیا فائدہ لیکن اس سے بھی معلوم ہوا کہ عقد وغیرہ نہین ہوا ورنہ لاعلمی
اون مہاجرین اولین کی اور اعتراض بعد العقد خارج از عقل و قیاس ہے
چنانچہ خود مولوی حیدر علی دربارہ روانگی لشکر قتال مرتدین کے
منتہے الکلام ۹۳ مین فرماتے ہین مع اختفاء و استتار انقسم امور کہ در مجامع اصحاب
برہنہ اصاغر و اکابر جاری شود از محالات عادیہ ست چنانچہ گفتہ اند ع
نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا پس اگر یہ نکاح ہوا ہوتا تو ان
صحابہ پر کیونکر مخفی ہوتا جو خلیفہ سے پوچھ رہے ہین اور اعتراض کرتے ہین
جس سے صاف لاعلمی انکی ظاہر ہے از ینجاست کہ روایتین بھی باخود باہم
مختلف اور ایک دوسرے کے معارض ہین کیونکہ ایک روایت کا محصل
یہ ہے کہ عمر نے استدعا کی حضرت نے صغر سنی و تقرری نسبت کا عذر کیا
عمر نے اسپر الحاح اور اصرار کیا اوسوقت حضرت نے فرمایا ہمنے نکاح
کردیا پس وہ روایتین جنمین مشورہ لینا حضرت کا عباس اور عقیل سے اور
ناراضی عقیل پھر اوسکے بعد عقد کردینا اور بعد مشورہ حسنین ع و ناراضی امام حسین ع
عقد کردینا و بعد تکلم امام حسن و سکوت امام حسین ع بھیجنا حضرت کا عمر کے
پاس ور پیغام بھیجنا اور عمر کا گلے سے لگانا و اعلام حضار مجلس کہ وکالۃً
تزویج میکنم ایشان گفتند این صبیہ صغیرست چگونہ تزویج میکنی جیسا کہ
صواعق مین ہے بالکل اسکے معارض و مخالف ہین بعض [illegible]
[illegible] جانب عقد ہو جاتا [illegible]

قریب قریب محال علوی سے ہے حالانکہ عموما نکاح میں تاکید شدید
ہے کہ فرمایا حضرت نے اشتکارا کنید این عقد شرعی را کہ نکاح ست
دیگر دانید انرا در مسجد ہا و بزنید بر آن دفہا اور نیز فرمایا فرق کہ میان حلال و حرام است
آواز کردن و دف زدن ست و مراد با واز کردن تشہیر ست میان مردم
کما فی شرح المشکوۃ صفحہ ۶۴ اور خود خلیفہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ نکاح بلا اعلان
کیا جاوے اور اہل قریہ اور اہل شہر کا مجمع ہوتے تھے جن نکاح پر ایک مرد و ایک
عورت شاہد ہوں اوسکو باطل کر دیتے تھے کما فی ازالۃ الخفا صفحہ ۱۱ میں جب
عموم نکاح کی یہہ حالت ہو تو یہہ نکاح خاص جسمین ایسی کد و کاوش کی گئے
اور بدقت تمام معاذ اللہ یہہ منقبت عظمی خلیفہ کو حاصل ہوئی بدرجہ اولی
مستحق اعلان و اشتہار تھا کہ مجمع عام کیا جاوے اور حضار جلسہ کے سامنے
خطبہ ہوتا تعیین مہر ہوتا عقد واقع ہوتا دیکھیے جناب سیدہ ع سے عقد مین
نہ کوئی کد و کاوش ہوے نہ کوئی اصرار و انکار اوسپر بھی مہاجر و انصار جمع
کئے گئے جناب خدیجہ کے عقد مین بھی قریش کا مجمع کیا گیا اور خود آنحضرت
نے اسکا حکم قطعی دیا پس ایسی وصف اخیر مذکور بالا ان باتوں کا نہ ہونا
سمجھے خود دلیل قطعی عدم وقوع نکاح و اشتباہ رواۃ سے ہے کہ بوجہ اشتراک
نام مشتبہ ہوے اسیطرح ولیمہ وغیرہ کا مذکور نہونا کسیے روایت میں
منشا اشتباہ رواۃ سے ہے تیسری تاریخ روز مہینہ سال وقوع عقد
مذکور کا بھی کسی روایت میں مذکور نہیں ہے حالانکہ یہہ امر اون تاریخی
عظیم سے ہے کہ ممکن نہوا سکے تاریخ وغیرہ کو ضبط نکریں حالانکہ قاسم

بنت الولید سے جو خلیفہ نے عقد کیا او صلی تاریخ تک تحریر کرتے ہین

چوتھی ولادت زید کا بھی کوئی سن و ماہ و تاریخ وغیرہ کسی روایت سے ظاہر نہین ہوتا پس یہہ کل امور قرینہ قویہ ہین غلطی روایات و اشتباہ رواۃ کے کیونکہ اگر کچھ بھی اصلیت اس واقعہ کی ہوتی تو ضرور ناقلان اخبار و حاملان آثار ان امور کو نقل کرتے خصوصاً وہ لوگ جنہو نے ایسے امور جزئیہ کو نقل کئے جو کہین بیان بھی نہین ہوتے مثل اسکے کہ بوسہ لیا اور ساق کھولی بازو تھاما سینہ سے لگایا بلکہ وہ باتین نقل کین جو درون خانہ کے ہین جنکی اغیار کو اطلاع بھی نہین ہوتی مثل مشورہ حضرت عقیل و عباس و حسنین علیہم السلام اور غضبناکی حضرت عقیل اور جناب امیر کے پس ایسے امور کا نقل نہ کرنا جنکو اصل واقعہ سے تعلق خاص ہے اور صاحبان تحقیق کو اسکے تفتیش کی ضرورت ہے دلیل عدم وقوع ہے جیسا کہ واقعی بھی ہے کہ نہوئی کیونکہ عقد ہی نہوا فقط تو اصل اسقدر ہے کہ خواستگاری خلیفہ دوم اور انکار ام کلثوم بنت ابوبکر کو زوجیت [illegible] ام کلثوم کے ساتھہ ملا جلا کر درمیان قصہ سے حضرت ام کلثوم کیطرف منسوب کر دیا اور ان جملہ واقعات مختلفۃ الاشخاص کو [illegible] [illegible] کا قصہ قرار دیا خطبہ با مجمع اعیان و مہاجر و انصار جلسہ مشورہ [illegible] وغیرہ کہانے لگے کیونکہ یہ کل امور لوازم نکاح سے [illegible]

[illegible]

حافظہ نہین ہوتا نہ عقل ہوتی ہی اسوجہ سے انکی طبیعت سے کبھی نہ بن سکے ورنہ اونکو کوئی دقت نہ تھی اسیطرح ام کلثوم دختر ابوبکر کے عقد و وفات وغیرہ کا حال نہ معلوم ہوتا اور اسیطرح ام کلثوم بنت جرول اور انکی وجہ سابقہ عمر کے وفات وغیرہ کا مذکور نہونا اور زید بن عمر کے حالات کا پتہ نہ ملنا بجز اسکے کہ ایک زید بن عمر اور اوسکی مان ام کلثوم نے ... وفات سبب اشتباہ و ارتیاب ہے کہ رواۃ نے بوجہ اشتراک نام اشتباہ مین اگر ایک کا حال دوسریطرف منسوب کیا کہ تین شخصوں کی ہیولی صورت کو منتزع کر کے چوتھی صورت قایم کی خطبہ انکار اصرار اعتذار تقرر نسبت کو ام کلثوم بنت ابوبکر سے منتزع کیا اور وقوع عقد عمر و تولد زید و وفات بعد معاویہ کو ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ زوجہ سابقہ عمر سے منتزع کیا اور چالیس ہزار مہر ہونا یا اس ام کلثوم خزاعی سے لیا یا ام کلثوم اسلمیہ حدیبیہ سے چھینا ان سبھونکو ملا جلا کر علیا مکرمہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر زوجہ محمد بن جعفر کیطرف منسوب کیا جنہین نہ ام کلثوم بنت ابوبکر [illegible] جانتی نہ ام کلثوم بنت جرول خزاعی اور نہ زید رقیہ علی و وفات بعد معاویہ [illegible] بارہ برس کا ہونا ابتدائی قصہ مین اور شریک معرکہ کربلا ہونا آخر قصہ مین باتفاق فریقین ثابت ہے [illegible] ہوتی ہین کہ اسقدر قباحت و شناعت لازم اوی بلکہ لزوم محالات کا سامنا [illegible] علامہ [illegible] جنہون نے روایات کتب سابق یا دوسری [illegible]

[illegible]

توضیح اشتباہ روایات و کیفیت اختراع و اختلاط حالات

باطل کہین اور موضوعات ومفتریات وضاعین وکذابین سے قرار دین جیسا
کہ نفس الواقع تمام تر رواۃ وناقلین اس قصہ کے ان عیوب کے ساتھ
متصف ہین کما سیجئے انشاء اللہ مگر فقیر بنا بر مصالحہ ومسایلہ حسب حکم
مولوی حیدر علی اسی قایل بہ اشتباہ رواۃ ہے کہ بوجہ اشتراک نام ام
کلثوم کے درمیان چار شخصون کے درصورت عدم افتراق رواۃ مشتبہ
ہوئے فرق حق وباطل نہ کر سکے اتین شخصونکا مختلف قصہ جو تھے ہمنام
کیطرف منسوب کر دیا خواہ بالقصد یا لاعن قصد چنانچہ نظیر اسکی قصہ امام
اعظم کوفی ہے جسکو مولوی حیدر علی یون بیان کرتے ہین مغلطہ ثانیہ
انکہ ابو حنیفہ کنیت بسیارے از فقہا بودہ یکی از ایشان امام اعظم نعمان
بن ثابت ست بعضی از ینہا در حقیقت از فقہ بہرہ نداشتند وبجز رائے
وقیاس فتوے میدادند ومخالفت احادیث میکردند واین اخبار بسبب
شرکت نام وحسد حاسدان بنوع دیگر در قلوب خاص وعام جا میگرفت
تا آنکہ اکابر وابرار را تردد وانقباض عارض می شد وبروقت ملاقات
نزد اہل سکینت بین از حسارت خویش بعد انکشاف حقیقت حال عذر میکردند
[illegible] بپایہ تحقیق دربارہ ابو حنیفہ نرسیدند حقیقت کما ینبغی انکشاف نشد
[illegible] در اذہان آنہا غبار وکدورت باقی ماند کہ مدار فقہ ابو حنیفہ مذکور بر رائے
[illegible] نیست بر آیات قرآن مبین واحادیث خاتم المرسلین [illegible] نیست
[illegible]

صفحہ ۱۰ منتہی الکلام

ف اشتباہ نام ابو حنیفہ

اما آنچه گفتم کہ این کنیت براے بسیارے از فقہاست پس دلالت دارد
بر آن کتب فریقین در ہمین مقام فقط بر قول مجد الدین محمد بن یعقوب صاحب قاموس
اکتفا میکنم حیث قال ابو حنیفہ کنیۃ عشرین من الفقہاء اشہرہم امام
الفقہاء [illegible] سلسلے کلام [illegible] شتباہ و التباس [illegible] وجہ
شکیت [illegible] وقع [illegible] تو [illegible] چاہیئے [illegible] قسم کا اشتباہ و
التباس [illegible] [illegible] اشتباہ بیان کیا
[illegible] قرائن [illegible] شرکت
[illegible] قیاس [illegible] جسکے استف[illegible]
دلائل و اسباب و قرائن و شواہد اشتباہ [illegible] حاسد و معاند اہلبیت
طاہرین در ذریات خیر المرسلین زیادہ تھی یا جناب ابو حنیفہ جنکو خلفاے
بنی عباس نے منتخب کرکے امام اعظم بنایا اور قاضی اہلسنت کا امام اور سوا
انکے کوئی نہ تھا سنتے کہ انکے خوف سے بتین برس تک امام مالک
[illegible] [illegible]
کہ رفع اشتباہ ہوجائے بخلاف بیان کے کیونکہ فرق [illegible]
رجال دنیا فارق ہے ظاہر ہے اور وہان [illegible]
[illegible] بیان کے کیونکہ [illegible]
[illegible]

باقی رہے مخالفین پس وہ اوقت ہمہ وقت اس قصہ کے وضع و افترا جعل
و تہمت ہی مین مشغول تھے کہ جسطرح اہلبیت کو قتل و غارت کرکے اپنے
خلفا کی سلطنت کو مستحکم کی ویسیطرح اونکی توہین و تحقیر کرکے اپنے خلفا کے
عزت و شرافت ثابت کرین پھر اونکو رفع اشتباہ سے کیا واسطہ تھے کہ
محبین اہلبیت سے اسکی چہیڑ چہاڑ بھی زیادہ نہ کی کہ پردہ دری ان واضعین کے
ہو تی زینجا ست کہ جسقدر امتداد ایام آئمہ معصومین علیہم السلام کو ہوتا گیا
اسمین شور و غل بڑہتا گیا تا اینکہ اس زمانہ مین خاص بھی مسئلہ مدار
حقیت مذہب اہلسنت کے نزدیک قرار پایا پس جسنے تحقیق کیا اوسکو
اصلیت معلوم ہوے اور جن لوگون نے اسکی تحقیق نہ کی اور درپے
تفحص نہوے بر بنیاد اشتباہ باطل و تشدد خلیفہ دوم تسلیم کر لیا یہ حالتین
تو زمانہ سابق کے تھین وا سے بر حال متاخرین اہلسنت کہ طوق تقلید
از [illegible] ساختند ہرگز تحقیق حال نپرداختند بلکہ دام تزویر
و پردہ تلبیس بر سر انداختند افسوس صد افسوس کہ ابو حنیفہ کو
جو نہ خلیفہ تھے نہ خلیفہ زادہ نہ صحابی تھے نہ صحابی زادہ نہ رسول نہ رسول زادہ
[illegible] کسطرح سے [illegible]
[illegible] بنا جیسا کہ [illegible]
[illegible] صاحب نے [illegible]
[illegible]

اس امر غلط کی تحقیق کرتے تفحص فرماتے اپنی رواۃ کے اغلاط و اشتباہ
کو ظاہر کرتے اے کاش عقل ہی سے کام لیا ہوتا جسکو پروردگار
عالم نے تمیز حق و باطل کے لیئے عطا فرمایا ہے پھر دیکھتے کہ یہہ امور ممتنع
جو ابھی مذکور ہوے کیونکر ممکن ہو سکتے ہین اگر یہ نہین ہو سکتا تھا سکوت
ہی فرماتے من سکت سلم چہ جائیکہ خود ادنہین روایات کاذبہ کو ترویج
امر باطل کے لیئے شایع کرین اور ایک جزئی فضیلت خلیفہ دوم کے لئے جسکا اثبات
بھی محال در بشرط ثبوت غیر نافع ادسین لیئے اقرارات بیش فرمائین کہ بعوض نفع
نقصان کلی و خسران دنیوی و اخروی حاصل ہو طرہ اسپر یہہ ہے کہ
برعکس امر واقعی کے کتمان امر حق کے لیے ایک نت نئی اولٹی تاویل
کی جو ضحکہ صبیان و لعبہ مجانین ہے کیونکہ مولوی صاحب کو جب ادعاے
باطل وفات حضرت ام کلثوم ہوہین بعہد معاویہ شرکت کربلا کا جو اتفاقی
فریقین ہے خیال گذرا جس سے بطلان اس دعوے کا لازم آتا ہے
تو یون ارشاد فرمایا پس شریک بودن ام کلثوم با دیگر اہلبیت در واقعہ صـ ۹۴۷ ازالۃ الغین
کربلا چنانچہ از روایت مجلسی و سید ابن طاؤس در کتاب ملہوف فہمیدہ
آن معلوم میشود و بروایت مسلم گجکار کہ بذکر آن مجتہدین و متکلمین ترمیم قصہ
مقتولات می پردازند اصلے ندا شتہ باشد و نسبت مرثیہ با ام حسین علیہ
[illegible] ام کلثوم [illegible] سید ابن طاؤس شہرت [illegible] بجناب حضرت
[illegible]

آئمہ دین ومحدثین ومورخین کے اقوال کو ملاحظہ فرماتے جنکی بدولت کاخ صداقت آنحضرات کی قایم ہے کہ وہ حضرات بھی مثل شیعہ شرکت حضرت ام کلثوم کو معرکہ کربلا مین مع مرثیہ وغیرہ روایت کرتے ہین اور مسلم کچکا رصدق بیانے سے اپنی صداقت ثابت کرتے ہین حتے کہ خود متکلمین انکے جنکا کام صرف انکار امور واقعیہ اور تکذیب روایات صحیحہ و اضلال عوام الناس و جہلہ مثل شاہ سلامت اللہ صاحب معرکہ آرا کی کہ وہ بھی ناقل ہین کما مر پس وہ اتہام تو غلط ہوا باقی رہا اشتباہ حضرت زینب کا ام کلثوم کے ساتہ پس کسیطرح ممکن نہین عقلا وعادۃ محال ہے کیونکہ ایکی جن اسلاف نے قطع محبت ومودت کے لئے تلوار چلائی طفل صغیر برنا وپیر کو از قسم رجال تہ تیغ بیدریغ کیا کہ بجز امام زین العابدین از قسم رجال وجناب امام محمد باقر از قسم اطفال کوئی نہ بچا اون اشقیاے امت نے از قسم نسوان تمامی سرادق عصمت وطہارت کو شہر بشہر دربدر پھرایا اور دربار کوفہ وشام مین ہر ہر معظمہ کو نام بنام بتایا اور شتران بے کجاوہ وعماری پر بے مقنعہ وچادر اون صاحبان تطہیر کے تشہیر کی کہ ہر شخص نے جنکی تعداد لاکھون سے زیادہ متجاوز ہے بچشم خود ان معظمات کو بہ سر برہنہ وکشادہ مو مشاہدہ کیا اور ہر سر مخدومہ کا واقعہ اور انکے کلمات وکلمات کو الگ الگ بیان کیا جیسا کہ اقوال ملا حسین کاشفی اور

[illegible] شاہ سلامت اللہ [illegible] حضرت [illegible]

کیونکر ہوسکتا ہے بخلاف اون مواقع کے جنمین ہمنے اشتباہ و منشاء اشتباہ
دلایل و اسباب وغیرہ بیان کئے کہ در صورت عدم افترائے رواۃ کے وہان
اشتباہ یقینی ہے علاوہ برآن کہ اگر بفرض محال مثل شریک باری یہ اشتباہ
مان بھی لیا جائے تو بدقت تمام فقط اسکا ثبوت ہوگا کہ وہ حضرت زینب
نہین لیکن وفات حضرت ام کلثوم بعہد معاویہ کیونکر ثابت ہوگی کیونکہ
روایت عقد عبد اللہ جو اتفاقی اہلسنت ہے مانع قوی موجود ہے اور
اور دیگر فسادات ولزوم محالات ومخالفت واقعات کا دفعیہ کیونکر ہوگا
مثل نعوذیت صغر سنی واستحالہ عقد با عون بن جعفر عبد اللہ بن جعفر کے
جنھین ہم سابقًا لکھ چکے ہین جنکو انعدام وقوع نکاح لازم ہے اصل
منشا ان موضوعات کا ہے بہرکیف اس قول سے بھی مولوی صاحب کے
ہمکو اجازت ملی کہ اشتباہ رواۃ کے قایل ہون اور چونکہ شرکت حضرت
ام کلثوم معرکہ کربلا مین باتفاق فریقین مسلم ہے حتے کہ غالبًا اس امر
برابر دوسرا کوئی امر متواتر ہو تو حکم مولوی صاحب باشتباہ فریقین کی نسبت
ہوگا تو اب دیکھنا چاہیے کہ عقل ونقل سے کونسا اشتباہ محال ہو
ہوسکتا ہے نہ یہ کہ یونہین بلا سبب محض ہٹ دھرمی سے اشتباہ کے
قایل ہون جو نہ عقلًا درست ہوسکے نہ نقلًا جیسا کہ [illegible]
کی حالت سے جناب [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible]
[illegible]

مثال کے نہین سمجھتے خصوصًا جب وہ واقعہ یا مسئلہ خلاف ہو اون
واقعات و مسایل کے جنپر پورا اعتقاد بیٹھ گیا ہو اور لغو باتون سے
ذریعہ سے اوسکا ایسا یقین ہو گیا ہو کہ کسیطرح اوسکے خلاف کو نہ مانا
کرے نہ قبول کرے لہذا پیش کرنا نظایر کا ضروری ہوا اور چونکہ یہ مسئلہ صرف
امر عقلی ہی نہین ہے جسپر فقط عقلی استدلال کافی ہو بلکہ ایک تاریخی واقعہ
ہے کہ مشہور واقعہ کو غلط ٹھہرا کر اصلی واقعہ کا اثبات کیا جاتا ہے اور
تعلق اوسکا اوس مظلومہ سے ہے جسکے خاندان سے ایک دنیا کی
دنیا منحرف ہے اور عالم کا عالم دشمن جان و آبرو ہے کہ کسیطرح تحقیقات
واقعی کو قبول نہین کرتے ورنہ استبعادات عقلی ہی کافی ہوتی جیسا کہ
عباسہ خواہر ہارون رشید کی بیلہ داری مذکور ہوئی لہذا اور بھی نظایر کا
دینا ضروری ہوا پہلی نظیر قول مولوی حیدر علی ہے دربارہ ابو حنیفہ
کے جو ابھی مذکور ہوا دوسری نظیر ہو خاص اسی ام کلثوم کے نام سے
متعلق ہے یعنی کہ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ علامہ ابن حجر عسقلانی ہے
کہ ام کلثوم بنت ابو بکر صدیق تیمیہ تابعیہ ہے کہ بعد مرنے اپنے باپ
ابو بکر کے پیدا ہوے اور یہ قصہ اوسکا موطا وغیرہ مین صحیح ہے جو تک
بعض روایتین بلا سند دیگر ہے خود جناب رسالتمآب سے نقل کین
ہوتے سے ابن سکن و دیگر محدثین نے اونکو صحابہ مین ذکر کیا [illegible]
[illegible]

صفحہ ۳۲۳ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ

بنت عباس بن عبد المطلب کو علامہ مذکور لکھتے ہین کہ ابن اثیر نے لکھا ہے
کہ انسے جناب امام حسن ع نے عقد کیا بعد اونکے ابو موسے سے عقد کیا
بعد ازان عمران بن طلحہ سے عقد ہوا اوسکی مفارقت کے بعد پھر ابو موسے
کے مکان مین آئین وہین وفات کیا اور ظاہر کوفہ مین دفن ہوئین علامہ ابن
حجر لکھتے ہین کہ یہہ قصہ ام کلثوم بنت فضل بن عباس کا ہے نہ ام کلثوم
بنت عباس کا جس سے معلوم ہوا کہ اس علامہ ابن اثیر کو اشتباہ ہوا کہ ام کلثوم
بنت فضل بن عباس کا حال ام کلثوم بنت عباس کیطرف منسوب کر دیا
پس جناب ام کلثوم بنت جناب امیر ع کے بارہ مین اونکے اشتباہ ہونے کیونکر
تعجب ہو سکتا ہے تیسری نظیر جو نہایت درجہ اس واقعہ کے مماثل ہے
یہہ ہے کہ علامہ ابن قیم زاد المعاد فی ہدی[۱] خیر العباد مین مسند امام احمد بن حنبل
سے اور ابن اثیر جزری اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ مین عمر
ابی سلمہ سے ناقل ہین کہ جب حضرت ام سلمہ عدہ وفات سے اپنے
شوہر ابی سلمہ کے فارغ ہوئین تو جناب رسالتماب نے اپنے عقد کا او نہین پیغام
بہیجا حضرت ام سلمہ نے بعد رفع عذرات قبول کیا فقالت لابنها عمر [illegible]
رسول اللہ فزوجہ یعنے حضرت ام سلمہ نے اپنے بیٹے عمر سے کہا کہ اوٹھو اور
نکاح رسول اللہ کے ساتھ کر دو پس اونہون نے نکاح [illegible]
حالانکہ [illegible] تھی جسکو لوگ بیان کرتے ہین نا قلان اخبار نے [illegible] بہ [illegible]
[illegible] واقعات کی [illegible] سے [illegible] اسکو [illegible]
[illegible]

۱؎ کما نقل عنہ فی استقصاء الافحام جلد اول صہ ۵۲۱

کہ اس روایت مین خدشہ ہے کیونکہ یہہ عمر فرزند حضرت ام سلمہ وقت وفات
رسول نو برس کے تھے اور عقد حضرت ام سلمہ سنہ ۴ھ مین ہوا تو اوسوقت عمر ابن
ام سلمہ تین برس کی ہونگی اور ایسا شخص اس قابل نہین ہے کہ وکالت نکاح
کر سکے جب یہہ اعتراض امام احمد بن حنبل پر پیش کیا گیا تو اونہون نے کہا کون
کہتا ہے کہ عمر بن ابی سلمہ اوسوقت کمسن تھی ابن جوزی نے کہا کہ شاید
امام احمد بن حنبل کو عمر بن ابی سلمہ کے سن کی اوسوقت خبر نہ تھی حالانکہ
یہ سن عمر بن ابی سلمہ کا بہت سی مورخین نے لکھا ہے انتہے اس سے
غلطی اس روایت کی تاریخی واقعات سے اور اشتباہ اونکا بخوبی معلوم ہوا
ہتے کہ امام احمد بن حنبل سا امام تبحر اپنی روایت غلط پر ایسا ثابت قدم
رہا کہ اصل کمسنی عمر بن ابی سلمہ کا انکار کر دیا جو باتفاق مورخین ثابت ہے
آخر ان اغلاط اور مخالفت واقعات کے دفعیہ کے لیئے علماے اہلسنت
کو قایل ہوتا پڑا کہ بوجہ اشتراک اسمی راوی مشتبہ ہوا چنانچہ وہی ابن القیم
بعد ان مراحل کے فرماتے ہین کہ حقیقت یہہ ہے جو بعض علما نے کہا
کہ اصل وکیل نکاح از طرف ام سلمہ عمر بن الخطاب تھے جنہون نے ام سلمہ سے
[illegible] بعد قرابت ملتی ہے چونکہ نام عمر بن الخطاب [illegible]
[illegible] راویون کو اشتباہ ہوا اور وکالت نکاح کو طرف عمر بن ام سلمہ کے
[illegible] اوسوقت نہایت [illegible] قابلیت وکالت [illegible]
[illegible]

وہم ہوا کہ اونہوں نے یہہ روایت کیا کہ رسول نے فرمایا اے لڑکے اوٹھ اپنی
مان کا نکاح کردے انتہی محصلا جس سے صاف معلوم ہوا کہ چونکہ
واقعات تاریخی کی مخالفت لازم آتی ہے اور خلاف قیاس بہی ہے
کہ سہ سالہ لڑکا وکالت نکاح کرے (حالانکہ الفاظ روایت کے صاف صاف
اسی پر دال ہین کہ اونہین عمر بن ام سلمہ نے وکالت نکاح کی کیونکہ
روایت مین ہے فقالت لابنہا عمر ام سلمہ نے اپنے بیٹے عمر سے نکاح
کرنیکو کہا اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ رسول نے فرمایا ای لڑکے
اوٹھ اپنی مان کا نکاح کردے جس سے بجز عمر بن ام سلمہ کے دوسرا عمر
ہرگز نہین سمجہا جاسکتا با ایں ہمہ اشتباہ رواۃ کے قایل ہوے اور صرف
اشتراک نام عمر بن خطاب و عمر بن ام سلمہ کو اس اشتباہ کی دلیل قرار دیا
پس جاے غور ہے کہ جب صرف اسی بنیاد پر کہ سہ سالہ لڑکا کیونکر وکالت
کرسکتا ہے اشتباہ رواۃ کے قایل ہوے حالانکہ سیکڑون نظایر ایسے
افعال کے اطفال خردسال سے خود اہلسنت کے یہان موجود ہین با
ایں ہمہ غلطی ٹھہرائی گئی وہ بھی خاص مسند امام احمد مین جسکو رفع اختلاف
کے لیئے امام کہتے ہین تو اس مسئلہ عقد حضرت ام کلثوم مین کیون
ایسے اشتباہ رواۃ کے بوجہ اشتراک اسمی قایل نہین ہوتے جسمین کئی طرح
مخالفت واقعات تاریخی بھی ہے اور محال بھی لازم آتے ہین مثلاً ایسے
کہ جو لڑکی سن تمیز بہی نہ رکہتی ہو [illegible]
[illegible] اتفاق [illegible]

اشتباہ نام

ومشاہدین وقت نکاح چار یا پانچ برس کی تھی او سکے آدہی سال ہم بستری
کیونکر ممکن ہوگی اور جو لڑکی سنہ یا سنہ مین چار یا پانچ برس کی ہو قبل از
سنہ ۲۳ اوس سے دو لڑکے غیر توام کیونکر پیدا ہو سکتے ہین اور جو شخص
عہد خلیفہ دوم مین شہید ہو چکا تھا وہ کیونکر بعد خلیفہ دوم زندہ ہوا اور پھر اوسکا
نکاح ہوا اور جسنے عہد معاویہ مین وفات کی اور جناب امام حسین ع نے نماز جنازہ
پڑہی وہ اسکے مدت بعد شریک معرکہ کربلا کیونکر ہوئین کہ مصائب کربلا و کوفہ
و شام جہیل کر مدینہ منورہ واپس آئین اور مثل اسکے کہ اونکا نکاح چار مین
حضرت عبد اللہ بن جعفر شوہر زینب سے ہوا حالانکہ حضرت زینب اوسوقت
موجود تھین کہ اس صورت مین ارتکاب حرام یعنی جمع بین الاختین لازم
آتا ہے وغیر ذلک جو اصل کتاب مین بشرح و بسط تمام مذکور ہے اور
سابقاً مرقوم ہوا پس ایسی صورت مین اشتباہ رواۃ کے بوجہ اشتراک نام
کیونکر قایل ہونگے محققین اخبار و ناقدین آثار سے امید واثق یقین کامل
ہے کہ معروضہ فقیر کو جو سابقاً مقدمہ مین مذکور ہوا خیال کر کے بلا تعصب
و حمیت صرف ان واقعات پر غور کر کے ان اغلاط و تحریفات کا دفیعہ
کرینگے جو تھے نظیر صحیح بخاری مین ہے انس بن مالک سے کہ ہم شراب
پلا رہے تھے ابو عبیدہ جراح اور ابو طلحہ انصاری و ابی بن کعب کو کسی
[illegible] نے آکر خبر دی کہ شراب حرام ہو گئی ابو طلحہ نے کہا شراب گرا دو
[illegible] فتح الباری شرح صحیح بخاری مین [illegible]

فلان فلان درج ہے پھر بعد چند روایات کے کہتے ہین کہ انس کی
روایت سے معلوم ہوا کہ شراب پینے والے اوس جلسہ مین گیارہ آدمی تھے
کہ سات آدمیونکا نام معلوم ہوا اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین روایت
کی ہے کہ ابوبکر و عمر بھی اوس جلسہ مین تھے مگر یہہ روایت باوصف
صحت و پاکیزگی سند نہایت بری معلوم ہوتی ہے مجھے گمان ہوتا ہے
کہ غلط ہوا اور یہہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ اوس روز ابوبکر و عمر ملاقات
ابو طلحہ کو گئے ہون لیکن شراب نہ پی ہو بعد اوسکے روایت بزار سے
معلوم ہوا کہ انس نے کہا کہ ہم شراب پلاتے تھے ایک جماعت کو
جنمین ابوبکر بھی تھے ابن حجر کہتے ہین کہ یہہ ابوبکر مشہور بہ ابن اشعوب
ہے روایت مین ابوبکر کے نام ہونے سے لوگون نے یہہ سمجھا کہ وہ ابوبکر
صدیق تھے حالانکہ ایسا نہین ہے وہ دوسرا شخص ہے مگر ذکر عمر ابوبکر
کے ساتھ اسکا قرینہ ہے کہ راوی کی غلطی نہین ہے اور وہ ابوبکر صدیق ہی تھے
انتہے محصلاً و ملخصاً چونکہ مقصود راقم بیان مطاعن صحابہ نہین انتہا
شراب خواری خلیفہ اول جسپر بنصوص روایات ابن مردویہ و بزار و
واقرار ابن حجر عسقلانی موجود ہے نہ اعلام می نوشتی خلیفہ دوم جو باتفاق
ابن حجر و اظہار ابن الخطیب صاحب مستطرف و علامہ زمخشری صاحب
ربیع الابرار ثابت ہے تھے کہ انکا الملہ الخفا میں ہے کہ آنحضرت
شراب پیتے تھے بلکہ مقصود بیان [illegible]
ابن عباس سے یہان ثابت ہوا کیونکہ [illegible] عرف اہل

غرض ہے کہ برات حضرت شیخ عتیق عیب شراب خواری بہی ثابت ہو
باوصف وجود قراین متعددہ جنکا خود اقرار کیا بلکہ باوصفیکہ بالاتفاق
چالیس برس تک اس سے اکبر کبایر یعنی شرک و بت پرستی مین مبتلا تہے
اور کوئی اونکی عصمت کا بہی قایل نہین اور سند روایت مین کوئی جائے
گفتگو نہین باانہمہ بلاوجہ و بلا سبب فقط بہوا خواہی خلیفہ اول ایسی تاویل
و تحریف کے قایل ہوے کہ راوی بوجہ اشتراک نام مشتبہ ہوا دوسرے
ابوبکر کا حال ابوبکر صدیق کیطرف منسوب کر دیا پس ان روایات عقد مین
اگر ذرا بہی خیال خدا و رسول ہوگا اور ذرہ برابر بہی محبت اہلبیت طاہرین
ہوگی بلکہ اگر کچہہ بہی عقل و نقل سے کام لیا جاویگا تو ضرور اشتباہ روات
کے بوجہ اشتراک نام قایل ہوینگے جسکے خلاف مین بیشمار بیشمار فسادات
و لزوم محالات در پیش ہین خصوصًا درصورتیکہ برعکس اس روایت
صحیح بخاری کی جسکی صحت پر اجماع اہلسنت ہی روایات عقد موضوع
اور غلط ہون اور تمامتر راوی اسکے وضاع و دجال و کذاب مفتری ہون
جیسا کہ مابعد مذکور ہوگا انشاءاللہ **نظیر پنجم** شیخ عبدالحق جنکو محقق
دہلوی کہتے ہین اپنے اسماء الرجال مشکوۃ مین بذیل ذکر ابو لاد خلیفہ
دوم فرماتے ہین کہ انکے تین بیٹے تہے جنکا نام عبدالرحمن تہا عبدالرحمن اکبر
[illegible] اوسط عبدالرحمن اصغر [illegible]
[illegible]

[illegible]

صـ ٦ دہتی قلمی

اور تمیز نہین کر سکتے بلکہ با وصفیکہ دار قطنی سے ناقل ہین کہ عبد الرحمن
اوسط ہی ابو شحمہ تھا معذالک تیقن نہین ہوتا لطیفے بر آن مزید یہ ہے
کہ مثل عدم تعیین شخص کے اصل قصہ بھی مختلف ہوگیا چنانچہ شاہ ولی اللہ
صاحب یہان تین روایت نقل کرتے ہین اول یہ کہ حبش عورت کے ساتھ ابو شحمہ نے بحالت نشہ
زنا کیا اور اوس سے لڑکا جنا یا وہ عورت بخدمت خلیفہ مین لڑکا لائی اور فریادی ہوئے خلیفہ نے ابو شحمہ
کو پکڑوایا اور اقلیح سے حد جاری کرائی ادہر حد تمام ہوئی ورادہر ابو شحمہ
دوسری یہ کہ ابو شحمہ نے خود بلا کسی نالش و فریاد کی اقرار کیا کہ ہمنے
زنا کیا حد لگاؤ خلیفہ نے چار مرتبہ اقرار لیکر حد جاری کرنا چاہا اوسپر
ابو شحمہ نے کہا عجب تعریض لطیف جگر سوز ہے کہ جسنے زمانہ جاہلیت
یا اسلام مین ایسی حرکت کی ہو وہ مجاز نہین ہے کہ ہمپر حد لگائے
پس جناب امیر ۱۲ اوسکے بیٹے امام حسن سے فرمایا داہنا ہاتھ لو اور امام حسین
علیہ السلام سے فرمایا دست چپ تھام لو بعد از ان حضرت نے سولہ
کوڑے مارے تھے کہ ابو شحمہ کو غش آگیا گر پڑا حضرت نے حد موقوف
کی اور فرمایا (سبحان اللہ) جا خدا سے کہدینا مجھپر اوسنے حد جاری کی
جسکے ذمے تیری کوئی حد نہین ہے تب عمر کو جوش آیا اور اوس
مردہ صفت سے تعریض کا بدلہ لینے چلے لکڑی ہوئی اور سو بوسے
سو کوڑے مارے کہ وہ مرگیا تیسرے یہ کہ عمرو عاص جس زمانہ مین
حاکم مصر تھا عبد الرحمن بن عمر (ابو شحمہ) اور ابو سروعہ نے آکر کہا
ہمنے گناہ کیا شراب پی عمرو عاص نے ...

صفحہ ۱۵۰ ازالۃ الخفا

فائدہ از علی

اگر حد نہ جاری کروگے تو اپنے باپ عمر کو خبر کرینگے تب عمرو عاص نے
حد لگائی اسکے بعد خلیفہ دوم کا خط عتاب آمیز آیا اور عبدالرحمن کو طلب کیا
بعد حاضری چاہا کہ حد لگائیں عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ حد تو اسپر
جاری ہو چکی مگر عمر نے نہ مانا اور دوبارہ حد لگا کر قید کیا شاہ ولی اللہ
فرماتے ہین کہ ابو عمر نے استیعاب مین کہا عبدالرحمن اوسط بھی ابو شحمہ ہے
جسپر عمرو عاص نے مصر مین حد جاری کی بعد ازان عمر نے بلوا بھیجا اور دوبارہ
بطور ادب والد حد جاری کی کہ بیمار ہو کر مر گیا مگر اہل عراق کا قول ہے
کہ عمر کے کوڑے مارنے مین وہ مر گیا اور یہہ قول غلط ہے کہا زبیر نے
کہ عمر نے حد شراب جاری کی اس سے بیمار ہوا اور مر گیا انتہے اصل
قصہ سے ہمکو غرض نہین ہے کیونکہ سیکڑون مثالین اسکی حکام جور مین
موجود ہین کہ بغرض اپنے ناموری و اشتہار عدالت و بے لوثی کے
ایسے امور ناجایز کے مرتکب ہوتے ہین جیسے کہ حکام انگریز سے
ہندو مذہب کی ہزارون نظیرین روزمرہ دیکھی جاتی ہین لیکن یہ امر تعجب
خیز ثابت ہوا کہ بوجہ اشتراک نام رواۃ کو اشتباہ ہوا اور تعیین ابو شحمہ
[illegible] کی نہوئی کہ تین عبدالرحمن مین یہ شخص کون تھا یہانتک کہ
اصل قصہ بھی ایسا مختلف اور مشتبہ ہوا کہ ایک کو دوسرے سے
[illegible] نہین حالانکہ جامع خلیفہ دوم کے فرزند ارجمند کا واقعہ ہے جس سے
[illegible] جس کی فضیلت و عدالت ثابت کیجاتی ہے
[illegible]

علیہا السلام کے بارے مین بھی ایسے ہی اشتباہ رواۃ کو کیون نہین مانتے کہ
بوجہ اشتراک نام واحد چار شخصون مین رواۃ کو اشتباہ ہوا اور تین شخصون کے
مختلف حالات کو جو تھے ہمنام کیطرف منسوب کیا حالانکہ بغرض اعلاے
مناقب خلیفہ دوم و توہین اہلبیت طاہرین یہان انکو ضرورت وضع و افترا
بھی درپیش ہی چھٹی نظیر جسمین خود مولوی حیدر علی سا عالم متبحر مبتلا ہوا ہی کہ آپنے
رسالہ واہیہ حاطمہ مین فضل بن روزبہان مصنف ابطال الباطل کو روزبہان
بقلی مصنف عرائس تصوف کردیا ہے حالانکہ روزبہان بقلی صوفی صاحب عرائس بہت متقدم ہی فضل بن
روزبہان پر اشتراک لفظ روزبہان نے ایک جگہ صرف روزبہان ہے
دوسری جگہ فضل بن روزبہان انکو اشتباہ مین ڈالا پس جہان اس سے
زاید اشتراک نام ہو اور اسباب اشتباہ بھی موجود ہون اگر رواۃ مشتبہ
ہو جائین جنکی جہالت کا بھی اقرار ہے تو کیونکر تعجب ہوتا ہے جیسا کہ ناقلین
قصہ موضوع مین مشاہد ہے ساتوین نظیر اشتباہ بلا اشتراک
نام و بلا سبب کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین بذیل قصہ افک مرقوم ہے
کہ جب سعد بن عبادہ نے منافقین کی حمایت کی تو سعد بن معاذ نے
انکا جواب دیا اور سخت نزاع واقع ہوئی امام نووی اسکی شرح مین فرماتے ہین
کہ کہا قاضی عیاض نے یہان سخت اشکال ہے جسکو آجتک کسی نے
نہین لکھا کیونکہ سعد بن معاذ و مدتہا قبل اس واقعہ کے شہید ہو چکے تھے
پس [illegible] اشتباہ رواۃ ہوا [illegible] بلا اشتراک
[illegible]

مین جو موجب حصول الیقین ہے یہہ تاویل کیجاتی ہے اور اشتباہ و وہم
رواۃ کا قایل ہونا پڑتا ہے تو جہان اسقدر مخالفت واقعات وارد ہو محالا
کا سامنا ہوا اور اسباب اشتباہ اور قراین و شواہد بھی اوسکے موجود ہون
کیون نہ اشتباہ رواۃ کا اقرار کرینگے خصوصا درصورتیکہ اصل روایات ہی
موضوع و مکذوب ہون اور رواۃ اوسکے دجال و وضاع ہون اٰٹھوین نظیر
اسی قصہ افک مین سے ہے صحیح بخاری مین کہ حدیث کیا مسروق نے ام رومان
قصہ وفات ام رومان و اعتراض علما
مادر عایشہ سے الخ اسپر حافظ ابو علی سعید خطیب بغدادی ابن عبد البر مکی
قاضی عیاض ابراہیم بن یوسف ابو القاسم سہیلی ابو الفتح اندلسی علامہ مزی
علامہ ذہبی ابو سعید صلاح الدین وغیرہ وغیرہ جو اکابر محدثین و اعاظم محدثین
اہلسنت سے ہین بالاتفاق معترض ہین کہ ام رومان تو بعہد آنحضرت سنہ
ہجری مین مری کہ خود حضرت اوسکے قبر مین اوترے اور دعا فرمائی اور کہا
جسکو حور العین کی صورت دیکھنا منظور ہو وہ ام رومان کو دیکھے پس ام
رومان سے اور مسروق سے ملاقات کیونکر ممکن ہے کیونکہ ام رومان
سنہ مین مرے اور مسروق خلافت ابو بکر یا عمر مین آیا ایسی روایت کی
کیونکر ممکن ہے ... سکی تاویل یہہ نکالی کہ ناوی نے غلط [illegible]
[illegible] مجہول کہا ہو جسکے معنی یہہ ہوے کہ ام رومان سے کسی نے سوال کیا [illegible]
[illegible] حالت کہ ... معنی یہہ ہوے کہ ... خود پوچھا ... غلط ہے
[illegible]

غلط کیا جس سے وہ سارے فضائل موضوعہ بھی ہوا ہو گئے چنانچہ
تفصیل اسکی عقبات الانوار مین مذکور ہے پس جب مقدرا عاظم علما کے (عبقات الانوار جلد اول ص ۲۰۶ لدھیانہ)
نزدیک اشتباہ رواۃ کا ہونا خود صحیح بخاری کی روایت مین ممکن ہو توان
روایات عقد مین اشتباہ رواۃ پر کیونکر تعجب ہوسکتا ہے **نوین نظیر**
صحیح بخاری مین مسروق سے روایت ہو کہ کہا ابن مسعود نے کہ جب قریش نے (ص ۱۳۹ باب اذا استشفع المشرکون بالمسلمین عند القحط مع الجواب الاستسقا)
اسلام قبول کرنے مین دیری کی تو جناب رسالت مآب نے اونپر بد دعا کی
جسکے بدولت وہ سب قحط شدید مین مبتلا ہوے بہت سے لوگ ہلاک ہوے
ہڈیان مردار کھانے کی نوبت آئی تب ابوسفیان حضرت کے پاس آیا اور
کہا اے محمد تم حکم کرتے ہو کہ ہم لوگ صلہ رحم کرین حالانکہ تمہاری قوم
ہلاک ہوی خدا سے دعا کرو پس حضرت صلعم نے آیہ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان
مبین کی تلاوت کی بعد ازان پھر اونہون نے کفر کیطرف رجوع کیا اسکے طرف
اشارہ ہے قول الٰہی مین یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ کہ مراد اوس سے روز بدر ہے
اور اسباط نے منصور سے اس روایت پر یہ زیادہ کیا کہ حضرت صلعم نے دعا کی
تو بارش ہوی سات روز تک پانی برستا رہا جب لوگون نے کثرت بارش
کی شکایت کی تو حضرت نے فرمایا اللھم حوالینا ولا علینا تب ابر دور ہو گیا
و نفع ہوا اور اطراف کے لوگ سیراب ہوے تمام ہوی روایت صحیح بخاری کی
علامہ محمود بن احمد حنفی عمدۃ القارئین بشرح اسکے فرماتے ہین لوگون نے
[illegible] اسباط کی روایت پر اعتراض کیا ہے کہا داودی نے قصہ مضر
قصہ قریش مین داخل کر دیا گیا [illegible] عبد الملک [illegible] قی [illegible] و ہم [illegible]

(عمدۃ القاری [illegible])

کیونکہ سند عبداللہ بن مسعود مین اور قول انس بن مالک مین (یعنے بارش نیچے والا مضمون) ترکیب کردیا ایک کی سند کو دوسرے کی متن روایت سے ملادیا و میاطی نے کہا کہ پہلی روایت عبداللہ بن مسعود سے ہے جو واقعہ مکہ ہے اوسمین یہ قصہ دوسری روایت کا نہین سے ہے تعجب ہے بخاری سے کہ اس روایت مختلط کو نقل کیا حالانکہ بہت سی روایتین اسکے مخالف ہین بعض نے تائید بخاری مین کہا ممکن ہے دو مرتبہ یہہ قصہ واقع ہُوا ہو مگر یہ احتمال محض لغو ہے کہا کرمانی نے اگر تو کہے کہ قصہ قریش مع التماس ابوسفیان مکہ مین ہوا تھا نہ مدینہ مین تو ہم کہینگے کہ اصل قصہ مکہ کا ہے اور جسکو اسباط نے ملا دیا وہ مدینہ کا قصہ ہے (تمام ہوا کلام عینی) پس جب خود صحیح بخاری مین ایسا اختلاط ہُوا کہ مکہ کا قصہ مدینہ کے قصہ مین ملا کر راویون نے معجون مرکب بنایا جسکی بدولت بخاری کی تصحیح ہُوئی تو ان روایات عقد مین اگرچہ صحیحین مین ہے نہ صحاح ستہ مین کسی کتاب ملتزم الصحۃ مین نہ کوئی روایت ہمی صحیح ہو ایسا اختلاط اور امتزاج ہُوا کہ تین ام کلثوم کے مختلف حالات کو بوجہ اشتراک نام جو تھی ہمنام کیطرف منسوب کیا تو کیونکر تعجب ہو سکتا ہے بہر کیف اگر چہ ایسے اشتباہ روایات اہلسنت مین بہت سے مقام پر ہین چنانچہ کتاب مستطاب استقصار الافحام و طعنات الانوار ترجمہ اثنا عشریہ مین مفصلاً موجود

[illegible] بیان نہین لکھ سکتے لیکن بطور نمونہ ... خطا کی نظیر بتا دو [illegible]

[illegible]

چھٹا یہہ کہ ابن حزم نے گمان کیا کہ حضرت نے قبل تشریف لیجانے کے فرمایا کہ
رمضان کا عمرہ برابر حج کے ہے حالانکہ یہہ صریح غلطی ہے کیونکہ حضرت نے
بعد معاودت از حجۃ الوداع یہہ فرمایا نہ قبل دوسرے یہہ کہ بیان کرتے ہین
حضرت پنجشنبہ ۲۴ ذیقعدہ کو روانہ ہوئے حالانکہ تشریف لیجانا حضرت کا
بیچ تیئوین روز شنبہ کو ہے تیسرے یہہ کہ طبری نے بعض کا قول ذکر کیا
کہ حضرت بروز جمعہ بعد نماز روانہ ہوئے حالانکہ محض غلط ہے کیونکہ روانگی
حضرت کے روز شنبہ ہے چنانچہ طبری اور واقدی کا بھی یہی قول ہے
مگر سیر بھی واقدی نے تین خطا کی ایک یہہ کہ کہا حضرت نے ذی الحلیفہ
مین نماز دو رکعت پڑہے دوسرے یہہ کہ کہا حضرت نے اوسی روز بعد نماز ظہر
احرام باندہا حالانکہ غلط ہے کیونکہ حضرت شب کو ذی الحلیفہ مین مقیم رہے
دوسرے روز احرام باندہا تیسرے یہہ کہا کہ وقفہ روز شنبہ کو ہوا حالانکہ
غلط ہے چوتھے یہہ کہ قاضی عیاض نے کہا کہ حضرت نے وہین قبل غسل
خوشبو لگائی اور وقت غسل دہو ڈالے حالانکہ محض وہم ہے پانچوین
ابو حزم نے کہا کہ احرام قبل ظہر باندہا حالانکہ غلط ہے کسی حدیث مین
منقول نہین ہے چہٹین ابو حزم نے کہا ہدے حضرت کے ساتھہ اندر تطوع
لیجانا استحباب تھی یہہ بہی غلط ہے ساتوین یہہ کہ بعض نے کہا کہ حضرت نے
وقت احرام تعیین نسک نہین کیا حالانکہ غلط ہے اوسیطرح جنہون نے کہا کہ عمرہ مفردہ
سے کیے تعیین کے مع تمتع جیسا کہ قاضی ابو یعلی و صاحب مغنی وغیرہ کا قول ہے
بہستیری غلطی کی اور جنہون نے کہا کہ عمرہ مفرد کی تعیین کی کہ حضرت اوس سے فارغ ہو کر

۹
مقام احرام
... [illegible]

عمرہ نہ کیا اوسنے بہی وہم کیا اور جسنے کہا کہ تعیین عمرہ مفردہ کے کی تھی اور
اوسپر حج کو داخل کیا اوسنے بہی وہم کیا اور جسنے کہا کہ حج مفرد کے تعین سے
اوسپر عمرہ کو داخل کیا بعد حج اوسنے بہی وہم کیا آٹھوین یہ کہ طبری نے کہا
اثناے راہ مین حجۃ الوداع کے ابوقتادہ نے جو محرم نہ تہا حمار وحشی کا
شکار کیا اور حضرت نے کہایا حالانکہ یہہ قصہ عمرہ حدیبیہ کا ہی نہ حجۃ الوداع کا
نوین طبری نے بعض سے نقل کیا ہے کہ حضرت مکہ مین سہ شنبہ کو داخل
ہوے حالانکہ یہہ غلط ہے داخلہ حضرت کا یکشنبہ چہارم ذی الحجہ کو ہے دسوین
قاضی وغیرہ کا قول ہے کہ حضرت بعد طواف وسعی محل ہوے حالانکہ غلط ہے
گیارہوین بعض نے گمان کیا کہ حضرت وقت طواف رکن یمانی کا بوسہ لیتے تھے
حالانکہ غلط ہے کیونکہ حضرت نے تقبیل حجر اسود فرمائی تھے بارہوین قول
ابن حزم ہے کہ حضرت نے وقت سعی تین شوط مین رمل کیا اور چار شوط مین مشی کے
حالانکہ غلط ہے اور دعوے اتفاق اسپر غلط تر تیرہوین وہم کیا جسنے کہا کہ
طواف درمیان صفا و مروہ کے چودہ شوط اور ذہاب و سعی ایک مرتبہ تہا
چودہوین جسنے گمان کیا کہ حضرت نے یوم نحر قبل از وقت نماز صبح رمی کی اوسنے
بہی غلطی کی پندرہوین جو قائل ہوا کہ حضرت نے ظہر و عصر [illegible] مغرب
عشا اوس شب کو [illegible] اوسنے بہی غلطی کی اور
[illegible] اقامت [illegible] غلطی [illegible]

اقامت فرمائی سولھوین وہم کیا اوسنے جو قائل ہوا کہ حضرت نے
بروز عرفہ دو خطبہ پڑہے اور درمیان مین بیٹھ گئے اور موذن نے اذان کہی
بعد اذان دوسرا خطبہ شروع کیا اوسکے بعد اقامت صلاۃ ہوئی کہ کسی
حدیث مین یہ مضمون نہین بلکہ جابر والی حدیث مین تصریح ہے کہ بعد کمال
خطبہ بلال نے اذان و اقامت کہی پس حضرت نے نماز ظہر پڑہی بعد خطبہ
کے سترہوین ابو ثور نے کہا کہ جب حضرت منبر پر تشریف لیگئے موذن نے
اذان کہی بعد فراغ اذان حضرت نے کہڑے ہو کر خطبہ پڑہا حالانکہ یہ
قول وہم ظاہر ہے کیونکہ اذان بعد خطبہ ہے اور جس نے یہ روایت کی
کہ ام سلمہ لیلۃ النحر کو آئین اور حضرت نے حکم دیا کہ بوقت نماز صبح مکہ مین آئین
اوسنے بہی خطا کی اٹھارہوین جسنے گمان کیا کہ حضرت نے بروز نحر طواف
زیارت کو رات ہونے تک موخر فرمایا اوسنے بہی خطا کی انیسوین وہ جسنے
خطا کی جو قائل ہوا کہ حضرت نے دو مرتبہ کوچ کیا ایک دن کو دوسرے شب کو
بیسوین اوسنے بہی وہم کیا جس نے یہ بیان کیا کہ بروز نحر طواف قدوم کیا بعد اوسکے
زیارت کا طواف کیا اور اوسنے بہی وہم کیا جسنے گمان کیا کہ حضرت نے سعی
فرمائی طواف کے ساتھ اکیسوین جو قائل ہوا کہ حضرت نے بروز نحر مکہ مین نماز ظہر
پڑہی اوسنے بہی وہم کیا اور جسنے گمان کیا کہ حضرت نے وادی محسر مین جلدی
نہ کی اوسنے بہی وہم کیا بائیسوین طاوس وغیرہ کو وہم ہوا کہ قائل ہوئے
حضرت ہر شب کو منی سے خانہ کعبہ مین تشریف لاتے تہے تئیسوین اوسنے
بہی وہم کیا جو قائل ہوا کہ حضرت نے دو مرتبہ وداع فرمایا اور جسنے گمان کیا کہ حضرت نے

مکہ کو خروج و دخول مین بطور دائرہ قرار دیا اوسنے بھی وہم کیا اور جسنے یہ
گمان کیا کہ حضرت نے محصب سے طرف مقام عقبہ کے انتقال کیا اوسنے بھی وہم کیا
پس یہ کل اوہام ہین جسپر ہمنے اجمالاً و تفصیلاً تنبیہ کی (تمام ہوا خلاصہ کلام ابن القیم
زاد المعاد مین) پس جب صرف واقعہ حجۃ الوداع مین ان علماء اہلسنت کو سقدر
اوہام لاحق ہوے جسکی تعداد قریب پالیس کے ہی تو واسطے برد دیگر وقایع
کیونکر جو انکے اصول دین مین داخل ہی ہمیشہ عمل کی ضرورت دامی ہے روز مرہ
حج کرتے ہین اور حضرت کا یہ آخری حج تھا اسی عرض سے کہ تعلیم احکام
حج ہو جاے حتے کہ آیۃ اکملت لکم دینکم اسی حج مین بقول خلیفہ دوم
نازل ہوے بلکہ امارت حج بقول شاہ ولی اللہ لوازم خلافت خاصہ سے ہے
جس سے عیاذاً باللہ جناب امیر محروم رہے ہو اسکے کوئی ضرورت
وضع و افتراے رواۃ بھی نہین پائی جاتی باینہمہ جب اکابر علماے اہلسنت
کو ایسے اوہام و اغلاط پیش آئے تو اس مسئلہ مقدمین انکے اوہام اور
اغلاط اور اختباط پر کیونکر تعجب ہو سکتا ہے جو نہ داخل اصول دین ہے
نہ ضرورت عمل صرف علم ہی علم ہے کہ بفرض وقوع حسب مزعوم اہلسنت
خیال بہت سے فضائل خلیفہ دوم ہیں انکے بیان کئین سنئے یہ بھی ایک ہے
اور جنہ ان ضرورت تحقیقات بھی نہین ہے بلکہ ضرورت وضع و افترا و جعل و
[illegible] ہے پس ایسی حالت مین خود موضوع ہونا ان روایات
[illegible] ہے اور [illegible] کی [illegible]

ج میں مذکور ہونے پس ان اوہام پر تعجب ہوتا اور ان اغلاط پر اسناد و صدقنا کہنا اسر حیرت خیز ہے گیارہویں نظیر ابوالفضل محمد بن احمد بن عبد اللہ بن عبد المجید بن اسماعیل معروف بحاکم شہید متوفی ۳۳۴ھ کتاب کافی میں شمس الائمہ ابوبکر محمد بن احمد بن ابی سہیل سرخسی متوفی ۴۸۳ھ کتاب مبسوط میں فخر الدین حسن بن منصور اوزجندی فرغانی معروف بہ قاضی خان متوفی ۵۹۲ھ اپنے فتاوے میں کہ مشہور بہ فتاوی قاضی خان ہے برہان الدین علی بن ابوبکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ کتاب ہدایہ میں ظہیر الدین ابوبکر محمد بن احمد قاضی محتسب بخاری متوفی ۶۱۹ھ اپنے فتاوے کہ مشہور بہ فتاوی ظہیریہ ہے فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی زیلعی متوفی ۷۴۳ھ تبیان الحقایق شرح کنز الدقایق میں اکمل الدین محمد بن محمود بابرتی الحنفی متوفی ۷۸۶ھ عنایہ شرح ہدایہ میں ابوبکر بن علی معروف بحدادی عبادی متوفی سنہ صدو ... سراج وہاج شرح مختصر قدوری میں بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ رمز الحقایق شرح کنز الدقایق میں عالم بن علاء الحنفی فتاوے تاتارخانیہ میں وجیہ الدین ... عبد ... الزنجانی ... شرح مشارق الانوار ... الیاس شرح وقایہ میں ... ابوالمکارم شرح وقایہ میں یوسف اعور رسالہ رد مذہب شیعہ میں محاشی ... خزانۃ الروایات میں اور علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد ... اور دیگر علمائے اہلسنت نے اپنی تحقیقات و فتاوی پر دین و ایمان اہلسنت کا مدار ہے کیا سامی گرامی ... تحفہ ... جلد اول و رشید ... ... مع ... عبارات ... کر رہے اور ... اصل کتاب ... عبارات ...

حدیقہ ... جلد اول از صفحہ ... تا صفحہ ... جلد دوم ... تا صفحہ ...

لکھی ہے اون سبھون کا بالاتفاق بیان ہے کہ امام مالک کے نزدیک
متعہ جائز ہے جیسے کہ شمس الائمہ سرخسی وغیرہ نے دلائل جواز متعہ بھی امام
مالک سے نقل کئے کہ کن دلیلون سے وہ جائز بتاتے ہین جب اقوال
ان علماء فحول کے اہلسنت کے سامنے پیش کئے گئے تو اون سبکا جواب
یہی دیا چنانچہ قول فاضل رشید ہی از صاحب ہدایہ در نقل مذہب مالک خطا واقع
شدہ وبعض علما را کہ صاحب رسالہ نامبردہ در مولفات خود تبعیت صاحب ہدایہ
نمودہ اند نیس ہر گاہ اس مسئلہ مین کہ قدیم الایام سے اسکے حلت وحرمت مین
درمیان شیعہ وسنی گفتگو چلی آتی ہے اور امام اعظم خلیفہ دوم پردار دکیا ہے
جیساکہ ناظرین کتب کلامیہ پر مخفی نہین ہے بقول فاضل رشید صاحب ہدایہ نے
ایسی غلطی صریح کی کہ اوس متعہ کے جواز وحلال ہونے کے نزد امام مالک
قائل ہوے جسکو کس مشقت سے خلیفہ دوم نے حرام کیا تھا اور بقول فاضل مذکور
دیگر علما نے بھی غلطے فاحش مین صاحب ہدایہ کی متابعت کی اور انکے
مذہب کے نقل کرتے چلے گئے جسمین نہ کوئی وجہ اس خطا کی معلوم ہوتی ہے
نہ کوئی سبب اشتباہ بلکہ طرہ اسپر یہ ہے کہ برخلاف حکم حضرت عمر جو جناب امیر
اور عبداللہ بن عباس اور عمران بن حصین [illegible]
وغیرہ قائل بجواز متعہ تھے جس سے معلوم ہوا کہ [illegible] رسالت مآب کے
[illegible]

بلکہ امام فخرالدین رازی نے جو دربارہ جواز متعہ عمران بن حصین صحابے
سے نقل کیا اوسکے بارے مین رشادت پناہ فرماتے ہین کہ امام رازی سے
خطا ہوئی اور اس عار کے دفعیہ کے لئے علمائے کرام کے تخطیہ باخود ہا کو
نقل کرتے ہین حالانکہ علامہ نیشاپوری ورامام ثعلبی وغیرہ بھی اوس روایت
کے ناقل ہین جسمین امام رازی خطاوار بنائے جاتے ہین پس جب ایک
ایک مسئلہ مین اتنے صحابہ وخلفا وائمہ وعلما خطا کرین سہو فرمائین تو اس
مسئلہ عقد حضرت ام کلثوم مین اگر ایسی خطائے فاحش ان علما سے سرزد
ہوئی ہو جنھون نے یہہ روایت ذکر کی اور اسکے بعد دیگر اوسکو نقل کرتے گئے
کہ تعداد اس جماعت خاطیئن کی کم ہے پہلے جماعتون سے تو کیونکر جائے
تعجب ہوسکتا ہے حالانکہ دونو صورتون مین فرق بین نمایان ہے کہ یہان
بقطع نظر از ضرورات جعل وافترا اشتباہ روات بہت اچھی طرح ثابت ہے
اور اسباب اشتباہ بھی موجود بخلاف مسئلہ متعہ کے کہ کوئی خاص وجہ اشتباہ
وصدور خطا بتابعت کے بعد دیگرے نہین معلوم ہوتی پس با وجود اقامہ
دلائل قویہ کے اب کسکو اسمین شبہہ رہیگا کہ روات اس مسئلہ مین جو اولا
نام مشتبہ ہوئے اور باشتباہ تین ہمنامون کے دو مختلف واقعہ جو تھے
ہمنام کیطرف منسوب کردئیے اور دیگر علما نے تبعیت ونکی کے اور بلا تحقیق و
تفحص اس واقعہ کو اسی حیثیت سے لکھ دیا از نیجاست کہ جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ
[illegible]
[illegible]

بن بکار ہے اور وہ نقل مین موثوق نہین تہا اور متہم تہا اوس باب مین جسکو وہ
ذکر کرتا ہے بسبب دشمنی امیر المومنین علیہ السلام کے اور وہ غیر مامون ہے یہانتک
کہ فرماتے ہین جسکا ماحصل یہین یہ ہے کہ ابی محمد حسن بن یحیے صاحب علم النسب نے
اپنی کتاب مین اس روایت کو نقل کیا چونکہ وہ شخص سادات علوی مین سے تہا
لوگون نے یہ گمان کیا کہ یہ امر حق اور واقعی ہے ورنہ یہ علوی کیون نقل کرتا حالانکہ
اونہون نے اسپر نہین غور کیا کہ اس علوی نے زبیر بن بکار سے روایت کی ہے انتہی
کلامہ الشریف بقدر الحاجت پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ اول موجد اس افترا کا
زبیر بن بکار ناصبی ہے کہ اوس سے ابی محمد حسن بن یحیے نے نقل کیا بعد اسکے
لوگ اسی وجہ سے مشتبہ ہوئے اور بڑا اشتباہ پڑا اور بقول مولوی حیدر علی جسطرح زمانہ
ابو حنیفہ مین بہت سے مسائل خلاف واقع ابو حنیفہ کوفی کیطرف بوجہ اشتراک
نام منسوب ہو جسکی تحقیق بعضونکو اوس وقت ہوئی بعضون کو نہوئے اور
متاخرین نے طوق تقلید گلے مین ڈالکر بلا تحقیق تفحص اون معائب کو نقل کیا
اوسیطرح اس مسئلہ مین بہی متاخرین نے بتقلید واضعین متقدمین یا مشتبہین
سابقین بلا تحقیق و تفحص اونہین روایات کو نقل کیا در پے تحقیق نہوئے اور متعدد
ام کلثوم کے مختلف حالات مین جو مجموعہ بنا کر ایک کی طرف منسوب ہوئے
تمیز نہ کر سکے یا یا القصد یا زائد اسکے الا حق واضح ہوتا ہے ھذا تقیینا النہد تم سبیننا
مصری تقریر واقعی اور تقریر مصنوعی تصرفات مین جو فرق ہے سمجھی نہین اور
[illegible]

کہ جب روایت احکام حلال و حرام ہو تو اوسمین تشدد کرو اور جب بیان فضائل وغیرہ
مین ہو تو اوسمین مساہلہ کرو اور تحقیقات مین تشدد نہ کرو جیسا کہ سعی مشکور ہو لوی
عبد الحی مین ہے پس جب عموماً احادیث فضائل کے لیئے یہ قانون مقرر ہو
تو واسطے بر حال فضائل عالیہ موضوعہ خلیفہ دوم جنکے لیئے ہزارون موضوعات
کی یوہین ضرورت ہوتی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ عمل درآمد اس قانون کا
صرف دربارہ خلفا و صحابہ و ائمہ مقبولین اہلسنت ہی ہوتا ہے جناب امیرؑ اور
اہلبیت طاہرین کیلیے تو برخلاف اسکے آیات محکمہ اور روایات صحیحہ ویقینیات کی
بھی تکذیب کرتے ہین جیسا کہ ناظرین تحفہ و ازالۃ الغین پر مخفی نہین لیکن شیعون کے
شکایات اہلسنت سے اس بارہ مین بیکار ہے کیونکہ جب انبیاء کرام کے ساتھ بھی
انکے یہی برتاو ہین کہ بجاے اظہار فضائل و مناقب اونکے حقائق حالات
کو مکرتے ہین اور در پے تحقیق نہین ہوتے مساہلہ کرتے ہین تو اہلبیت
کے بارہ مین کیا امید کیجائے دیکھیے علامہ ابن حجر مکی نے کتاب منح مین جہان
اسکی تحقیقات کی ہے [illegible]
[illegible] آیت [illegible]
اور یہین علامہ مذکور بعد تحقیقات بیشمار تحقیق بہ حضرت ابراہیم مین فرماتے ہین
[illegible] جاتے تھے چونکہ اہل عرب چچا کو باپ کہتے تھے اسوجہ سے
[illegible] پر اب کا اطلاق ہوا بقاعدہ جمع بین الاحادیث اسکا [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

صفحہ ١٩٨ سعی مشکور [illegible] ان الله [illegible] [illegible] منہم [illegible] تعدیلہ و تقبیلہ [illegible] صفحہ ٥٨ [illegible] ٢٩٨ [illegible] ١٢

صـ ٦١
مدارج النبوۃ ج ٢

پوری نہ کی اسمین مساہلہ اور سستی کی تھی اور شیخ عبد الحق صاحب مدارج النبوۃ
مین فرماتے ہین و متاخرین اثبات کردہ اند کہ آبا و اجداد آنحضرت پاک و مصفا
بودند از دنس شرک و کفر جس سے معلوم ہوا کہ متقدمین اہلسنت کو اسکی تحقیق
نہوئی یا دیدہ و دانستہ امر خلاف کے قایل ہوے ہای افسوس صرف
خلفا کے معایب پوشی نے ان لوگون کو کن کن امور مین مبتلا کیا کہ آبا و انبیا
کرام کے کفر کے قایل ہوے بلکہ بہوا خواہی حضرت فاروق بغرض مساوات
نسب رسول مین بھی قدح کی ہے کہ بتصریح محمد بن فضل اللہ المحبی خلاصۃ الاثر
فی اعیان القرن الحادی عشر مین ملا علی قاری نے ایک رسالہ مشتمل بر
اسارت ادب والدین آنحضرت صلعم تصنیف کیا اگرچہ تصنیف نہوتی تو اوسکے
تالیفات و تصنیفات کے فوائد سے دنیا مملو ہوتی اسی نہتے چونکہ یہ واقعہ نہایت
شرمناک واقعہ ہے جس سے مخالفین اسلام کو خندہ زنی کا موقع ملتا ہے
لہذا یہان نہین لکہ سکتے اصل کتاب ہمع رد محول ہے بہر کیف جب ایسے
امور عظیمہ مین ان لوگون نے مساہلہ کیا بلکہ درحقیقت افترا کیا اور انتساب انبیا
ان اغراض باطلہ سے مقدوح و مخدوش کیا تو اگر انہین اغراض سے اس مسئلہ
مین مساہلہ کیا اور طلب تحقیق نہ [illegible] نسب
فاروق کے لیے افترا پردازیان کی ہون [illegible]
[illegible]

مع نظایر و دلایل و وجوہ اشتباہ بیان کیا ہے ثابت قدم ہین وعبارۂ گفتگو
کرتے ہین کہ رواۃ کو بوجہ اشتراک نام اس مسئلہ مین اشتباہ ہوا اور اس نسبت
مین اونسے خطا ہوئی دیگر علما و رواۃ بھی بہ تبعیت اونکے مبتلا اسے خطا و
وہم و اشتباہ ہوتے گئے درپے تحقیق نہوے ورنہ جیسا بعد بعثت مدیدہ
اسلام آبا و اجداد انبیاء کرام علیہم السلام کا انکو پتہ ملا اور طہارت نسب و نام
کا سراغ لگا یہ بھی ضرور معلوم ہوتا کہ یہ نسبتین بھی محض غلط اور سراسر تہمت اہل سنت
بحث ہین خلیفہ نے خواستگاری کی نہ عقد ہوا نہ دوسرا کوئی امر بلکہ اصلیت
اسیقدر ہے کہ خلیفہ دوم نے ام کلثوم دختر ابوبکر سے خطبہ عقد کیا اوسنے
انکار کیا حسب استدعاے بی بی عائشہ عمرو عاص نے مکر و حیلہ سے کام لیا کہ
یہ فتنہ فرو ہوا اور زوجیت ام کلثوم بنت جرول خزاعی جو ایام جاہلیت سے خلیفہ دوم
کے زوجہ تھی اور اوسکے بطن سے عبداللہ بن عمر و زید بن عمر وغیرہ پیدا ہوئے تھے
کہ ان مان بیٹے نے بعہد معاویہ ساتھہ وفات کی اور نیز زوجیت ام کلثوم
بنت عقبہ جس سے بمقام حدیبیہ خلیفہ نے بعد اسلام عقد کیا تھا باعث اشتباہ
رواۃ ہوا جسکے سبب انکار و اصرار و وقوع عقد و تولد زید و وفات [illegible]
وغیرہ سب امور حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر کی طرف منسوب ہوگئے اور
ناقلین آثار و حاملین اخبار نے بالخصوص ان علما نے جنکو اثبات موافقت
[illegible] و رابطہ [illegible] سب سے زیادہ مد نظر رہی تھی مثل ابن حسان مصنف کتاب الصواعق
محرقہ کی روایتین غلط و سست [illegible] اغراض فاسدہ اپنی جگہ [illegible]
حضرات [illegible]

قبول کرلین تو سبحان اللہ نعم الوفاق کیونکہ اراونکی حقیت و بطلان کا کچھہ اسی قصہ پر نہین ہے نہ خلیفہ دوم کے ایمان و فضیلت کا ثبوت اس عقیدہ پر منحصر پھر کیون ناحق ایذا دہی خدا اور رسول کی جاسے اور اگر مصالحہ و مباہلہ سے فرار کرین اور خلاف حکم خدا اور رسول حدیث والی قصہ کیطرح اپنی انہین روایات موضوعہ واہیہ پر اڑے رہین تو ہر چند ہو سے ہم بھی اونکی خدمت گذاری سے باز نہ رہینگے اونہین کے قواعد اصول کے مطابق غلطی بلکہ موضوعیت انکی روایات کی ثابت کر دکھاینگے بحول اللہ و قوتہ تعالے

فصل ثانی در اثبات موضوعیت روایات

مقالہ ثانیہ یہ امر تو یقینی ہے کہ جب کسیکو خدا اور رسول کا خوف نہین ہوتا تو نہ اوسکو کچھہ دین و ایمان کا پاس ہوتا ہے نہ کذب و افترا سے پرہیز خصوصًا درصورتیکہ اس جھوٹ سے کوئی غرض بھی نکالنا ہو خواہ وہ غرض کسیکی عداوت سے متعلق ہو یا کسیکے بیجا محبت سے دیکھیے **حضرت مریم** علیہا السلام پر اعداے دین نے کیا تہمتین لگائین جسکی پروردگار عالم کو اپنے کلام مجید مین کرنی پڑی چند سورتین اونکی پاکدامنی و عصمت و عفت پر شہادتین فرمائین حالانکہ وہان تہمت لگانیوالون کو صرف عداوت اسکا باعث ہو کیونکہ اس تہمت سے عیاذًا باللہ محض ابطال ایک آیۃ الٰہی یعنے نبوت صادق حضرت عیسی روح اللہ علے نبینا و علیہ الصلوۃ کے دوسرا کوئی فائدہ نہ تھا بخلاف اس مسئلہ عقد مریم ثانیہ [illegible] ام کلثوم علیہا السلام ہے کہ عداوت و محبت کی دونون غرضین [illegible]

[illegible]

کیا کیا بہتان نہ جوڑے گئے تھے کہ عیب پوشی نسب کے لیے
نسب مطہر سرور عالم مین قدح کی گئی بلکہ بالخصوص نسب خلیفہ دوم کے
مماثلت مین اوسکو پیش بھی کیا اور خوف دار و گیر الحق سے آخر
اوسکے قباحت پر متنبہ ہو کر خود ہی اوسکو باطل بہی کیا اور اوسکے
قایل کو کافر بنایا پس ان لوگون سے ایسا اتہام لگانا کیونکر
تعجب خیز ہو سکتا ہے خصوصاً درصورتیکہ یہی بغض و نفاق اصل
اصول مذہب قدریائی اور اہالیان سلطنت کی بہی دلی خواہش تہی
کیا خوب تقریر کی ہے ابوجعفر اسکافی نے بجواب جاحظ عثمانی
کہ اگر خیال غلبہ حب و حب تقلید نہوتا تو اس عثمانی کے جواب
دینے کی ضرورت نہ تہی کیونکہ سب جانتے ہین دولت و سلطنت
اونہین کے موافق ہوتی ہے جو ارباب سلطنت کے [illegible]
ہون اور سب آگاہ ہین کہ قدر و منزلت اونہین علما و شیوخ کے
ہوتے تھے جو [illegible]
[illegible] نہ تھے [illegible] طرح دنیا کے
تمتع ممکن نہ تھا پس ان محدثین نے بہی کوئی دقیقہ ایسی [illegible]
[illegible] مین او [illegible] نہ رکہا اور چونکہ [illegible]
[illegible] ممکن نہ تہا [illegible] طرح [illegible]
[illegible]

کرین اور منبرون پر لعن کرین اور اونکے یعنے اولاد علی کی یہ حالت تھی کہ اونکے
دشمنون کی قطار روز مرہ بڑھتے جاتی ہے اور تلوارین اونکے خون سے
رنگی جاتی ہین تعداد کم ہوتی جاتی ہے کوئی کہین قتل ہوتا ہے کوئی اسیر ہوتا ہے
کوئی کہین پوشیدہ ہو رہا ہے غرض عجب عالم خوف و بیم و ترس ہے یہانتک
کہ فقیہہ محدث قاضی متکلم سبکے سب لوگون کو عقوبت سلطانی سے ڈراتے ہین
کہ انکے فضائل نہ بیان کرو انکے گرونہ پہنچکو نوبت بدینجا رسید کہ محدثین مارے
خوف کے جناب امیر ع کا نام نہین لے سکتے اگر کسی حدیث مین حضرت کا ذکر ہے
تو یون تعبیر کرتے ہین کہ کہا ایکمردنے قریش سے یا ایسا کہا ایکمرد قریش نے
مگر نام نہین لے سکتے انکی تو یہ حالت ہے اما اہل مذہب عثمنی ہین وہ سب اسی پر
تلے بیٹھے ہین کہ فضایل و مناقب کو انکی باطل کرین تاویلات بعیدہ اور حیلہ
و مکر سے کام لین خارجی ہون یا ناصبی عثمانی ہو یا معتزلے یا جو فرقے
ان فرقون سے پیدا ہوے سبکی یہی خواہش ہے کہ کسیطرح انکی فضائل
و مناقب کو مخفی کرین حتے کہ زمانہ معاویہ و یزید سے ما بعد والی سلاطین
بنی امیہ تک کہ اسی سال تک اونکی سلطنت رہی کوئی دقیقہ سب و شتم و لعن و
طعن مین انحضرت کے اوٹھا نہ رکھا اسپر بھی نور خدا ہمیشہ غالب ہوتا گیا فضایل
و مناقب انکے مشہور ہوتے گئے انتہے پھر دوسرے مقام پر کہتے ہین
تم خوب جانتے ہو کہ سلاطین و ملوک کوئی دین یا کوئی بدعت قائم کرتے ہین
تو اپنی رعایا کو اوسکی تعمیل پر ایسا مجبور کرتے ہین کہ اس دین و بدعت
کو دوسرے سے واقف تک ہونے نہین دیتے جیسا کہ حجاج بن

شیوع قراءت عثمان

یوسف نے کہ عامل عبدالملک بن مروان تھا علاوہ اون ظلم وستم کے جو اولاد علی

پر کئی لوگون کو مجبور کیا کہ قرآن کو بقرارت عثمان پڑہین اور قراءت ابن مسعود وابی

بن کعب کو ترک کرین کل بیس برس اوسکی سلطنت رہی بلکہ اوسکی زندگی ہی مین

تمامی ملک عراق قراءت عثمان پر متفق ہوگیا اب انکی جو اولادین ہوئین تو

سوا اس قراءت عثمانی کے دوسری قرائتوں سے بالکل ناواقف تہیں

خواہ اسوجہ سے کہ اون کے مان باپ مانع ہوے یا اوسوجہ سے کہ معلمون

نے اوسکی تعلیم ہی موقوف کی تا اینکہ اگر کوئی شخص عبداللہ بن مسعود یا ابی

بن کعب کے قراءت پر پڑہتا تو اوسکو وہ لوگ قرآن نہ جانتے تھے بلکہ پڑہنے

والے کی تالیفات و موضوعات سے قرار دیتے تھے بس یہ حال تو ان سلاطین

ورعایا کا اس قراءت کے بارہ مین تھا جسکے خلاف کے رواج سے نہ خوف

زوال ملک تھا نہ کسی فساد کا ڈر بخلاف اظہار فضائل علی ع کے اور اونکی اولاد

کی بزرگیون کے ظاہر ہونے مین تو ہر طرح کا خوف تہا اسلیے اسمین اور بہی کد کے

مگر خدا نے ان لوگون کے عظمت وجلالت کو روز بروز ظاہر کیا اسکے مختصر ایسی

ایسی حالتوں مین جو کچھ نہ ان دنیا پرستون کے اتہامات کو فروغ ہو تہوڑا ہے اور جو

کچھ نہ انکے موضوعات کو ترقی ہو کم ہے کیونکہ استحکام سلطنت و حصول نکنت

وجاہ کا اسی پر دار و مدار تہا جلب دنیا بغیر اسکے محال تہا چہ جائیکہ بغیر ان ضرورتون کے

بہی موضوعات بنائی جاتین اور اونے اونے امرونکے لیے اسکا ارتکاب

ہو چنانچہ علامہ ابن اثیر جامع الاصول مین بذیل طبقات مجروحین فرماتے ہین

کہ بدترین طبقات جرح سے افترا کرنا ہے رسول مقبول پر جسکے باعث

حضرت نے فرمایا ہے جو جان بوجھ کر مجھپر افترا لگائے اوسکی جگہ جہنم مین ہے
مگر اس بلا مین بہت بڑی جماعت مبتلا ہوے جنکی مقاصد و مطالب جداگانہ
ہین بعض انمین سے زنادقہ ہین مثل مغیرہ بن سعد کوفی و محمد بن سعید شامی کی جنہون نے
اس غرض سے احادیث وضع کیے کہ لوگون کے دلومین شک پیدا کرین
بعضون نے اپنے خواہشون کے مطابق حدیثین بنائین جس سے بعض نے
توبہ بھی کی اور اپنی وضع کا اقرار کیا چنانچہ ایک شیخ نے شیوخ خوارج سے
بعد توبہ کہا کہ یہ حدیثین دین ہین دیکھو تم اپنے دین کو کس سے لیتے ہو ہم لوگ
جب کوئی بات چاہتے تھے تو اوسکو حدیث بناتے تھے ابو العیناء کہتا ہے
کہ ہمنے اور جاحظ نے حدیث فدک بنائی اور شیوخ بغداد کے سامنے پیش کی
سبنے قبول کی مگر ابن شیبہ علوی نے کہ وہ پہچان گیا اور کہا اول حدیث آخر سے
نہین ملتی سلیمن بن حرب کہتا ہے کہ ایک شیخ کی خدمت مین گیا دیکھا کہ وہ روتا ہے
ہمنے وجہ پوچھی تو اوسنے کہا کہ چار سو حدیثین شاگردنے داخل کردین ایکبارون
بعضون نے بغرض خوشنودی خدا حدیثین بنائین تاکہ لوگونکو فضایل اعمال
کیطرف رغبت دلائین مثل ابی عصمہ و نوح بن مریم مروزی و محمد بن عکاشہ کرمانی
واحمد بن عبد اللہ جوئباری وغیرہ کے چنانچہ کسینے ابی عصمہ سے پوچھا کہ تم اسقدر
حدیثین ہر ہر سورہ کی فضیلت مین ابن عباس سے بذریعہ عکرمہ روایت
کرتے ہو حالانکہ دوسرے شاگردان عکرمہ اوس سے واقف نہین تو ابی عصمہ
نے کہا چونکہ مینے دیکھا کہ لوگ فقہ ابو حنیفہ و مغازی ابن اسحق مین مشغول ہین
قرآن سے بالکل روگردان ہین اسلئے مینے قربۃً الی اللہ یہ احادیث

وضع کی بعضون نے خوشامد مین بادشاہون کے حدیثین بنائین چنانچہ
غیاث بن ابراہیم محدث مہدی خلیفہ کے یہان گیا چونکہ اوسکو ورنیولے کبوترونکا
بڑا شوق تھا کہ دور دور مقامات سے منگاتا تھا اسلئے غیاث نے ایک
حدیث نقل کی کہ فرمایا حضرت نے لا سبق نہین ہے مگر خف اور حافر او نصل ور
جناح مین جسپر مہدی خلیفہ نے دس ہزار درہم دلوائے جب غیاث وہانسے
چلنے لگا تو مہدی خلیفہ نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تیری قفا جھوٹہون
کی ایسی ہے بعد اوسکے کل کبوترون کو ذبح کر ڈالا کسینے کہا کبوترون کا
کیا قصور ہے اوسپر خلیفہ نے کہا انہین کی بدولت تو رسول پر تہمت دہری گئی
کسینے مامون بن احمد مروزی سے کہا شافعی کی عظمت و جلالت دیکھتے ہو
کہ خراسان والے انکے کیسے مطیع و منقاد ہین مامون نے یہہ حدیث بنائی
کہ فرمایا حضرت نے ہماری امت مین ایک مرد ہوگا جسکو محمد ابن ادریس
کہینگے اوسکی مضرت ہماری امت کے لئیے ابلیس سے بہی زیادہ ہوگے
اور ایک شخص ہماری امت سے ابو حنیفہ نامی ہوگا جو چراغ ہے ہماری امت کا
بعض انہین سے وہ لوگ ہین جو دروازونپر سوال کرتے پہرتے ہین او دربارونمین
کھڑے ہوکر حضرت کیطرف موضوعات کی نسبت کرتے ہین چونکہ سندین
صحیح یاد کرلی ہین بہنہین اسناد صحیحہ کے ساتھ اپنے موضوعات کو بیان کردیتے ہین
اسلئے فقط عبارت جامع الاصول تمام واضح ہو کہ یہہ خلیفہ مہدی عباسی وہ ہے
جسکے لیئے اسقدر موضوعات بنائے گئے کہ مہدی موعود اہلسنت کا خطاب اسنے
پایا اور اسیکے بدولت یہہ حدیث بنائی گئی کہ مہدی کا نام میرا نام ہوگا اور اوسکے

اصل حدیث یہ ہے لا سبق الا فی خف او حافر او نصل
غیاث نے او جناح بڑھا دیا
وضع حدیث بمذمت شافعی
وضع ابوحنیفہ مین

باپ کا بھی وہی نام ہوگا جو میرے باپ کا نام ہے چنانچہ تاریخ الخلفا مین ہے
واخرج ابن عدی من حدیث عثمان مرفوعا المہدی من ولد العباس عمی تفرد بہ محمد
بن الولید مولے بنی ہاشم وکان یضع الحدیث واورد الذہبی ھذا لحدیث ابن مسعود مرفوعا
المہدی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی اخرجہ ابوداود والترمذی وصححہ یعنے ابن عدی نے
روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا مہدی اولاد سے میرے چچا عباس کے ہونگے راوی اسکا محمد
بن ولید ہے جو حدیث وضع کیا کرتا تھا اور یہین پر ذہبی نے اس حدیث کو بھی
وارد کیا ہے کہ مہدی میرے ہمنام ہونگے اور اونکے باپ میرے باپ کے
ہمنام ہونگے اور ابوداود اور ترمذی نے بطور صحیح اسکی روایت کی اب آپ ہی سے
انکے موضوعات کا حال سمجھ لینا چاہیے کہ حالانکہ بالیقین ثابت ہے کہ حضرت
مہدی موعود عجل اللہ ظہورہ اولاد جناب سیدہ سلام اللہ علیہا از نسل جناب امام حسین علیہ السلام
ہین مگر ان خوشامد خورون نے مہدی عباسی کو مصداق اس حدیث کا بنا دیا
اور اسم ابیہ اسم ابی اوسپر اضافہ کیا جسکی وجہ سے کیا کچھہ اختلاف پیدا ہوا
چنانچہ تفصیل اسکی مجلد ہشتم ذوالفقار حیدریہ مین بشرح وبسط تمام مرقوم ہے
بہرکیف جب واضعین کی یہ کثرت الخ اور اونکے مقاصد کی یہہ حالت ہو سلطنت
کا وہ تقاضا نہ ہو جب کہ وہ اغراض تو ایسی صورت مین مدح خلفاے ثلثہ اور
توہین حضرات اہلبیت طاہرین مین موضوعات کا بننا اور مشہور ہونا کوئے
بڑی بات نہین ہے خصوصًا درصورتیکہ بڑے بڑے علماے اہلسنت
جنکو خاص خلیفہ دوم والاخطاب امیر المومنین فے الحدیث کا لقب ملا ہو
اس مرض مہلک مین مبتلا ہون چنانچہ ایک واقدی ہے جسکے روایت

نہ کرنے سے حدیث غدیر ایسی حدیث متواتر صحیح ہو جاے بلقب امیر المومنین
فی الحدیث ملقب تھا او سنے بیس ہزار حدیثین موضوع بنائین میزان الاعتدال
مین ہے کہا اور آورد ی سنے واقدی امیر المومنین فی الحدیث ہے اور مسند
ابو حنیفہ خوارزمی مین ہے کہ کہا یحیی بن معین نے کہ واقدی سنے بیس ہزار
حدیثین بنائین اور رسولخدا کیطرف اونکی نسبت کی اور شافعی نے کہا کہ تمام
واقدی کی کتب جہوٹ ہین منتہی القصیل فی المجلد الاول من استقصا
الافحام کیون صاحب جب ایک عالم اہلسنت بلکہ امیر المومنین اونکا بیس ہزار
حدیثین بنائے اور خاص رسول پر تہمت لگائے اور وہ سب شایع و مشہور ہون تو اونکی
اتباع و لواحق نے کیا کچھ نہ بنائی ہونگی اور جب خود رسول پر اسقدر تہمتین ہوئین تو دیگر صحابہ
خلفا پر اور خاص جناب امیر علیہ السلام پر کیا کیا تہمتین لگائی ہونگی یہی وجہ ہے کہ امام
ابو حنیفہ و شافعی و امام غزالی وغیرہ بھی اس فیض سے محروم نہ رہے پس
بنظر کثرت واضعین و تواتر موضوعات و تکاثر اغراض ان روایات عقد کے
موضوع ہونیکا اگر یقین نہین ہوتا تو ظن غالب قریب بیقین تو ضرور حاصل
ہوتا ہے خصوصاً بنظر اون احادیث کے جنمین حضرت نے پیشین گوئی
فرمائی کہ جو امور بنی اسرائیل مین گذرے ہین اس امت مین بھی ضرور ہونگے
کیونکہ اون اتہامات کی نظیر جو حضرت مریم علیہا السلام پر بنی اسرائیل نے لگائے
اگر ملتی ہی تو یہی نظیر کہ عیاذاً باللہ مریم ثانی حضرت ام کلثوم بضعہ رسول
پر ایسی تہمت لگائی اور خلاف عقل و دیانت ایسی نسبت کی چنانچہ بقصد تو
میرے اس دعوے عدم صحت ان حکایات کے اور موضوعیت ان

دلیل اول

روایات عقد کی ان ادلہ سے بخوبی ہوتی ہے **دلیل اول** یہ ہے
کہ جتنی روایتین دربارہ اس عقد موضوع کے حضرات اہلسنت پیش
کرتے ہین کوئی روایت اسکی نہ صحیح بخاری مین ہے نہ صحیح مسلم مین نہ دیگر صحاح
ستہ مین چنانچہ مطالعہ انکا بتاتا ہے اور صواعق محرقہ و ازالۃ العین اسپر
گواہ ہے اور صحیحین مین مذکور نہونا دلیل عدم تیقن بہ صحت روایت ہے کیونکہ
قاضی محمد بن ابراہیم کتاب منہل الروی فی علم اصول حدیث النبی صلعم مین فرماتے ہین
ویعرف ان یدل علیہما بالنص علی صحتہ من امام معتمد فی السنن المعتمدہ لا
بمجرد وجودہ فیہا الا اذا اشترط فیہا مولفہا الصحیح ککتاب ابن خزیمہ وابی بکر
البرقانی ونحوہما یعنے جو حدیث کہ صحیحین سے خارج ہو اوسکی صحت قابل قبول
نہین جبتک کوئی امام معتمد سنن معتمدہ مین اوسکی صحت پر نص نہ کرے فقط کسی
کتاب معتمد مین پائی جانے سے وہ صحیح نہین ہوسکتے ہان اگر کتاب کے مصنف نے
شرط کر لی ہو کہ بجز روایت صحیح کے کسی حدیث کا اخراج نہ کرینگے تو البتہ حکم
صحت اوسپر جاری ہوسکتا ہے مثل کتاب ابن خزیمہ و ابو بکر برقانی کے اسی
پس روایات عقد جو خارج از صحیحین ہین حکم صحت سے بھی خارج ہین کیونکر قابل
قبول ہونگے اور ابن القیم کہتے ہین دربارہ حدیث متعہ کے جو صحیح مسلم سے
منقول ہے کہ بخاری نے اپنی صحیح مین اس روایت کو نہ لکھا باوصف شدت
حاجت کے کیونکہ اصول اسلام سے ہے پس اگر یہ حدیث صحیح ہوتے تو
ممکن نہتھا کہ بخاری اوسکو روایت نہ کرتا اور اوس سے احتجاج نہ کرتا اسیطرح
لکھا ابن تیمیہ نے دربارہ حدیث لا ... الا مومن کے جو صحیح مسلم مین منقول ہے

ص ۶ ورق

کہ بخاری نے اس سے اعراض کیا اور اپنی صحیح مین اوسکو نہ لکھا جس سے معلوم ہوا کہ صرف بخاری کا کسی روایت کو نہ لکھنا اور نقل نہ کرنا قادح صحت روایت ہے گو وہ صحیح مسلم مین بھی ہو چہ جائیکہ نہ صحیح بخاری مین ہو نہ صحیح مسلم مین نہ دیگر صحاح ستہ مین جیسا کہ ان روایات عقد مین مشاہدہ ہے اور آجتک حدیث غدیر ایسے متواتر و یقینی حدیث ہین جسکے صرف طرق روایت کے جمع مین ابن عقدہ اور طبری اور عبید اللہ حسکانی اور ابو سعید سجستانی اور علامہ ذہبی نے مصنفات خاص اسکے بارہ مین تصنیف کئی اور ابو المعالی جوینی کا بیان ہے کہ مینے بغداد مین ایک صحاف کے ہاتھ مین ایک کتاب دیکھی جسمین اسی حدیث غدیر کے طرق روایت کو جمع کیا ہے اوسپر لکھا تھا کہ یہ اٹھائیسوین جلد ہے طرق من کنت مولاہ مین اور اونتیسوین جلد اسکے بعد آتی ہے الخ اور سو صحابی سے زیادہ اس حدیث کے راوی ہین اور علامہ ذہبی اور علامہ سیوطی ملا علی متقی جمال الدین محدث اور ملا علی قاری محمد بن اسمعیل امیر ضیاء الدین مقدسی محمد صدر عالم قاضی ثناء اللہ پانی پتی علم الہدی اہلسنت ہونے مبین وغیرہ بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ یہ حدیث متواتر ہے چنانچہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلی اللہ مقامہ فی اعلی علیین نے مجلدات عبقات الانوار فی حدیث الغدیر مین نمونہ اعجاز یدا للہی دکھایا ہے اہلسنت بھی عذر پیش کرتے اور اوسکی صحت تواتر کو بوجہ نہ درج ہونے صحیحین کے باطل کرتے ہین چنانچہ امام فخر الدین رازی اور عضد الدین صاحب مواقف اور علامہ تفتازانی

اسامی مصنفین کتاب در جمع طرق حدیث غدیر

اسامی مصرحین تواتر حدیث غدیر

اور سید شریف جرجانی شارح مواقف اور ملا سعد قوشجی شارح تجرید اور
مرزا مخدوم صاحب نواقض اور اسحق ہروی صاحب سہام ثاقبہ اور حسام الدین
بدخشی صاحب مرافض الروافض اور ابن تیمیہ اور ابن حزم اور محسن کشمیری
اور شیخ عبد الحق دہلوی اسی بنیاد پر حدیث غدیر کو باطل کرتے ہین جیسا
کہ سید شریف شرح مواقف مین بجواب شیعہ کہتے ہین کہ صحت حدیث
ممنوع و غیر مسلم ہے یعنے صحیح نہین ہے کیونکہ ارباب حدیث مثل بخاری
و مسلم وغیرہ اسکو نقل نہین کرتے اور شیخ عبد الحق صاحب جنکی منصف مزاجی
اہلسنت کو ناز ہے شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین روایت نہ کردہ اند اورا
اہل حفظ و اتقان کہ در طلب حدیث طواف بلاد و سیر امصار کردہ اند مثل بخاری
و مسلم و واقدی و غیر ایشان از اکابر اہل حدیث الخ **والتفصیل فی**
العبقات پس ان تقریرون سے معلوم ہوا کہ بوجہ نہ روایت کرنے بخاری
و مسلم کے یہ حدیث غدیر غیر صحیح قرار پائی تو یہ روایات موضوعہ عقد پدر جہا اولے
غیر صحیح بلکہ موضوع قرار پای جو نہ صحیحین مین ہین. نہ دیگر صحاح ستہ مین بلکہ
صرف بعض کتب غیر معتمدہ اہلسنت مین البتہ داخل ہین جس سے صاحب
صواعق متعصب مولوی حیدر علی جاحد نقل کئے ہین کہ اونکے نام مولوی صاحب
یہ بتلاتے ہین ابو عمر صاحب استیعاب نور الدین حسینی و شریف موصلی
شیخ ابن السمان و دار قطنی و بیہقی و مانند ایشان جس سے بخوبی معلوم ہوا
کہ مولوی صاحب کے نزدیک بھی کوئی روایت صحاح ستہ مین نہین ہے ورنہ اونکے
جامعین کے نام مرقوم ہوتے یعنی صحیحین بلکہ صحاح ستہ مین مندرج ہونا

صاحب تحفہ نے [illegible]
[illegible] صحیحین

ان روایات عقد کا دلیل عدم صحت ہے حالانکہ یہ امر یعنے بذریعہ نقل کرنے
بخاری ومسلم کے روایت کو غیر صحیح اور باطل کرنا کچھہ اسی حدیث غدیر کے ساتھہ
خاص نہین ہے بلکہ دوسری روایتونمین بھی یہی دلیل پیش کرتے ہین ابن تیمیہ دربارہ حدیث
ما قلت الغبراء الخ منہاج السنہ مین کہتے ہین کہ اس حدیث کو نہ کل جماعت نے روایت کیا نہ صحیحین مین
ہے بسطح حدیث ستفترق امتی کی بابت مین کہا کہ صحیحین مین نہین ہے اور شاہ سلامت اللہ کشفی
معرکۃ الآرا مین سبارہ حدیث کرار غیر فرار کہتے ہین دہر گاہ در روایتے از روایات
صحیحین لفظ کرار غیر فرار وارد نیست و زیادہ غیر ثقہ مقابل ثقہ و ثقہ مقابل
اوثق محل کلام است پس تشبث بازیادت کذائی معقول ارباب عقول نیست
جس سے معلوم ہوا کہ چونکہ لفظ کرار غیر فرار صحیحین مین نہین ہے تو شاہ صاحب
کے نزدیک اس سے استدلال کرنا غیر معقول ٹھہرا اور مولوی حیدر علی صاحب
عالم متبحر جنکے قدح بلکہ حکم بموضوعیت روایات متفقہ صحیحین سابقاً مذکور ہوے
دربارہ اوس روایت کے جو زرندی نے کتاب الاعلام بسیرۃ النبی علیہ السلام
مین بطور حتم وجزم روایت کی ہے کہ جب بی بی عایشہ کو احتضار مرگ شروع ہوا
تو لوگون نے کہا روضۂ رسول مین آپکو دفن کرین تو عایشہ نے کہا مجھکو ہمارے
بہنون کے ساتھہ بقیع مین دفن کرو فانی قد احدثت امورا بعدہ یعنے بعد آنحضرت
۱۲۶ ص
بہت سے امور مین مجھسے احداث ہوے ہین منتہی الکلام مین فرماتے ہین
لا نسلم کہ لفظ احداث از جناب ام المومنین صحیح باشد و سند منع روایت بخاری
است کہ از لفظ مذکور عاری است و روایت صاحب اعلام در باب سیزدہم از
کتاب مذکور سند مردی است پس جب ان احادیث و روایات کی صحت

بتصریح ان اکابر اہلسنت کے بوجہ نہ درج ہونے کے صحیح بخاری و مسلم مین باطل ہوگئی جس سے نہایت درجہ مستحکم ہونا اس دلیل کا کہ جو در بند برہ علمائے اہلسنت نے اس سے استدلال کیا ظاہر ہوا تو روایات عقد بدرجہ اولے غلط و باطل قرار پائینگی جو نہ صحیح بخاری مین ہے نہ صحیح مسلم نہ صحاح ستہ مین نہ کسی کتاب مشروط الصحۃ مین نہ مسانید معتمدہ مین معہ حکم صحت امام معتمد اور یہ تقریر ان لوگون کی صرف بمقابلہ شیعہ ہی نہین ہے جہان بغیر انکار قطعیات و یقینیات و متواترات چارہ نہین ہے بلکہ باخود بھی خانہ جنگیون مین بھی کسی روایت کی باطل کرنے مین یہی دلیل پیش کرتے ہین چنانچہ مولوی بشیر صارم منکی سے دربارہ من جاز نے الخ ناقل ہین لم یخرجہ احد من اصحاب الکتب الستۃ ولا رواہ احمد فی مسندہ ولا احد من الائمۃ المعتمد علی ما طلقوہ ولا صحح امام یعتمد علی تصحیحہ یعنے دلائل عدم صحت روایت مذکورہ مین کہتے ہین کہ یہ حدیث نہ صحاح ستہ مین ہے نہ مسند احمد مین نہ کسی امام معتمد نے اسکی روایت کی ہے نہ کسی امام معتمد نے اسکی صحت کا حکم کیا ہے پس ان روایات عقد کا نہ صحیحین مین ہونا نہ صحاح ستہ مین نہ کسی کتاب ملتزم الصحۃ مین دلیل قطعی بطلان روایات مذکورہ ہے جسمین اہلسنت کوئی عذر نہین کرسکتے فان اقرار العقلاء علی انفسہم مقبول یعنی مقر کا اقرار اوسپر حجت ہوتا ہے اور یہ تقریر میری مثل تقریر لاطائل اہلسنت از راہ مجادلہ و ہٹ دہرمی کی نہین ہے بلکہ مطابق واقع و تحقیق کیونکہ درمیان حدیث غدیر اور ان روایات عقد کے بڑا فرق ہے اسلئے کہ حدیث غدیر متواترات سے ہے جسکا خلافت جناب امیر پر نص ہونا آفتاب نیمروز کی طرح نمایان ہے

چنانچہ امام غزالی اور حکیم سنائی اور شیخ فرید الدین عطار اور محمد بن طلحہ شافعی اور سبط ابن جوزی اور محمد بن یوسف بن محمد گنجی شافعی اور سعید الدین فرغانی اور ابن زرلاق اور شہاب الدین دولت آبادی ملک العلما اور علامہ محمود بن اسمعیل امیر یمانی اور مولوی محمد اسمعیل برادرزادہ شاہ عبد العزیز وغیرہ کی تصریحات سے ظاہر و باہر ہے کما فصل فی العبقات پس ایسی روایت کا نقل نہ کرنا عموماً اہلسنت سے خصوصاً بخاری مسلم سے جای تعجب نہین ہو کہ انہوں نے ایسے مضر ترین روایت کو جس سے سارا مذہب اہلسنت باطل ہوتا ہے حذف کر دیا کیونکہ خود اکابر اہلسنت نے تصریح کی ہے کہ عادت بخاری سے ہے کہ روایات فضایل جناب امیر مین دیدہ و دانستہ اغماض کرتا ہے اور قطع و برید کر ڈالتا ہے اور بوجہ قدح و جرح قطان درباره امام جعفر صادق علیہ السلام روایت نہ کرنا حضرت سے اور دیگر ائمہ ہدی سے از قبیل مشہورات ہے بخلاف اسکے ان روایات وقوع عقد کو نہ ذکر کرنا دلیل قوی اسکی ہے کہ یہہ روایات اوسکے نزدیک بھی موضوعات و مفتریات سے تھین تو نہ ذکر کیا کیونکہ بدانست اہلسنت جو فضیلت و منقبت خلیفہ دوم اس امر سے ثابت ہوتی ہے دوسرے کسی امر سے یہ فضیلت نہین نکلتی اور اوسکو مشہور بھی سمجھتے ہین پس ایسے منقبت عظمی کو نہ ذکر کرنا خصوصاً بخاری کا جنکی محبت و ولا خلیفہ دوم کے ساتھہ محتاج شرح نہین دلیل قوی ہے بطلان و عدم صحت روایات مذکورہ پر اور باوصفیکہ بتصریح مولوی حیدر علی صحیحین مین دو سو سے زیادہ حدیث ضعیف اور موضوعات بلکہ مکذوبات بھی ہین ان روایات کا نہ ہونا صحیحین مین مثل دیگر صحاح مین بھی اسکے بطلان و وضع پر

جلد رابع از مجلدات حدیث ثقلین عبقات الانوار مطبوعہ لکھنو صفحہ ۲۳۴ تا ۲۶۰

کتاب الجلد الاول من استقصاء الافحام نقلاً عن ذوالیسین ابن تیمیہ صفحہ ۹۸ و ۹۹ تفصیل اسکی زور العقار جلد اول مین دیکھئے

قطع و برید بخاری در فضائل جناب امیر علیہ السلام

کہ یہ سب ایسی موضوعات اور مفتریات سے ہین کہ بخاری و مسلم وغیرہ نے
دوسرے موضوعات کے برابر بھی اسکا وزن نہ سمجھا جو اپنے صحاح مین داخل
کرتے حالانکہ اگر یہ روایات ان صحاح مین (جو حقیقۃ سقام ہین) مذکور بھی
ہوتی تو شیعو پر حجت نہین ہوسکتی تہی بلکہ خود اہلسنت بہی اوس سے استدلال
نہین کرسکتے تہے کیونکہ اکابر اہلسنت نے بہی صحیحین کی قدح کی ہے چنانچہ
کلام مولوی حیدر علی سابقاً مذکور ہوا و التفصیل فی منتہی الکلام و استقصاء الافحام و
عبقات الانوار بین ایسی مہمل روایات سے ایسے عظیم پر استدلال کرنا بہی جہلا کا حصہ ہے
داد دینا ہے **دلیل دوم** یہ کہ مسند امام احمد بن حنبل کے بارہ مین حضرات اہلسنت فرماتے ہین سات
لاکہ حدیث سے انتخاب کرکے اسکو لکہا ہے اور اوسکو امام بنایا ہے
جو روایت اسمین نہ پائی جائے اوسکی اصلیت نہین ہے اور قابل
حجت نہین ہے جیسا کہ طبقات شافعیہ امام سبکی و مفتاح کنز الدرایۃ مین
مرقوم ہے اور کلام صارم مکی سابقاً مذکور ہوا پس اوسمین بہی اس روایت
نہونے سے جیسا کہ منقولات ابن حجر مکی و حیدر علی وغیرہ سے ظاہر ہے
اس قصہ کا بے اصل ہونا ثابت ہوا **دلیل سوم** یہ کہ اگرچہ صحیحین بلکہ
صحاح ستہ و مسند امام احمد مین نہ مذکور ہونا ان روایات عقد کا خود غیر صحیح
اور بے اعتماد ہونے کے لیے ان روایات کی دلیل کافی ہے مگر
بنظر مزید توضیح دوسرے بعض حالات انکے اجمالاً حوالہ قلم ہوتے ہین
کیونکہ یہ سب روایتین دو حال سے خالی نہین ہین یا بلا سند ہین یا با سند
[illegible] ہے یا درج کتب حدیث ہین یا درج [illegible]

منتہی الکلام
استقصاء الافحام
ازالۃ الغین
طبقات
عبقات الانوار
ابن حجر
دلیل سوم

تواریخ **قسم اول** احادیث بلا سند یعنی مندرجہ کتب احادیث پس انکے
عموماً غیر صحیح ہونے کے لیے یہی دو جملے شاہ عبدالعزیز صاحب کے کافی ہیں کہ
ایک مقام پر فرماتے ہیں اعتبار حدیث نزد اہلسنت بیافتن حدیث در کتب
مسندہ محدثین ست مع الحکم بالصحۃ وحدیث بے سند نزد ایشان شتر
بے مہار ست کہ اصلا گوش بآن نمی نہند **او**ر بذیل حدیث تشبیہ فرماتے ہیں
وقاعدہ مقررہ اہلسنت ست کہ حدیثی را کہ بعضے ائمہ فن حدیث در کتابے
روایت کنند وصحت ما فی الکتاب را التزام نہ کردہ باشند مثل بخارے ومسلم
وبقیہ اصحاب صحاح وبصحت آن حدیث بالخصوص صاحب آن کتاب
یا غیر او از محدثین ثقات بتصریح نہ کردہ باشند قابل احتجاج نیست زیرا کہ جماعہ
از محدثین اہلسنت کہ در طبقہ متاخر پیدا شدند مثل دیلمی وخطیب وابن عساکر
چون دیدند کہ احادیث صحاح وحسان را متقدمین مضبوط کردہ رفتہ اند وجاے
سعی نماندہ مایل شدند بجمع احادیث ضعیفہ وموضوعہ ومقلوبۃ الاسانید والمتون
تا بطریق ساعین یکجا فراہم آوردہ نظر تانے نمایند وموضوعات را از حسان
لغیرہا ممتاز سازند بسبب قلت فرصت وکوتاہی عمر خود آنہا را این مہم انجام نشد
پس جو روایتیں در بارہ اس عقد کے بلا سند ہیں یا اونپر حکم صحت نہیں جاری
ہوا ہے وہ سب ہوا ہو گئیں کہ اہلسنت نہ اونپر کان دے سکتے ہیں نہ ان
شتران بے مہار کے مہار لے سکتے ہیں اور شیعے تو یوں ہیں اونکے روایات
کو گوز شتر سمجھتے ہیں باقی رہے روایات **قسم دوم** بلا سند کے
جو درج کتب تواریخ ہیں پس اونکے بابین مولوی حیدر علی صاحب

قسم دوم روایات بلا سند

ص ۸۸۹

ازالۃ الغین مین فرماتے ہین حال عدم اعتبار تواریخ از کتب فریقین مثل
تالیفات وتفسیر صافی ملا محسن و منہاج شیخ ابو العباس آنقدر عیان است
کہ محتاج بیان نیست پس بطلان ان روایات عقد کا جو درج کتب تواریخ
ہین بخوبے ظاہر ہوا الحمد یہانتک تو اجمالی گفتگو اصل روایات بلا سند کے
متعلق تہی اب ایک نظر اجمالی متعلق بہ متن احادیث اور دیکہہ لینا چاہیے

دلیل چہارم یہہ ہے کہ کل روایتین اس عقد کی باسند ہون یا بلا سند
کتب احادیث مین ہون یا کتب تواریخ مین وہ سب اسقدر مختلف اور روات
اونکے ایسی مضطرب ہین کسیطرح توافق اونمین ممکن نہین چنانچہ جناب شیخ
مفید اعلی اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان اسیطرف اشارہ فرماتے ہین کہ
بعد عبارت منقولہ سابق درباب زبیر بن بکار فرماتے ہین اور حدیث بجے
فی نفسہ مختلف ہے کہ کبھی یہ روایت کرتا ہے جناب امیر ع خود متولی عقد ہوے
اور نکاح کردیا کبھی یہہ روایت کرتا ہے کہ عباس عم رسول نے عقد کردیا
کبھی یہہ روایت کرتا ہے یہہ عقد بعد وعید و تخویف و تہدید بنی ہاشم واقع ہوا
کبھی یہہ روایت کرتا ہے کہ رضا و خوشنودی سے عقد ہوا علاوہ برین بعض راویون کا
یہ بیان ہے کہ عمر سے لڑکا ہوا اور اوسکا نام زید رکہا بعض کا یہ بیان ہے کہ قبل از ہم بستری عمر
قتل ہوا بعض کا یہہ بیان ہے کہ زید بن عمر کی بہی اولاد ہوئی اور بعضون کا قول ہے کہ زید قتل کیے گئے
اور اونکی کوئی عقب باقی نہین اور بعضون کا قول ہے کہ زید مر گئے اور بعضون کا
قول ہے کہ قتل ہوے بعض کا یہہ بیان ہے کہ ماں بیٹے دونوں ساتھ قتل
ہوے بعض کا یہہ بیان ہے کہ بعد زید ام کلثوم زندہ رہین بعض راویون کا

یہ بیان ہے کہ عمر نے چالیس ہزار درہم مہر مقرر کیا بعض کا بیان ہے کہ ہزار درہم عمر نے دیا
بعض کا بیان ہے کہ پانچ سو درہم مہر تھا پس اس کثرت اختلاف رواۃ سے معلوم ہوا
کہ یہ روایت باطل ہے اور کسیطرح درست نہیں انتہے کلامہ الشریف
فتفکروا اللطیف اب ان اختلافون کے ساتھہ چند اختلاف واضطراب اور
گذارش کرتا ہون کہ بعض رواۃ نے بیان کیا کہ خود عمر نے استدعا کے
حضرت نے نسبت فرزند جعفر کا عذر کیا اوسپر عمر نے کہا بخدا جو کچہ مجہے
اس حسن قرابت سے امید ہے کسیکو ایسی امید نہو گی پس اور العقد من بدر
علی میجواب داد کہ بدرستیکہ من او را در نکاح تو دادم بعدا اوسکے خلیفہ صاحب
بمقام روضہ تشریف لاکر حضار سے طالب مبارکباد ہوے الخ ازالۃ الخفین ص ۹۴۱
بعض نے بیان کیا کہ عمر پیام عقد ام کلثوم نزد امیر المومنین علی فرستاد بجواب
فرمودند کہ ہنوز ام کلثوم صغیرست فاروق بجوابش گفت کہ مقصود من
خانہ داری نیست (اس روایت مین وقوع عقد کا مطلقا ذکر نہین ہے) ص ۹۴۰ ازالۃ الخفین
بعض کا بیان ہے کہ عمر نے مکرر آمد و رفت اس مادہ مین کی تب حضرت نے
عذر صغر سنی کیا اوسپر عمر نے حدیث رسول بیان کی حضرت نے زینت کر کے
عمر کے پاس بہیجا عمر نے کہلا بہیجا مین بہت خوش ہون اور راضی ہون
پس حضرت امیر او را عقد بستہ بخانہ عمر فرستاد و بعض کا بیان ہے کہ ص ۹۴۲ ازالۃ الخفین
حضرت نے فرمایا کہ اس بارے مین میرے ساتھہ دو امیر ہین پس دولت سرا مین
تشریف لاکر حسنین سے فرمایا کہ بیٹے مگر وہ بہی کہ بغیر تمہارے سے اون کا نکاح کرون ص ۴۳ ذخائر العقبیٰ
بعض کا یہ بیان ہے کہ حضرت نے فرمایا بعد مشورہ جواب دینگے حسنین سے

مشورہ کیا ہمہ کس گفتند کہ در تزویج دریغ مکن اوسکے بعد حضرت نے عمر پاس بھیجا یا عمر نے
گلے سے لگایا بوسہ لیا پہر لوگون سے کہا کہ ہمنے علی سے درخواست کی
اونہونے تزویج کردیا حضار سے کہا ایسے صغیرہ سے عقد کرنے کا کیا نتیجہ
ص ۹۴۳ ازالۃ الغین
عمر نے حدیث رسول بیان کی بعض کا یہہ بیان ہے کہ حضرت نے حسنین ع
سے فرمایا عمر سے نکاح کردو اوسپر امام حسین ع نے فرمایا وہ عورت ہین مثل با
سایر زنان اپنی امور مین مختار ہین اسپر جناب امیر ع غضبناک ہوکر چلے امام حسن ع نے
ص ۱۵۹ صواعق محرقہ
دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ جو فرماتے بجا لاتے ہین تب عقد واقع ہوا بعض کا
یہ بیان ہے کہ حسنین ع سے حضرت نے مشورہ لیا امام حسین ع ساکت رہے
امام حسن ع نے تعریف عمر بیان کی اوسپر حضرت نے عمر کے پاس بہیجدیا اور کہلا بھیجا
کہ مطلب تمہارا بر آئے عمر نے گلے سے لگایا اور حضار کو خبردار کیا کہ اسلیے
ص ۱۵۹ صواعق محرقہ
ہم عقد کیا چاہتے ہین بعض کا بیان ہے کہ حضرت نے عباس اور عقیل
سے مشورہ کیا عقیل منع نمود اوسپر حضرت نے عباس سے کہا کہ یہ کلام عقیل
ص ۹۴۴ ازالۃ الغین
خیر خواہی نہین ہے بعد اوسکے عقیل سے کہا متفقنو عمر فقط عمل پر حدیث
رسول ہے کہ ہر سبب و نسب منقطع ہوگا بعض کا بیان ہے حضرت نے
عباس اور عقیل اور امام حسن ع سے مشورہ لیا حضرت عقیل غضبناک ہوے
اور کہا جسقدر زمانہ کو امتداد ہوتا ہے اور ایام و شہور گذرتے ہین
والعیاذ باللہ تمہاری عقلین بڑہتی جاتی ہین واللہ اگر تمنے ایسا کیا تو آئندہ ہوگا اور ہوگا یعنی فساد عظیم
ص ۲۱ ذخائر العقبی ۸۹
قایم ہوگا الخ بعض کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے جناب امیر ع کو سمجہا بوجہا کر خود عقد کردیا بعض کا
ص ۱۴ اسماء الرجال مشکوۃ
بیان ہے عمر نے سادات کو ملا بعض کہتے ہین بوسہ لیا بعض کہتے ہین گلے سے لگایا

[illegible] کہتے ہیں [illegible] حضرت کہتے ہیں

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اگر [illegible] ہونا چاہئے

[illegible]

امیر [illegible] آسودہ [illegible]

اور [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] خلافت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ بیان کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

اختلاف ہیں جنکو اصل کتاب [illegible] جمیل و بسط [illegible]

بھی کچھہ مذکور ہوا ہے کیفیت اختلاف روایات واضطراب رواۃ اس [illegible]

اور اضطراب بھی ایسا کہ کسیطرح جمع و توفیق ممکن نہیں بس ہو وا اس اختلاف

اور اضطراب سے بھی یہہ روایات باطل [illegible] عبد العزیز صاحب
فرماتے ہین اضطراب مانع عمل ہے [illegible] بطریق [illegible]
لیکن [illegible] نہیں اسطرح تصور [illegible] علی وجه [illegible]
ناممکن ہے دوسرے مقام پر فرماتے ہین [illegible]
و [illegible] اضطراب به احد الطرفین عمل نمیتوان کرد اور دوسرے مقام پر
فرماتے ہین تعدد رواة چون باین رنگ باشند که [illegible] در قصه واحد چنین
روایت کنند که مخالف دیگر باشد [illegible] اور حضرت
حیدر علی صاحب نے کہا اذا تعارضا تساقطا یعنے جب دو روایتین باہم خلاف ہوویں
تو دونون ساقط کردے جاوینگے اور جو ان [illegible] آپسمین متضاد ہین بھی اختلاف
بیان دلیل کذب و افترا ہے لہذا یہ روایات ساقط الاعتبار محض بیکار
قرار پاتین کیونکہ ان روایات مین جسقدر اضطراب و تخالف ہے غالبا
دوسرے روایات مین نہو پس اس روسے بھی یہہ روایات غلط و بناوٹی
قرار پائے فقولوا جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا افسوس
که اصل کتاب ذوالفقار حیدری مین ہر ہر روایتونکے سبب ضعف کو کس کس
خیال سے یہہ حدیثین مختلف بنائین گئین بخوبی لکھا ہے بوجہ اختصار یہان
بیان اختلافات پر اکتفا ہوا **دلیل پنجم** روایات سند کی عدم صحت
اور موضوعیت سے متعلق ہے افسوس که یہہ بحث اصل کتاب ذوالفقار حیدری
جلد پنجم مین اس توضیح و تفصیل سے لکھی گئی ہے که خلاصہ کرنا اسکا اگر
محال نہین تو دشوار ضرور ہے کیونکہ ہر ہر روایت کے راوی کی تضعیف و

دلیل پنجم

وتکذیب بلکہ اوسکے ناقلین کے مقدوحیت درجن جن کتابون مین یہ روایتین درج ہوئین اونکی لغویت اور بطلان باقرار علماے خود اہلسنت نہایت بسط سے دکھائے گئے ہیں حتے کہ ایک روایت بھی ان عیوب سے جنکو اہلسنت ابطال روایت مین پیش کرتے ہین خالی نہین ناظرین بالتمکین ہنین بعض روایتون جنکا حال بالاختصار یہان مذکور ہوتا ہے سمجھ سکتے ہین ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا

روایت اول ازالۃ الغین مین ہے اصابہ ابن حجر عسقلانی مین کہا ابن ابی عمر مقدسی نے حدیث کیا سفیان نے عمر سے اوسنے محمد بن علی سے کہ عمر نے خطبہ کیا ام کلثوم بنت علی کا جناب امیر علیہ السلام نے صغرسنی بیان کیا لوگون نے عمر سے کہا کہ حضرت نے تمکو رد کیا دوبارہ عمر نے اصرار کیا حضرت نے کہا مین تمہارے پاس بھیجتا ہون اگر تم راضی ہو تو وہ زوجہ تمہاری ہے جب ام کلثوم عمر کے پاس آئین تو عمر نے ساق کو کھولا ام کلثوم نے کہا اگر تو امیر المومنین نہوتا تو تیری آنکھ پھوڑ دیتی انتہے یہ اصل روایت ہے راوی اسکے سفیان ہین جنکی تدلیس پر تلبیس مشہور ہے کیونکہ سفیان دو ہین سفیان بن عیینہ صاحب تفسیر اور سفیان ثوری یہہ دونو بزرگ تدلیس کرتے تھے جیسا کہ شرح الشرح نخبۃ الفکر ملا علی قاری مین ہے کہ اعمش اور ثوری یعنے سفیان ثوری اور ابن عیینہ یعنے سفیان بن عیینہ اور ابن اسحق وغیرہ تدلیس کرتے تھے یعنے روایت ہی اور کیکی نسبت کرتے ہین دوسرے کیطرف علامہ ابن جوزی تدلیس کو تلبیس ابلیس سے کہتے ہین اور خیانت

ص ۹۲۶ ازالۃ الغین

سفیان

عینیہ بن اسحق

وغیرہ تدلیس

جیسا تلبیس

شرع مطہر جانتے ہین اور کتاب الموضوعات ابن جوزی مین ہے کہ تدلیس
اعظم خیانات شریعت سے ہے علامہ سیوطی تدریب مین شعبہ سے
ناقل ہین کہ زنا کرنا بہتر ہے تدلیس روایت سے تدلیس برادر کذب ہے
اور امعان النظر توضیح نخبۃ الفکر مین ہے کہ جس شخص نے ایک مرتبہ
تدلیس کی وہ مجروح ہوا اور روایت اوسکی ہمیشہ کو مردود ہوئی
خود شاہ صاحب نے بھی تدلیس کو کذب سے تعبیر کیا ہے چنانچہ فرماتے ہین ص ۲۴۹ تحفہ
نیز اطلاق کنند بر خبر کاذب لا سناد کہ راوی سماع آن خبر از شخصے دارد
و نسبت میکند او را بہ پدر او یا جد او انتہی پس جبکہ تون سفیان مبتلائے
تدلیس ہوئے کہ روایت ہو اور کی نسبت کرین دوسری طرف حالانکہ وہان
نہ شرکت نام ہوتی ہے نہ باعث اشتباہ تو ان بزرگون کے آگے
بعد اخواہی خلیفہ دوم ایک ام کلثوم کا حال دوسرے ام کلثوم کیطرف
منسوب کر دینا کون بڑی بات ہے بہر کیف یہ روایت سفیان کی کاذب
و باطل و مردود قرار پائی خواہ سفیان ثوری ہون خواہ سفیان بن
عینیہ حالانکہ سفیان بن عینیہ بشہادت یحیی بن سعید آخر عمر مین مختلط ہو گیا تھا
کہ اس زمانہ کی روایتین لاشی ہو گئین جیسا کہ حاشیہ کاشف اور میزان الاعتدال ص ۱۶۶ میزان الاعتدال
مین ہے اور قبل اسکے بھی زیادہ نسبت احادیث مین غلطی کرتا تھا اور
سفیان ثوری علاوہ برآن کہ تدلیس پر تلبیس انکے ابلیس سے بھی زیادہ
مشہور ہے جیسا کہ میزان الاعتدال تہذیب التہذیب تقریب التہذیب
کتاب التبیین لاسماء المدلسین وغیرہ مین مذکور ہے مخالفین و معاندین

اہلبیت طاہرین سے ہے کیونکہ ایسی ان حضرات طیبات پر تہمت زنا یا چوری کی
تہمت لگانا اہلبیت طاہرین پر کون مشکل ہے تا اینکہ جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام نے اپنے متصوف گروہ کو ظہور سے نکال دیا ... ...
... آیا اگر یہ تجھسے مجھے ضرر پہنچیگا اور تجھسے تجھکو ضرر پہنچیگا
جیسا کہ تاریخ الاولیاء ... امام ... عراقی ... اللہ ... بیان ... امام
... مولانا محمد بن طلحہ شافعی تذکرہ ... ابن صباغ ... ابن ...
ابن صباغ مالکی عقد النبوی و سیر مصطفوی سے شیخ بن عبد اللہ العیدروسی
... یمنی ... سے محصل ہو رقم تحریر ... ہے کہ ... حضرت سفیان ثوری
خدمت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام میں حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت ایک جبہ فز
پہنے ہیں سفیان نے اسپر اعتراض کیا کہ آپ اہلبیت نبوت میں ہیں اور ایسا
لباس ... پہنتے ہیں حضرت نے اوس کو باطن کو دکھا دیا کہ دیکھ یہ لباس ظاہری
... ایسا ہے اور اپنے نفس کشی کے لیے جو نیچے اسکے
ملصق ببدن ہے کیسا گندہ اور خشن ہے قربان اعجاز نمائی امام برحق
کہ بعد اوسکے سفیان کے ظاہر و باطن کا حال دکھا دیا کہ فریب ہی عوام
کے لیے تو ظاہری لباس ایسا گندہ اور پشمی جبہ پہنے ہے اور نیچے اوسکے
جو بدن سے ملصق ہے وہ کپڑا ایسا نرم اور ملایم ہے کہ پوست اندرون
بیضہ کے ملائمت میں اوس سے کم ہے یہی حال ہے اہلسنت کے اولیاء اللہ
مشایخ تصوف کا بعد اوسکے حضرت نے فرمایا اے سفیان تو زیادہ
ہمارے پاس نہ آیا کر کہ تجھسے مجھکو ضرر پہنچیگا اور مجھسے تجھکو ضرر پہنچیگا اور

تاریخ الاولیاء صفحہ ... تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۹۹ تہذیب التہذیب ... صفحہ ۴۶ ... [illegible]

اور حلیۃ الاولیاء میں ہے کہ جب ... [illegible] ... بیان کرتے ... [illegible]

... [illegible] ... کو حضرت ... [illegible] ...

زیادہ حدیث ... [illegible] ...

سفیان ثوری سے فرمایا تو وہ ... [illegible] ...

صہ ۱۲۱۵ ... [illegible] ... ج ۲ — اور تو اونکے پاس آمد و رفت ... [illegible] ...

صہ ۱۵۰ استقصاء الافحام ج — ... [illegible] ...

... [illegible] ... روایت ... [illegible] ...

بار ہا اپنے دولتسرا سے نکالدیا اور ... [illegible] ...

زیادہ حدیث بیان کرنیکو فرما ... [illegible] ... لیئے

... [illegible] ...

تو یاں ... [illegible] ... کہ جیسا حضرت ... [illegible] ...

... [illegible] ... اس ... [illegible] ...

... [illegible] ...

غلبہ وجگر کو رعشہ ہوتا ہے آخر سبط ابن جوزی کو تو بی با وصف تعصب ... اسلام کا جوش آہی گیا اور اس روایت کو اپنے نانا کی کتاب سے نقل کر کے

صہ ۹۲ ازالۃ الغین — باطل کر دیا جیسا کہ مذکور ہوا بہر کیف اس روایت کے موضوع اور باطل

صہ ۳۴۳ اصابہ — ہونے میں کوئی عذر نہیں رہا دوسری روایت بنقل از ازالۃ الغین صہ از اصابہ روایت کیا ابن وہب نے عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے اور

زید سے اوسنے اسلم سے کہ عمر نے نکاح کیا ام کلثوم سے اور چالیس ہزار
درہم مہر دیا اوّلاً اس روایت سے کسیطرح حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر
علیہ السلام کی تخصیص و تعیین نہین سمجھے جاتے کیونکہ صرف نام ام کلثوم
کے متعلق ہے اور سابقًا ذکور ہوا کہ خلیفہ دوم کی دو جورو دونکا نام ام کلثوم
تہا پس او نہین دونوںمین کسیکا مہر ہوگا کہا ممکن ایسی روایت سے تعیین نکاح
حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام پر استدلال کرنا داد خبط دینا ہے ثانیًا
عبدالرحمن بن زید بتصریح میزان الاعتدال و کاشف و حاشیہ کاشف
باستشہادت یحیی بن معین و عثمان دارمی و ابن منکدر و اصبغ و قتیبہ و ہشام
و بخاری و ابو حاتم و ابن مدینی و نسائی ضعیف ہے اور یحیی نے کہا لیس بشئے
اور ابن مدینی نے کہا کہ کل اولاد زید بن اسلم مین کوئی ثقہ و معتمد نہین ہے پس
یہ شخص کسطرح علمو خصوصًا ضعیف و لیس بشئے و غیر ثقہ قرار پایا ہے کہ ہولوے
عبداللہ ذہبی اپنی سعی مشکور مین اقرار کیا کہ تقی سبکے نے اقرار کیا ہے
کہ غفاری اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہین انتہی ثالثًا زید بن
اسلم خادم خاص خلیفہ دوم جیسا کہ ازالۃ الخفین مین ہے زید بن اسلم و او زید بن مولی
کہ آزاد کردہ عمر بن خطاب بود الخ پس خود خادمیت خلیفہ دوم بے اعتبار
کے لیئے کافی ہے کہ اپنے آقاے نامدار کے لیے کیا کچہہ بنایا ہوگا اور
حق نمک کیا کچہہ ادا کیا ہوگا لیکن علاوہ اس وجہ کے میزان الاعتدال مین ہے
کہ اہل مدینہ کو اسکے بارہ مین کلام ہے اور عبداللہ بن عمر کہتے تہے کہ
قرآن کی تفسیر بالراے کرتا ہے جسکے بارہ مین یہ روایت ہے جو شخص

صفحہ ۲۴۶ میزان الاعتدال جلد اول

صفحہ ۳۸۶ سعی مشکور

صفحہ ۹۴۴ ازالۃ الخفین

صفحہ ۱۵۲ میزان الاعتدال جلد اول

تفسیر قرآن کرے اپنی رائے سے وہ کافر ہوا کما فی مدارج النبوۃ اور
تہذیب التہذیب مین ہے کہا مالک نے زید بن اسلم مین تلقاء نفس حدیث
بیان کیا کرتا تہا اور مولوی حیدر علی نے بہی منتہی الکلام مین زید بن اسلم کے
روایت کو باوصف موافقت روایات صحیحین غیر معتمد قرار دیا چنانچہ کہا روایت
زید بن اسلم البتہ لائق احتجاج واعتقاد نخواہد بود پس نہین معلوم اہلسنت
ایسے شخص کی روایت اس امر مین کیونکر پیش کرسکتے ہین جو خلیفہ دوم کا
غلام اور غلام زادہ تہا کہ بوجہ تفسیر بالرای کافر ہوا اور اپنی خواہش
نفسانی سے حدیثین گڑہا کرتا تہا پس یہ روایت بہی باطل ہوئی اور مصنوعیت
اوسکی بخوبی ثابت ہوئی **تیسری روایت** بنقل ازالۃ الغین اصحابہ سے
کہا زبیر نے کہ بطن ام کلثوم سے زید ورقیہ پیدا ہوئے ام کلثوم وزید نے
ساتہہ وفات کی انتہی **اولاً** اس روایت مین بہی کوئی تصریح اسکی
نہین ہے کہ یہ ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام ہین کسی لفظ سے
اس روایت کے یہ امر ثابت نہین ہوسکتا اور سابقاً مذکور ہوا کہ ام کلثوم بنت
جرول خزاعی زوجہ خلیفہ دوم کے بطن سے بالاتفاق زید بن عمر پیدا ہوا تہا
پس معلوم ہوا کہ یہی وہی ام کلثوم وزید ہے کہ بوجہ اشتراک نام حضرت
ام کلثوم علیہا السلام کیطرف نسبت ہوئی جو باتفاق فریقین شریک
معرکہ کربلا تہین **ثانیاً** راوی اس روایت کا زبیر بن بکار ہے جسکا حال
سابقاً کلام جناب شیخ مفید اعلی اللہ مقامہ سے مذکور ہوا کہ دشمن جناب امیر تہا
علاوہ برین احمد بن علی سلیمانی نے اسکو منکر الحدیث کہا اور واضعین حدیث

ص ۹۲ منتہی الکلام

ص ۹۲ ازالۃ الغین

صہ ۱۴۵ قلمی جلد اول

مین شمار کیا جیساکہ میزان الاعتدال علامہ ذہبی مین ہے کہ یہہ روایت بھی
باطل ہوئی اور موضوعات زبیر بن بکار مین شامل اگر ایسے موضوعات
پر بنا ے کار ہو تو اہل اسلام کا کہین ٹھکانا نہ رہیگا۔ اور یہہ صنعت اس واضع
ناصبی کی کچھہ ایسے ہی مقامون پر موقوف نہین ہے جس سے کسر شان اہلبیت
طاہرین ہو اور اعلاے مراتب فاروقی بلکہ خلیفہ اول کی زوجہ بی بی
عایشہ کی مان ام رومان کی بزرگی جتاتے کے لئیے یہہ روایت بنائی
کہ جب ام رومان نے انتقال کیا تو سرورعالم جناب رسالت مآب اوسکی
قبر مین اوترے اور دعا ے مغفرت فرمائی اور کہا کہ جسکو حور العین کے
دیکھنے کا شوق ہو وہ ام رومان کو دیکہہ لے چنانچہ یہہ روایت موضوع
اسدرجہ مشہور و معروف ہوے کہ اعاظم دین ائمہ اہلسنت نے مثل ابن السکن
اور خطیب بغدادی و ابو عمر صاحب استیعاب و قاضی عیاض و ابراہیم
ابن یوسف صاحب مطالع الانوار و ابو القاسم سہیلی و ابو الفتح اندلسی
و حافظ مزی و امام ذہبی و ابو سعید صلاح الدین وغیرہ نے صحیح بخاری کی
اوس حدیث افک پر اعتراض کرنا شروع کیا جسکا راوی مسروق ہے
ام رومان سے بربنیاد اسکے کہ ام رومان تو عہد رسول مین وفات کیگئی تہی
اور مسروق بعد وفات سرورکائنات آیا پہر ملاقات کیونکر ہوی جو روایت
کرے چونکہ صحیح بخاری پر الزام سخت آتا تہا کہ ایسی روایت منقطع درج صحیح
ہوی لہذا علامہ ابن حجر عسقلانی کو جوش آیا اور سارے محفل کو فاسق کیا
اور ثابت کردیا کہ یہہ حدیث محض غلط اور وضعیات زبیر بن بکار اور واقدی کے

صفحہ ۲۵
کتاب المناقب و المغازی
حدیث الافک

واقدی سے ہے چنانچہ فتح الباری مین بعد نقل قول معترضین فرماتے ہین
کہ بنیاد انکے اعتراضات کی واقدی اور زبیر بن بکار کے اس روایت پر ہے
کہ ام رومان نے سنہ ہجری مین وفات کیا حالانکہ بخاری نے تاریخ اوسط
و صغیر مین اس قول کے غلطی کیطرف اشارہ کیا ہے اور ابراہیم حربی نے
بیقین بیان کیا ہے کہ مسروق نے پندرہ برس کی سن مین بعد خلافت
عمر ام رومان سے سماعت کی کیونکہ ولادت مسروق سال ہجرت مین ہے
اسی وجہ سے ابو نعیم اصبہانی نے کہا کہ ام رومان بعد وفات آنحضرت
زندہ رہین پس خطیب وغیرہ کا اعتراض بربنا دو قول واقدی و زبیر بن بکار ہے
جو صحیح نہین کیونکہ روایت احمد مین عائشہ سے منقول ہے کہ جب آیہ تخییر نازل ہوئی
تو حضرت نے مجھسے ابتدا کی اور فرمایا کہ ایک بات مین تجھسے کہتا ہون مگر
اسمین جلدی نہ کرنا جبتک اپنے باپ ابوبکر اور ماں ام رومان سے مشورہ
نہ لیلو اور صحیحین مین بھی یہ روایت ہے مگر ام رومان کا نام نہین ہے اور آیہ
تخییر سنہ مین نازل ہوا پس اس سے معلوم ہوا کہ جسوقت واقدی اور
زبیر بن بکار نے وفات بیان کی اوسوقت ام رومان نہین مرے تھے انتہے
اس عبارت طولانی سے معلوم ہو کہ ابن حجر عسقلانی نے کسطرح واقدی
اور زبیر بن بکار والی روایت کو جسمین کمال فضیلت ملا در بی بی عائشہ
باطل کیا اور ان دونون کی لغویت اور بے اعتمادی اور غلط بیانی
ثابت کی پس ایسے شخص کے یہہ روایت باوصف عداوت اہلبیت علیہم السلام
کیونکر نہ موضوع قرار پائینگے حالانکہ جن دلائل سے عسقلانی نے روایت

وفات ام رومان کو باطل کیا اونہین دلایل سے یہہ بھی باطل ہے مگر ناظرین یہین سے سمجہ سکتے ہین کہ غلط قصے کسطرح مشہور ہوجاتے ہین کہ اتنے اتنے اکابر علمانے ایسے موضوعات کی بنیاد پر صحیح بخاری کو مقدوح کیا پس جہان فضیلت عمر اور توہین اہلبیت دونون غرضین شامل ہون وہان ایسی وضعی روایت کا مشتہور ہونا کون بڑی بات ہے ہای **افسوس** صحیح بخاری کے برابر بھی اہلبیت نبوی صہ کی قدر نہین جو کسیکو جوش آئے اور ان وضاعین و کذابین کی پردہ دری کرے **چوتھی روایت**

نبقل ازالۃ الخفین از اصابہ ابو بشر دولابی نے بطریق ابن اسحق روایت کی ص ۹۲۷
چوتھی روایت
کہ جب بیوہ ہوئین ام کلثوم بنت علی عمر سے الخ تا آخر روایت یہ ابن اسحق وہ بزرگ ہین کہ اہلسنت کے یہان علم سیر و مغازی انہین پر موقوف ہے سعید بن حجاج انکو امیر المومنین فے الحدیث کہتے ہین مگر دیگر ائمۂ دین اہلسنت ان کو کذاب ور دجال بناتے ہین چنانچہ میزان الاعتدال مین ہے کہا ابو داود نے کہ ابن اسحق قدری معتزلی ہے اور سلیمان تیمی نے کہا کہ کذاب ہے یعنے بہت بڑا جھوٹا ہے ہشام بن عروہ نے کہا کذاب تہا یحیی بن سعید اور مالک ابن اسحق کے بارے مین جرح کرتی تہے ابن ادریس سے روایت ہے کہ مین مالک کے پاس بیٹہا تہا کہ کسینے کہا ابن اسحق کہتا ہے علوم مالک ہمارے پاس لاؤ کہ ہم اوسکے بیطار ہین مالک نے کہا وہ دجال ہے منجملہ دجالون کے ص ۲۸۸
ابن اسحق دجال ہے
سے تہے کہا ابن عیینہ نے کہ مینے ابن اسحق کو مسجد خیف مین دیکہا پس مجہکو شرم آئی کہ کوئی مجہکو اوسکی پاس نہ دیکہے کہا یحیی نے تعجب ہے کہ ابن اسحق

اہل کتاب سے روایت کرتا ہے اور شرجیل کے روایت نہین مانتا کہا یحییٰ
قطان نے مین گواہی دیتا ہون کہ ابن اسحاق کذاب ہے کہا دراوردی نے مین
صحبت ابن اسحاق مین بغرض تحصیل علوم بیٹھا تھا کہ ابن اسحاق کو پینک سے
آتے بیدار ہوکر کہا ابھی مینے خواب مین دیکھا کہ کوی مسجد مین آیا ہے اور اوسکے
ہاتھ مین رسی ہے ایک گدھے کی گردن مین ڈالکر کھینچتا ہوا لیجاتا ہے اوس
خواب کے بیان کرنے کو تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک آدمی ہاتھ مین رسی لئے
ہوے آیا اور ابن اسحاق کی گردن مین ڈالکر بادشاہ کے پاس لیگیا
اور اسپر تازیانہ لگائی گئی کہا محمد بن اسمعیل نے کہ خاص ابن اسحاق کے
ہزار روایتین ہین جنکو دوسرا کوی نہین روایت کرتا انتہی اور علامہ ابو الفتح
اندلسی صاحب عیون الاثر مین فرماتے ہین کہ یحییٰ قطان نے کبھی ابن اسحاق سے
روایت نکی اور امام مالک نے کہا ایک دجال ہے منجملہ دجالون کے اور ہشام
بن عروہ سے کسینے کہا کہ ابن اسحاق یہہ حدیث بیان کرتا ہے اوسپر ہشام نے
کہا کذب الخبیث خبیث جھوٹھا ہے یہہ دشمن خدا کذاب میری زوجہ سے
روایت کرتا ہے بھلا کہان دیکھا اوسکو کہا مالک نے کہ ابن اسحاق کذاب ہے
تا آخر عبارت طولانی عیون الاثر پس اگر ایسے دجال بلکہ خر دجال اور کذاب کے
روایت سے استدلال اہلسنت درست ہو تو لچھمن و رام کے قصون سے
اہل اسلام کیون نہ ملزم ہونگے اب یہان سے اوس حدیث کی بھی بخوبی
تصدیق ہوگئی جسکو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب دجال خروج کریگا تو محبین عثمان
اوسکی متابعت کرینگے جیسا کہ میزان الاعتدال و مغنی اور لسان المیزان مین

ف ابن اسحق کذاب

ف خواب ابن اسحق کذاب

صفحہ ۱۵۳ میزان الاعتدال جلد اول

ہے اور ذہبی اور حافظ ابن حجر نے اوسکی تصحیح کی ہے کیونکہ اس رجال یعنے
ابن اسحق کی روایت کو دوستداران عمر وعثمان کس بشاشت سے قبول کرتے ہین
اور اہلحق یعنے شیعہ کے روبرو پیش کرتے ہین امر حق کو کسیطرح نہین مانتے
اور اس رجال کذاب کے پیروی پر اڑے ہین پھر کیف مولوی حیدر علی ... کے
اوس فقرہ کا بخوبی جواب ہوگیا جو رواۃ شیعہ کے بارہ مین نقل کیا تھا کہ بروایات
چندے از ابالسہ و دجاجلہ کہ نقیض این احادیث ست حوالہ می کنند کیونکہ خود
انہین حضرات کی روات دجال بلکہ فخر دجال قرار پائی پانچوین روایت
منقول ازالۃ الغین از اصابہ عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ عمر چالیس ہزار درہم دیا
مضمون وہی ہے جو عبدالرحمن بن زید بن اسلم کی روایت کا مضمون ہے پھر کیف
یہہ عطاء خراسانی عقیلی کے نزدیک ضعفا مین سے ہے اور کذاب و مفتری ہے
بھی ابن حبان نے بھی ضعفا مین شمار کیا ہے اور اوسکی روایات سے استدلال
کرنیکو باطل قرار دیا ہے اور بخاری نے اوسکی روایات کو مقلوب الاسانید
کہا جیسا کہ میزان الاعتدال ذہبی مین ہے اور انساب سمعانی مین ہے
کہ ردی الحفظ تھا وہم وخطا وخلل مین گرفتار تھا اوسکی روایات سے
استدلال کرنا باطل ہے انتہی پس ایسے ضعیف وکاذب مفتری کی روایت
مقلوب الاسانید سے بمقابلہ اہلحق استدلال کرنا کیونکر زیبا ہے کہ خود ان
اکابر نے اوسکی روایات کو باطل کردیا والحمد للہ وکفی اللہ المومنین القتال چھٹی
روایت ازالۃ الغین مین ہے نور الدین حسینی از رئیس المحدثین یعنے
دار قطنی روایت مینماید کہ ابو حنیفہ در مدینہ بشرف خدمت امام باقر ...

صفحہ ۹ مین شیعون کو ... منقول ہوا ۱۲

ف جواب عبارت مولوی حیدر علی

صفحہ ۸ وسق قلمی ج ۲

ص ۹۲۹

مشرف شد در بیعتے کہ باشندگان کوفہ را بسوے خود راہ نمیداد و اظہار نیز
خود نمی نشاسید ابو حنیفہ گوید کہ من مطلب امام را فہمیدم و بسوی آنجناب
نشستم و گفتم کہ در حق ابو بکر و عمر چہ میفرمائی فرمود کہ خدا رحمت کند بریشان
عرض کردم کہ اہل کوفہ میگویند کہ تو از شیخین بیزاری فرمود کہ برب کعبہ قسم میخورم
کہ آنہا بر من افترا می کنند آیا تو نمیدانی کہ حضرت علی بن ابیطالب دختر خود را کہ نام
او ام کلثوم بود از بطن مبارک حضرت فاطمہ زہرا ع پیدا شد بنکاح عمر داد و جد او
حضرت پیغمبر خاتم المرسلین ست و جدہ او حضرت خدیجہ کبرے سیدہ
اہل الجنۃ و برادرانش حسن و حسین ع سرداران اہل بہشت و عم او حمزہ و جعفر بن ابیطالب
اگر علی مرتضے عمر بن الخطاب را مستحق تزویج نمیدانست زینہار دختر خود را
کہ حالش دانستہ بنکاح عمر نمی سپرد ابو حنیفہ میگوید کہ بعد ازین عرض کردم کہ
کاش این مضمون را باہل عراق در مکتوبے می نوشتے تا ایشان را معلوم می شد
کہ تو ازین تہمت مبرا ہستی فرمود کہ اہل عراق اطاعت نمیکنند ترا گفتم کہ
نزد من ہمنشین بر گفتہ من عمل نکردی انہا کہ سر از شریعت می تابند سخن مرا کے
گوش میکنند انتہے **اقول** اولاً اس نقل سے مولویصاحب کی نور الدین حسینی
سے بخوبی شناسائی صاحب کی اوس اتہام کی حالت ظاہر ہوئی جو تحفہ مین
اس روایت کے نسبت کتب شیعہ کی طرف کی اور کوئی نام اوس کتاب کا
یا راوی کا بھی نہ لکھا کیونکہ اگر کچھ اصلیت اسکی شیعونکی کسی کتاب مین ہوتے
تو کبھی مولویصاحب اس روایت کو اپنے یہان کی روایت نہ بتاتے چونکہ تحفہ
جہاں بینین شاہ صاحب کی صرفت اس بارہ مین بخوبی ظاہر کی گئی ہی لہذا مولویصاحب نے

سنے اودہر اسکی نسبت نہ کی ورنہ خوف تفضیح اپنے ہی مفتریون کے سر چڑھا خیر شکر خدا کہ مولویصاحب کی بدولت اس افترا سے نجات ملی مثلاً نیا موضوعیت اس روایت کی صرف لفظ سے کے تو اس بداہت سے ظاہر ہے کہ کسی عاقل کو ذرا تامل بھی نہو کا بفور سماعت اسکے موضوعیت کا حکم لگا دیگا تا التقا خلاف روایات مذکورۃ الصدر ہے جسمین انکار اوراعتذار جناب امیر اور ناراضی حضرت کی لقاً نیا مذکور ہے مگر ہم ان امور سے قطع نظر کرکے اصل روایت اور سند کے حالت بیان کرتے ہین کیونکہ ناقل اس روایت کے نورالدین حسینی ہین جو مشہور بہ سید سمہودی ہین جنکے تصانیف سے تاریخ مدینہ اور جواہر العقدین (سید سمہودی)
ہے فاضل رشید انکی شان مین فرماتے ہین ما کتاب جواہر العقدین را مید انیم و مصنف انرا نمی شناسیم ذکر انیقسم مجہولین بجز اظہار حمق خود فائدہ نمی بخشد پس مولویصاحب کی خدمت مین ہم بھی یہی مضمون بلاغت مشحون فاضل رشید ادا کرتے ہین عطاے تو بہ لقاے تو کہ ایسے مجہولین سے استناد خصوصاً بمقابلہ اہلحق بجز اظہار حمق خود فائدہ نمی بخشد باقی رہے نقال اول یعنے رئیس المحدثین دار قطنی جنسے سید سمہودی نے نقل کیا (دار قطنی)
پس انکے بارمین زیادہ کد کرنیکی ضرورت نہین ہے یہان صرف عبارت منتہی مشکور پر کفایت کیجاتی ہے کیونکہ مولوی محمد بشیر تضعیف حدیث (ص ۳۳۰)
من زار قبری سے مین فرماتے ہین کہ اس حدیث کو کسینے حفاظ مشہورین سے صحیح نہ جانا اور ائمہ محققین سنے اسپر اعتماد کیا بلکہ فقط امثال دار قطنی نے روایت کیا ہے جو اپنی کتاب مین غرائب سنن کو روایت کرتا ہے

اور بہت سی روایات منکرہ اور موضوعہ اوسمین بہرتا ہے اور بعض جگہ
علتہ حدیث اور سبب ضعف وانکار بیان کرتا ہے انتہے مولوی عبدالحی
بجواب سکی فرماتے ہین کہ اس سے موضوع اور ضعیف واہی ہونا اس روایت کا
لازم نہین پس کچہہ ضرور نہین کہ جو روایتین ایسی ہون وہ سب ساقط ہو جائین
تا آخر تقریرہ پس اس سوال وجواب اہل حدیث وحنفی سے دارقطنی کا
جامع غرائب سنن ومخرج روایات منکرہ وموضوعہ ہونا ثابت ہوا کیونکہ
مولوی عبدالحی نے جرح دارقطنی کو قبول کیا گو ایک روایت خاص
من زار قبری مین دوسرے خصوصیات سی وہ حکم عام کتاب دارقطنی نہ
جاری ہو مگر اصل کتاب کا مجموعہ غرائب سنن وموضوعات ومنکرات
ہونا بخوبی ثابت ہو حالانکہ بنص امام ذہبی لفظ منکر الحدیث مثل الفاظ
دجال وکذاب ووضاع وغیرہ ارد عبارات جرح سے ہی کما فی مقدمہ
میزان الاعتدال بہر کیف اگر مولوی صاحب روایت ابوحنیفہ کو دربارہ
عقد جیسے دارقطنی نے نقل کیا مثل روایت من زار قبری کے عیوب
موضوعیت ومنکریت سی خالص کہینگے تو دیکھا جائیگا ابھی تو حکم رد عام
اوسپر جاری ہے اور کیونکہ نہ جاری ہو کہ خود شاہ عبدالعزیز صاحب
نے بے احتیاطی اوسکی ظاہر کر دی ہے چنانچہ فاضل [illegible]
[illegible]

وقبول در طبقہ اولے وثانیہ نرسیدہ ورجال آن کتب موصوف بعد اینست اند
و بعضے مستور و بعضے مجہول واکثر آن احادیث معمول بہ نزد فقہا نہ شدہ اند
بالکہ اجماع برخلاف آن منعقد شدہ واسامی آن کتب اینست مسند دارمی
مسند ابی یعلی موصلی مسند عبد بن حمید سنن دار قطنی الخ پس کتاب سنن دار قطنی
کا مجموعہ روایات مستورین وغیر عادلین ومجہولین ہونا مسلم ہوا اور خود دار قطنی
کی بھی عظمت تحقیق بخوبی معلوم ہو گئی پس کیا تماشا ہے کہ اپنی خانہ جنگی اور
تحقیقات واقعی مین تو روایات دار قطنی کو موضوعات و منکرات سے قرار دین
اور خلاف اجماعیات بتائین اور شیعون کے سامنے اس بشاشت
اور مسرت سے اوسکے موضوعات کو پیش کرین سبحانک ھذا شئی عجیب
باقی رہے راوی اول اس روایت کے اہلسنت کے امام اعظم ابو حنیفہ تو
پس میری کیا مجال جو اونکی شان ذالا مین کچھ کہ سکون اگر اونکی روایت
حنفی لوگ سر کہائینگے دماغ چاٹ جائینگے مگر چونکہ تحقیق روایت کا واسطہ
گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل ہان چند شہادتین بڑے بڑے ائمہ دین اہلسنت
کی اوسکے بارہ مین [illegible]
اشارہ کافی ہے جسکے بعد کسی عاقل ہشیار کو انکی روایت پر اعتبار نہین
[illegible] اہلسنت [illegible] شہادتون کو سنائین اور انکے بڑے بڑے پیشوایان
[illegible] تو مجبوری اور [illegible]
[illegible]
[illegible]

عمری مین بھی اہلسنت کو اختلاف عظیم لاحق ہے کوئی تو انکو کابلیونکی نسل
سے بتاتا ہے کوئی عجم سے کوئی نسل عرب سے کہتا ہے مگر اکابر علماے
اہلسنت مثل امام فخر رازی محقق دہلوی وغیرہ کے ناقل ہین کہ ابو حنیفہ
غلام زادہ تھے آزاد و احرار سے نہ تھے چنانچہ انکا نسل عجم سے ہونا بھی
اسی امر کی دلیل ہے انکے دادا زوطی نام کی نسبت مورخون کا بیان ہے
کہ کابل سے گرفتار ہو کر آئے اور قبیلہ بنی تیم کے کسی عورت کی غلام رہے
بعض ہوا خواہون نے اسکا بھی دعوے کیا ہے کہ غلام زادہ نہتی اور سند
مین اسکے خود انکے پوتے اسمعیل کا قول نقل کیا ہے جسکی بے اعتباری
ایسی ہے کہ محتاج برہان نہین بعضون نے یہانتک ترقی کی کہ انکو
نسل عرب مین داخل کر دیا جسکی بدولت غیر غیر لوگون کو انکا دادا پردادا
بنانا پڑا مگر جب اسکی خرابی پر تنبہ ہوا تو خود انہین لوگون نے تردید کر کے
عجمی النسل ہونا انکا ثابت کیا بہرکیف چونکہ امام فخر رازی نے اسکے اس
غلام زادگی کو دلائل فضیلت امام شافعی مین پیش کیا ہے اور اسوجہ سے
ہے امام ابو حنیفہ کو اوسنے مجروح کیا الغرض اسقدر حوالہ قلم ہوا ورنہ
زیادہ تحقیق اس سے فضول ہے کیونکہ اکثر [illegible] سے ہی [illegible]
[illegible] انکے [illegible] نسبت [illegible] صاف نہین کہا جاتا کہ [illegible]
[illegible]

ف سوانح عمری ابو حنیفہ

ف ذات ابو حنیفہ

ط سیرۃ النعمان مولوی شبلی ص ۱۲

ط سیرۃ النعمان ص ۱۶

[illegible]

ابتدائی تحصیل علم ابو حنیفہ

دیگر اقوام زیادہ تر انکے پیرو و مقلد ہین الجنس یمیل الی الجنس کیونکہ ہمجنس
کیطرف میل کرنا امر فطری ہے انکی ابتدائے تحصیل علم کے متعلق علامہ
خطیب بغدادی اپنی تاریخ مین خود ابو حنیفہ سے بسند متصل ناقل ہین کہ کہا
ابو حنیفہ نے جب مجھے شوق تحصیل علم ہوا تو ہر علم کے فوائد و منافع کو دریافت
کرنا شروع کیا کسینے کہا علم قرآن سیکھو مینے فائدہ پوچھا تو لوگون نے
کہا کہ جب قرآن سیکھ لوگے تو مسجد مین بیٹھ کر لڑکوں کو تعلیم کرو گے پھر تھوڑے دنون بعد
کوئی لڑکا تم سے زیادہ یا تمہارے برابر حافظ ہو گا ساری ریاست تمہاری
جاتی رہیگی تب مینے کہا کہ علم حدیث حاصل کرون اور ایسا حافظ حدیث بنون
کہ دنیا مین ہمارے برابر کوئی حافظ نہو لوگون نے کہا نتیجہ یہ ہو گا کہ تیرا پے مین
مبتلائے اختلاط ہو گے آخر تمکو لوگ کاذب کہکر بدر کرینگے تو مینے (ابو حنیفہ)
کہا ایسے علم کی مجھے حاجت نہین اچھا علم نحو سیکھون لوگون نے کہا
اب معلم بنو گے تمہارے آمدنی تمہاری دو دینار یا تین دینار ہو گی تب کہا
فن شعر مین مہارت پیدا کرین لوگون نے کہا نتیجہ یہ ہو گا کہ اگر کسیکی تمنے مدح کی
[illegible]
تب مینے کہا کہ علم کلام مین کمال پیدا کرین لوگون نے کہا آخر نتیجہ یہ ہو گا کہ کفر
[illegible] لگایا جائے گا آخر قتل ہو گے اور اگر بچ گئے تو ہمیشہ مذموم
[illegible] تب مینے کہا علم فقہ حاصل کرون لوگون نے کہا تب تمام [illegible]
[illegible]

کلام ابو حنیفہ مختار مختصر تاریخ بغداد سے مولوی محمد شبلی نعمانی نے
بھی اپنی سیرۃ النعمان صفحہ ۳۰ مین اس روایت کو کچھ کتر بیونت کر بطور اختصار
لکھا ہے مگر اوسکے غلط ہونیکا بھی دعوے کرتے ہین کہ کہتے ہین کہ ہما
جو ریمارک امام صاحب کیطرف منسوب کئی ہین ایسی جاہلانہ ریمارک ہین
کہ ایک معمولی آدمی کیطرف بھی نسبت نہین کیجا سکتی اس روایت کو صحیح
مانین تو ماننا پڑیگا کہ حدیث و کلام کیطرف امام ابو حنیفہ نے توجہ ہی نہین کی
حالانکہ ان فنون مین امام ابو حنیفہ کا جو پایہ ہے اوس سے کون انکار
کرسکتا ہے انتہے ہمکو بہت **افسوس** ہے کہ اس معترض نے مطلقا
اسکا خیال نہین کیا کہ یہہ اعتراض اس روایت پر کس اصول سے مطابق
ہے کیونکہ روایت کی غلطے یا از راہ سلسلہ کیجاتی ہے یا از راہ درایت سلسلہ
مین تو کوئی عذر ہی نہین کیونکہ علامہ خطیب بغدادی اپنی تاریخ مین مسلسل سند
سے روایت لکھتے ہین اور اپنی تاریخ کا یہہ مرتبہ ہے کہ جناب رضی الله عنہ
اسکی سماعت کو تشریف لاتے تھے کما فی بستان المحدثین لشاہ عبد العزیز
باقی رہا دوسرا اصول یعنی درایت کی راہ سے پس جب خود اسکو مجوزے
[illegible] بیان کرتے ہین کہ ابو حنیفہ نے حسب تقاضائے [illegible]
مسائل کو سہل کیا اور سلطنت کے ایک رکن قرار پائے اور [illegible]
[illegible] تحصیل علم کیطرف متوجہ ہوئے وکس [illegible]
[illegible]

نہ ملا اور فانیز بمرام ہوے سوائے اسکے جس دنیاوی خیال سے امام
ابوحنیفہ نے ان علوم کے نفع و ضرر کو بیان کئے ہین ایسے بدیہی ہین
کہ کسیکو اوسمین تامل نہین ہو سکتا پس ایسے بدیہی نفع و نقصان دکھانیوالے
کو جاہل کہنا سراسر حیرت خیز ہے باقی رہا ابوحنیفہ کا بے بہرہ ہونا علم کلام
و علم حدیث سے پس ایسا مسلم ہے کہ کسیکو عذر ہی نہین کیونکہ اہلسنت کے یہان
اصلی اوستاد علم کلام کے معتزلہ ہین مگر جبسے اشاعرہ کا مذہب قائم ہوا
تو اب تین اوستاد مانے جاتے ہین ابوالحسن اشعری منصور ماتریدی
حنابلہ ابوحنیفہ کو کیسے بھی اس فن کا اوستا نہین جانا ہے باقی رہا علم حدیث
پس حقیقت یہ ہی کہ ابوحنیفہ کو بہ نسبت کل علوم کے زیادہ تر نفرت اسی
علم سے تہی بقول صاحب تذکرۃ الموضوعات و تہذیب الاسماء چار صحابی
جناب رسالت مآب کے انکے زمانہ مین موجود تھے مگر کسی سے کوئی حدیث — سلہ معیار الحق صفحہ لاہور
کی روایت نہین کی مولوی شبلی صاحب نے بھی اقرار کیا ہی پس اس سے
شبہ کرانکے کنارہ کشی کی اول علم حدیث سے [illegible]
[illegible] اوستاد ابو [illegible]
مخالف ہین حدیث کے اور امام شافعی سے سبکی نے طبقات کبری
مین نقل کیا ہے کہ حنفیونکی کتابین مثل فروع کے متمسک [illegible] ہین
کہ ظاہر تو تمام کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا اتباع ہین مگر دراصل سب
مسائل انکے خلاف ہین الی آخرہ انتہا [illegible] امام اہلسنت اکثر احادیث — سلہ عجالۃ نافعہ مولوی محمد سعید صفحہ ١٩
[illegible] سے کنارہ [illegible]

جہیل ڈالوا ورخلیفہ دوم کے بعض احکام کو ہذیان مجنون بتاتے تہے
کما فی مختار مختصر تاریخ بغداد **بیان** بعض بدخواہون نے جیسا کہ انکی
تابعین سے ہونیکا دعوے کیا ہے اوسیطرح بعض صحابی سے بسندات
روایتین بہی نقل کین تا اینکہ ابوالموید محمد بن محمود خوارزمی نے دفعیہ عار
جہل علم حدیث کے لیئے ابوحنیفہ کے پانچ سو چہتیس برس مرنیکے بعد
سنہ ٦٦٥ کے قریب قریب ایک مسند تیار کیا جسمین چند اور مسندون کا
نام بہی بتایا ہے حالانکہ کہین اونکا پتہ نہین آخر خود انہین لوگون نے
فیصلہ کر دیا کہ محض جعلی کارروائی یارون کی صرفت بازی ہے
نتیجہ اس ہواخواہی کا یہ ہوا کہ جس عیب سے بچنے کے لیئے امام صاحب نے
علم حدیث سے گریز کیا تہا اون بدخواہون کی بدولت اونہین جرم کے
مجرم اور اونہین الزامون کے ملزم قرار پائے شعر دشمن دانا کہ غم جان بود
بہتر از ان دوست کہ نادان بود بہت صحیح ہے مین اپنے دعوے کی تصدیق
مین چند شہادتین ائمہ عدول اہلسنت کی پیش کرتا ہون علامہ ذہبی نے
جنکو شاہ عبدالعزیز صاحب امام اہل حدیث کہتے ہین اپنی میزان الاعتدال
مین لکہتے ہین نعمان بن ثابت بن زوطی ابوحنیفہ کوفی امام اہل الرای
کو امام نسائی نے ضعیف کہا ہے اسیطرح ابن عدی وغیرہ نے
بلکہ اوسی میزان مین ہے اسمعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت ابوحنیفہ
کو بہی ابن عدی نے کہا ہے تینون ضعیف ہین یعنی نعمان اور حماد اور اسمعیل
[illegible]

اذا طلعت الثریا امن الزرع من العاھۃ کے ضعیف ہونے کی وجہین بیان
کی ہین ذہبی نے لکھتے ہین کہ راوی اس حدیث کا ایک شعیب ہی جسکو ذہبی نے
ضعفا مین شمار کیا ہے اور ایک راوی اسکے نعمان بن ثابت (ابو حنیفہ)
ہین جسے ذہبی نے ضعیفون مین گنا ہے اور ابن عدی کہتے ہین کہ کل
روایتین انکی غلطی اور تصحیف و زیادات سی ملو ہین اور علامہ ابن جوزی
نے کتاب منتظم مین لکھا ہی کہ کہا سعید بن ابی مریم نے کہ یحیے بن سعید سے
ابو حنیفہ کو پوچھا تو یحیے نے کہا حدیثین اوسکی لکھی جائین قابل نقل
نہین اور عبد اللہ بن علی نے عبد اللہ مدینی سے نقل کیا کہ ابو حنیفہ کو
از حد ضعیف جانا کیونکہ ابو حنیفہ نے کل پچاس حدیثین روایت کین اور
سبھون مین خطا کی اور ابی حفص عمرو بن علی سے روایت ہی کہ کہا ابو حنیفہ
حافظ نہین ہی مضطرب الحدیث اور واہی الحدیث ہی ابو بکر بن ابی
داؤد نے کہا کہ کل ایکسو پچاس حدیثین ابو حنیفہ نے روایت کین
سبھون مین خطا کی یا یہ کہ انکی نصف حدیثین غلط ہین اور ... ابو ...
... ناقل ہین کہا ابو حنیفہ نے جب مین مکہ معظمہ گیا تو حجامت
بنانے والے سے تین سنتین سیکھین کیونکہ جب حجامت کے لیے ہم بیٹھے
تو حجام نے کہا قبلہ رو بیٹھو بعد اوسکے داہنی طرف سے حجامت بنانا شروع کی
... دونون ہڈیون تک حجامت بنائی کہا حمیدی نے کہ جو شخص ایسا ہو
کہ سنت رسول و اصحاب رسول ... حجام سے سیکھنے کا
محتاج ہو وہ کیسے تقلید احکام ... [illegible]

اسلام مین کیونکر کی جا سکتی ہے اور امام فخر الدین رازی رسالہ ترجیح مذہب شافعی مین فرماتے ہین کہ بخاری ابو حنیفہ کو ضعفا مین شمار کرتے تھے اور امام احمد بن حنبل کہتے ہین کہ ابو حنیفہ کی نہ راے ہے نہ حدیث بلکہ تاریخ صغیر بخاری مین ہے بروایت نعیم بن حماد کہ کہا فزاری نے ہم سفیان کے پاس تھے کہ خبر مرگ ابو حنیفہ آئی اوسپر سفیان نے کہا شکر خدا یہ شخص اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا تھا اس سے زیادہ شوم کوی مولود اسلام مین پیدا نہین ہوا پس جب ایسے ایسے ائمہ دین اہلسنت اور ارکان شرع متین انکے ضعف اور نا ثقاہت اور عدم صحت روایت پر ابو حنیفہ کی نص قطعی کرین اور انکی جماعت کثیر محدثین محققین بمتفق اللفظ انکی روایت کے باطل ہونے پر شہادت دین تو کون ایسا مسلمان ہے جو انکی روایت پر اعتماد کر سکتا ہے بالخصوص اس روایت مین جس سے ہمکو بحث ہے یعنی روایت عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام کے باب مین تو پر کہ برابر بھی انکی صداقت نہین مانے جا سکتے کیونکہ خود اصل روایت ہی سے انکی مخالفت امام کے ساتھ ظاہر ہے کہ امام زمان منع کرتے ہین تو ہمارے پاس نہ آ مگر یہ عدول حکمی کرتے ہین اور کبھی حکم امام نہین مانتے اور روز بار امام مین چلے جاتے ہین گویا امام علیہ السلام مسلوب الطاقت یا بخوف فتنہ و فساد کان پکڑ واکر نکلوا نہ دیا مگر غیظ و غضب جاہی ... [illegible] کہدیا کہ تو بھی دشمنون اہل کو فتنہ سے ہے جنہونے احکام ... [illegible] ... کی ... [illegible] ...

[illegible]

اور افترا جوڑنا کیا مشکل ہے چنانچہ یہی ابو حنیفہ نے جنکو اسکا دعویٰ ہے
کہ ہم امام محمد باقر علیہ السلام کے شاگرد ہین اور مریدان انکے اس شاگردے
و تلمذ کو بڑے فخر سے لکھتے ہین ابھی جو مخالفت امام کی وہ معلوم ہوے
اب ذرا انکی سلوک کو اپنے مرشد زادہ اور محسن زادہ محسن تمام عالم جناب امام
جعفر صادق علیہ السلام ابن جناب امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ملاحظہ
فرمائیے کہ قاضی القضاۃ ابو المؤید محمد بن محمود خوارزمی جامع مسانید ابو حنیفہ
مین لکھتے ہین کہ کہا ابو حنیفہ نے کہ ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی نے مجھے
کہلا بھیجا کہ لوگ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے علم و فضل پر مفتون
اور گرویدہ ہو رہے ہین تم ایسے چند مسائل انتخاب کرو جو نہایت سخت
و دشوار ہون تاکہ امام اوسکے جواب سے عاجز ہون تب مین نے حسب الحکم
خلیفہ چالیس مسئلہ نہایت سخت منتخب کئے اور منصور خلیفہ کے پاس [illegible]
حیرہ بھیجا خلیفہ نے مجھے بلا بھیجا جب گیا تو دیکھا کہ منصور خلیفہ سریر خلافت پر بیٹھا ہے
اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بھی پاس خلیفہ کے [illegible]
ہین امام علیہ السلام کو دیکھتے ہی [illegible] ہیبت اور رعب میرے دل [illegible]
معلوم ہوا کہ منصور خلیفہ کا بھی یہ دبدبہ کبھی نہ معلوم ہوا تھا حسب الحکم خلیفہ
مین بیٹھ گیا تو منصور امام جعفر صادق علیہ السلام کیطرف متوجہ ہوا اور کہا
یا ابا عبد اللہ یہ ابو حنیفہ ہے حضرت نے فرمایا ہان مین پہچانتا ہون
تب منصور خلیفہ نے کہا اے ابو حنیفہ [illegible] اپنے مسائل [illegible]
[illegible]

۹۷ [illegible] اثبات [illegible] ابو حنیفہ [illegible] من استقصاء الافحام [illegible] منتخبات الانوار صفحہ [illegible]

ہر مسئلہ کا ایسا مسکت جواب فرماتے تھے کہ مین لاجواب ہو جاتا تھا یہانتک کہ چالیسون سوال کا جواب دیا اسیوجہ سے مین کہتا ہون کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اعلم ناس ہین باختلاف فقہا اور سب سے زیادہ فقیہ ہین اسیتے **ناظرین** کو اس روایت سے جسکو تنبے ہمیر سے خیر خواہ بلکہ محسن ابو حنیفہ نے لکہا ہے اخلاص و محبت ابو حنیفہ کا حال بہ نسبت حضرات اہلبیت طاہرین علیہم بخوبی معلوم ہو گیا ہو گا اور سلطنت کے مخالفت امام سے اور ابو حنیفہ کا لگاو سلطنت کے ساتہہ اور خاندان رسالت سے اپنی علیحدگی جتانا خلیفہ وقت کے نزدیک جس سے خلیفہ نے جانا کہ جناب امام علیہ السلام ابو حنیفہ کو پہچانتے بہی نہونگے اسیوجہ سے ظاہر کیا کہ یہہ ابو حنیفہ ہے اور فرزند رسول کا صبر و تحمل اور خوش اخلاقی سے کام لینا کہ اتنا بہی نہ فرمایا ہمارے ہی خاندان کا تعلیم یافتہ ہے [illegible] ہیں ہر شخص اس روایت کے دیکہنے سے سمجہ سکتا ہے پس جس شخص کی ہمت علیا بخاطر خلیفہ عباسی تذلیل و تحقیر فرزند رسول انام جناب امام علیہ السلام پر ایسے منہمک ہو کہ دربار عام مین حضرت لاجواب کر [illegible] حضرت کی [illegible] اونکی گرویدگی [illegible] حقیقت کہ [illegible] تو اوسکے نزدیک امام [illegible] لگا [illegible] امرا و خلفا و اعدا [illegible]

[illegible]

خلفائے ثلثہ خصوصا خلیفہ دوم کی فکر مین رہتی ہون اور انواع مکر وحیلہ
سے اسکے اشاعت اور شہرت مین سرگرم رہتے ہون پس گو اب اس
روایت کے بعد کہ ابو حنیفہ نے دربار عام مین اپنے محسن زادہ فرزند رسول
کے ساتھ یہ برتاو کیا بلکہ جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کے ساتھ بھی حضرت
کے عالم صغر سنی مین اصغر پنج تخت سالگی مین بھی سلوک کیا اور جواب دندان شکن
پاکر خود ذلیل ہوا اسکا موقع نہین رہا کہ انکے مخالفات کو اصحاب امام کے ساتھ
بیان کرین مگر چونکہ ظرافت آمیز ہے اور اوس مخالفت امام کی زیادہ تر
تائید ہوتی ہے لہذا ایک لطیفہ بیان کرتا ہون کہ ایک روز ابو حنیفہ اور
مومن الطاق علیہ الرحمہ سے جو صحابی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے
کے تھے مسئلہ رجعت مین مباحثہ ہوا ابو حنیفہ کچھ منہ آئے اور کہا کہ تمہ
کے عقیدہ کے مطابق مومن و منافق پھر زندہ کئے جاینگے اور [illegible] قتل و
قصاص جاری ہوگا پس تم دس اشرفیان اسوقت مجکو قرض دو رجعت مین
تم سے لے لینا مومن الطاق علیہ الرحمہ نے کہا ہان مگر مجھے کیونکر معلوم
ہوگا کہ تم کس صورت مین مسخ ہوکر زندہ ہوگے جو ہم تم سے روپیہ وصول
کرینگے اگر اسکے اطمینان ہو جائے تو ہم قرض دینے کو حاضر ہین ابو حنیفہ
اصل جواب سے شرمندہ ہوکر ساکت ہوئے علے ہذا القیاس ہزارہا ان کی
ہین جن مین بظاہر عداوت و بغض معاندہ اہلبیت کے ساتھ ابو حنیفہ کے
ظاہر ہوتے ہین [illegible]
[illegible]

علوم و کمالات اہلبیت طاہرین ع کے مقر ہین حتیٰ کہ اس شاگردی کو ابوحنیفہ
کے بڑے فخر و مباہات سے بیان کرتے ہین کہ یہ امام محمد باقر علیہ السلام کے
شاگرد تھے باایں ہمہ نہ معلوم انکو امام اعظم کا خطاب کیونکر ملا اور امام مالک جو
انکے اوستاد تھے اس شرف سے کیون محروم ہوئے شاید اسکے یہی وجہ ہو
کہ جس خلیفہ یا عالم کو قران و رسول و اہلبیت سے زیادہ علحدگی ہو وہی اعظم
بنایا گیا چنانچہ خلیفہ دوم جنہونے سیکڑون مسائل مین خود رائی کرکے
خلاف حکم خدا و رسول اپنے قیاس و رائے سے احکام جاری کئے جنکو اصول
اجتہادات ائمہ اربعہ کہتے ہین اور مذہب فاروقی کہا جاتا ہے اونکو فاروق
اعظم کا خطاب ملا ابوحنیفہ نے جو بہ نسبت بقیہ ائمہ اربعہ کے بالکل قرآن و حدیث
و اہلبیت کے مخالفت کرکے اپنے قیاس و رائے سے حسب خواہ سلاطین
وقت احکام جاری کئے تو امام اعظم بنے چنانچہ دیکھیے معاویہ و یزید و ہارون رشید
وغیرہ جو اپنی ماؤن بہنون بیٹیون کے ساتھ مرتکب فعل شنیع ہوئے اونکی لئے
یہ مسئلہ بنایا کہ اگر اپنے محرمات شرعیہ کے ساتھ بلفظ حریر مرتکب حرام ہو
تو جائز ہے فرق اتنا ہوا کہ نام بردگان بلا پردہ مرتکب ہوئے اس امام اعظم
نے ایک پردہ شرعی قائم کردیا [illegible]
کے ساتھ نکاح کرے تو کس طرح [illegible] جاری ہوگی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سیرۃ النعمان

ہدایہ جلد اول صفحہ ۲۹۲

مشتبہ ہو کر اخیر متاخرین نے صحیح بخاری وغیرہ سے لفظ دبر کو نکال دیا چنانچہ سنا گیا
مذکور ہوا اگر امام ابو حنیفہ نے عام فتوی دیدیا کہ عورتون کے ساتہ لواطہ جائز ہے
اور اوسکی کوئی اصلاح بھی نہ کر سکا چنانچہ امام طحاوی شرح معانی الآثار
مین لکھتے ہین کہ کہا عبد الرحمن بن قاسم نے مینے کسی ایسے شخصکو جو قابل
اقتدا ہوا مر دین مین ایسا نہ پایا جو اسمین شک کرتا ہو کہ عورتون کی دبر
مین وطی کرنا حلال ہے بعد اوسکے اسی آیت کی تلاوت کی اور کہا آپ
سے بڑہ کر کونسی آیت صاف ہوگی اور عینی شرح ہدایہ مین لکھتے ہین کہ
اگر وطی کرے اپنے غلام کے دبر مین یا اپنی لونڈی کے دبر مین یا اپنی عورت
کی دبر مین تو اوسپر حد نہین ہے اور اسمین کسیکو اختلاف نہین ہے
اسیطرح چونکہ اون سلاطین کو شراب وکباب کا از حد شوق تہا جسے
کہ خود قاضی یحیے بن اکثم جو بڑا عالم اہلسنت کا تہا [illegible]
پلایا کرتا تہا تو اونکی خوشامد مین ابو حنیفہ نے یہہ مسئلہ بنایا کہ اگر نو پیالہ
شراب پیئے اور [illegible] نگ [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible] نجاست سے آلودہ کرے اور [illegible]
[illegible]

صفحہ ٦٧٨ عینی شرح ہدایہ ج ٢ مطبع [illegible]
صغر [illegible] ص ٢٣٢
[illegible]

کہدیا ایمان وہ چیز ہے جو نہ گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے چنانچہ کہا ایمان
ابو بکر و ایمان ابلیس واحد ہے اسیطرح اگر بغرض تقرب خدا نعلین
و کفش وغیرہ کی پرستش کرے تو جائز ہے وغیرہ وغیرہ مسائل کلاہ جالاگ
جلد اوّل عہ ذوالفقار حیدریہ مین مرقوم ہوا پس غالباً یہی وجہ ہوے کہ اس امام کا
مذہب اہلسنّت کو نہایت درجہ مرغوب ہوا کیونکہ ع ہر عیب کہ سلطان بہ
پسند د ہنر ست اہلسنّت کا نہایت ہی مضبوط اصول ہے چنانچہ ابتدا
سے اس مذہب کی بنیاد اسی اصول پر قایم ہے کہ سلطان وقت جو
فعل کرے وہ قابل اعتراض نہین ہے از نجاست کہ اصول کو تابع ان
سلاطین کا بنایا نہ یہ کہ خلفا و سلاطین کو تابع کسی اصول کا قرار دین
چنانچہ جب امام صاحب نے ان سلاطین و امرا کی رعایت مین احکام
شرعی کی یہہ حالت بنائی تو اُن سلاطین نے بھی بقاعدہ ھل جزاء
الاحسان الا الاحسان اس مذہب کے ترویج مین نہایت کوشش کی سیف النعمان صفحہ [illegible]
[illegible] ہے ابن حزم جو ارباب ظاہر کے مشہور امام ہین اونکا قول ہے
کہ دو مذہبوں نے سلطنت کی زور سے ابتدا سے رواج عام حاصل
کیا ایک ابو حنیفہ کا مذہب کیونکہ جب قاضی ابو یوسف کا قاضی القضات کا
منصب ملا تو انہوں نے حنفی لوگوں کو عہدہ قضا پر مقرر کیا دوسرا امام مالک
کا مذہب اندلس مین کیونکہ امام مالک کے شاگرد یحیی مصمودی خلیفہ اندلس کے
[illegible]

مصنف سیرۃ نے اور اور خلفا اور سلاطین کے حالات بھی لکھے ہین جنہونے
اس مذہب حنفی کو رواج دیا اور بنہایت غلو سے اسکی ترویج مین کوشان
ہوئے مگر افسوس ہے کہ ان واقعات کے بعد بھی مولف کو خیال تردید قول
ابن حزم پیدا ہوا جو موجب صد مضحکہ ہے از آنجا کہ مشاہدہ سے یہ بھی ثابت ہے
کہ اکثر ظالم لوگ اپنی سزا کو پہونچ جاتی ہین خوشامدی کی مکاری آخر کھل جاتی ہے
ابو حنیفہ نے بھی اپنا نتیجہ اوٹھایا جن سلاطین کے واسطے دین و ایمان کو
تباہ کیا تھا پہلے اونہونے کفر و زندقہ سے دو مرتبہ ابو حنیفہ کو توبہ کرایا
آخر مین یزید بن عمر بن ہبیرہ نے جو مروان کیطرف سے کوفہ کا گورنر تھا
حکم دیا کہ ابو حنیفہ کو ہر روز دس دس دُرّے لگائے جائین چند روز تک کوڑے
کھایا کئے جب مروانی سلسلہ سلطنت کے بعد بنی عباس کا دور آیا خلیفہ
منصور جسکی خاطر سے ابو حنیفہ نے چالیس سخت مسئلے جناب امام جعفر صادق
سے پوچھے تھے اور معاذ اللہ حضرت کو جاہل بنانا چاہا اور دوستون کے
محبت مگر دیدگی کو کم کرنا چاہا تھا جس ... [illegible] ... مالک نے
کتاب موطا تصنیف کی ... [illegible] ... تعلیم کیا تمام [illegible]
کرتے تھے جیسا کہ تاریخ ابن خلدون مین ہے اور اوسکی تعریف بمبالغہ
... [illegible] ... فضل و کمال سے کتاب تاریخ خمیس و کنز الاخبار
المومنین تاریخ الخلفا جلال الدین سیوطی اور تاریخ ابن خلدون وغیرہ بالا مالک ہین
خلیفہ ... [illegible] ...
[illegible]

اول دو مرتبہ ابو حنیفہ کا کفر و زندقہ سے توبہ کرنا تاریخ بغداد واقعہ جامع المسانید خوارزمی ... بین منقول ہے صفحہ ۳۰۳ ج ۲ سیرۃ النعمان صفحہ ۵۶

ابو حنیفہ کو سنہ ۱۴۶ امین قید کیا مگر انکے مریدون اور پیرون کی جماعت
ایسی لاتعداد تہی کہ منصور ایسا خلیفہ عادل امام برحق انکا باوصف
ثبوت جرم ابو حنیفہ کے عام مجمع مین تعزیر نہ کر سکا اور باوصف کمال رعب
و دبدبہ شاہی و شوکت و جلالت سلطانی کے ایسا خائف رہا کہ بقول
حضرات اہلسنت ابو حنیفہ کو قتل نہ کر سکا آخر قید خانہ مین زہر دلوادیا مگر
اسپر بہی فتنہ انکا فرو نہوا اور لوگون نے اونکی پیروی نچہوڑی علامہ خطیب
بغدادی ایک سنہ ۱۶۱ علماے دین کا نام ایکجگہ اور پینتیس ۳۵ امامونکا نام دوسری جگہ
لکہتے ہین جنہون نے امام ابو حنیفہ کی تردید کی اور نہایت توہین و تحقیر سے
پیش آئے حتے کہ امام بخاری کے اوستاد شیخ حمیدی نے صاف صاف
کفر کا فتوے دیا اور امام غزالی کا فتوے کہ ابو حنیفہ نے شریعت کو
اولٹ دیا حتی کہ جن امام غزالی کے نزدیک یزید پر لعن کرنا جائز نہوا وہ اس
ناشائستہ [illegible] اپنے اس امام اہلسنت کے نسبت لعن نقل کرتے ہین اور علامہ
خطیب کا حکم کہ ابو حنیفہ دجال ہے اور خود پیر دستگیر غوث الاعظم عبدالقادر
جیلانی کی شہادت انکی کفر و گمراہی اور جہنمی ہونے پر حصہ اول ذوالفقار حیدری
مین تفصیل لکہ چکا ہون لہذا حاجت اعادہ نہین صرف [illegible] کافی ہے
کہ امام صاحب سے کے قیاس فرمانے کا اور شریعت نبوی کی تخریب کے تعداد
[illegible] ہے بہولی بہالی ہے کہ صاحب سیرۃ النعمان [illegible] مین
[illegible] ہے کہ امام ابو حنیفہ [illegible]

اپنی فقہ مین داخل کرنے کیلئے اس عبارت کو مولف نے تعریف مین ابوحنیفہ کے
ذکر کیا ہے کہ مثل مقننین قوانین انگریزیہ انکا درجہ قایم کیا چنانچہ اسیوجہ سے
اس فقہ حنفی کو چار شخصون کی رایونکا مجموعہ قرار دیا مگر آخر مین کچھہ سمجھہ
بوجھہ کر اسکی تردید کرنے چاہے ہو اور بہت کچھہ دماغ سوزی کی مگر کچھہ
بن نہ پڑا آخر مین اسکا اعتراف کیا کہ ہمنے رومن لا مین دیکھا جو موازنہ کرتا
بہرکیف اس جملہ سے امام غزالی کے اوس جملہ کی بخوبی تصدیق ہوئے
کہ ابوحنیفہ نے شریعت کو اولٹ دیا اور انتظام کو اوسکے بدلدیا اور
چونکہ شناخت کے لیے یہہ قاعدہ بہی نہایت ہی خوب ہی کہ جس شخص کے
حالت دریافت کرنا منظور ہو تو اوسکے ساتھی کو دیکھتا چلے ہیں لہذا
اس امام اہلسنت کے شاگرد ساتھی کا حال لکھنا بہی دلچسپی سے خالی نہوگا
خصوصاً حال ابویوسف شاگرد ابوحنیفہ جو بلقب احد صاحبیہ ملقب ہین
تاریخ الخلفا علامہ سیوطی مین صفحہ ۲۰۲ ابن المبارک سے جو مثل ابویوسف وغیرہ کے
تلامذہ ابوحنیفہ سے ہین اور انہین چند لوگون نے ملکر ابوحنیفہ کا نام بنایا
اور فقیہ کہلوایا نقل ہی کہ ہارون رشید خلیفہ ہوئے تو اپنے باپ
مہدی عباسی کی ایک لونڈی پر عاشق اور فریفتہ ہوا جب قصد ہمبستری کا
کیا تو اوس لونڈی نے کہا کہ ہم تمپر حرام ہین کیونکہ تمہارے باپ کے
تصرف مین آچکے ہین بالاسعن نے ابویوسف قاضی کو بلابھیجا اور سارا
بیان کیا ابویوسف نے کہا اے امیرالمومنین اس لونڈی کی
بات کا اعتبار اور اوسکے کلام کی تصدیق [illegible]

جان کر اپنی کارروائی کر دا ابن المبارک کہتے ہین ہم نہین جانتے ان تینون
آدمی کے حال سے کسکا حال زیادہ قابل تعجب ہو آیا ہارون رشید کے
حال سے تعجب کرین جسنے ہزارون مسلمانون کا ناحق خون کیا اور مال
اونکا غصب کیا اسپر بھی اپنے باپ کی حرمت کا خیال کر کے
ابو یوسف سے فتوے لیا یا اس لونڈی کے حال پر تعجب کرین کہ
بادشاہ روے زمین اوسکا قصد کرتا ہے اور یہ گریز کرتی ہے یا اس ابو
یوسف کے حال سے تعجب کرین جو فقیہ روے زمین ہے ہارون رشید
کو فتوے دیا کہ اپنے باپ کی ہتک حرمت کرے اور اپنی شہوت پوری
کرے اور گناہ اوسکا میری گردن پر سکے لکھتے اور نیز اوسی کتاب مین ہے
کہ ایکروز ہارون رشید نے قاضی ابو یوسف سے کہا کہ ہم ایک کنیز کو خریدا
چاہتے ہین کہ قبل از تمامی عدہ اوس سے کاربرآری کرین کوئی حیلہ تمہارے
پاس ہے ابو یوسف نے کہا ہان اوس کنیز کو اپنے کسی لڑکے کو
ہبہ کر دو بعد اوسکے نکاح کر لو اور ابن اسحق سے منقول ہے کہ ہارون رشید نے
ایک شب ابو یوسف کو بلایا اوسنے حسب خواہش خلیفہ فتوے دیا ہارون رشید
نے حکم دیا کہ لاکھ درہم انعام مین دیا جاے ابو یوسف نے عرض کیا
کہ اگر امیر المومنین اپنے انعام کے ادا کرنے مین تعجیل کرین تو بہتر ہے کہ قبل
طلوع آفتاب وصول ہو جاے خلیفہ نے تعجیل کا حکم دیا ملازمین
[illegible] نے عرض کیا کہ [illegible] اپنے [illegible]

بلایا دروازے کہلگئے اور شاہ ولے اللہ رسالہ انصاف مین لکہتے ہین کہ
ابو یوسف و محمد شاگردان ابو حنیفہ عیدین مین بطریق ابن عباس تکبیر کہتے
تہے کیونکہ ہارون رشید کو اپنے جد امجد کا طریقہ نہایت پسند تہا انتہی بہرکیف
ان شہادتون سے دنیا طلبی ابو حنیفہ اور اونکے شاگردون کی بخوبے
ثابت ہوئی کہ اونے ادنے امر دینی خلیفہ کے خوشامد مین یہ لوگ اپنے
دین و ایمان کو برباد کرتے تہے افسوس کہ بوجہ اختصار زیادہ شرح و بسط
نہین کرسکتے صرف ترجمہ پر اختصار کیا جسکو شوق تفصیل ہو عبقات اول
استقصاء الافحام و ضربت حیدریہ ملاحظہ کرے بہرکیف بمضمون
کجا بودم اکنون کجا آمدم ہوز چار رفتم اما بجا آمدم بعض وجوہ سے خارج
از بحث چلا گیا کیونکہ مقصود جرح و قدح ابو حنیفہ سے متعلق بفن حدیث
پس ہرگاہ یہ بزرگوار بشہادت ان ائمہ کبار کے مقدوح و مجروح ہون
بلکہ بلقب دجال ہذہ الامۃ ملقب ہون اور بقول امام غزالی ائمہ سلف سے
انکے حق مین لعن و طعن منقول ہو تو انکی روایت کیونکر قابل اعتبار ہوسکتی ہے
خصوصاً در صورتیکہ یحیی بن معین کا عام حکم ہو کہ روایات ابو حنیفہ قابل
نقل نہین اور علامہ عبد الرؤف مناوی صرف اسوجہ سے کہ ابو حنیفہ
راوی ہین حدیث کو باطل کر دیتے ہین تو اس روایت کے موضوع
اور کذب و باطل ہونے مین کس جاہل کو شک ہوسکتا ہے
[illegible]

پڑتال کے بعد ثابت کیا کہ کل سترہ روایت کا انسے وجود پایا جاتا ہے
چنانچہ علامہ ابن خلدون جو متاخرین محققین سے ہین اپنی تاریخ مسمے
بہ عبر دیوان المبتدا والخبر مین فرماتے ہین فابو حنیفة رح یقال بلغت روایتہ
الی سبعة عشر حدیثا او نحوھا یعنے کہا جاتا ہے کہ ابو حنیفہ کی روایتین سترہ
ہین یا مثل اسکے جس سے معلوم ہوا کہ کل سترہ روایتین انسے منقول ہین
خواہ وہ صحیح ہون یا غیر صحیح بلکہ فی الواقع کل غیر صحیح ہین کیونکہ شاہ
ولی اللہ صاحب جو ابن خلدون سے بھی متاخر ہین اپنی کتاب مسوے
شرح موطا مین فرماتے ہین کہ امام ابو حنیفہ سے بطور ثقات کے روایت
نہین ہوئی انتہے پس معلوم ہوا کہ کوئی روایت انکی صحیح نہین ہے
والحمد للہ حمداً کثیراً یہانتک گفتگو اس روایت مین از روے سند تھی جس سے
ضعیف و واہی و موضوع و باطل ہونا اس روایت کا ثابت ہوا
اب ایک نظر اجمالی ازراہ درایت بھی اس روایت پر کیجاتی ہے جسکے
اصول کو بقول صاحب سیرة النعمان خود بدولت نے قایم کیا پس اس
[illegible] موضوعیت [illegible] سکے بری ہے کیونکہ اولاً [illegible]
کہ جناب میرزا ایسا اشرف و اشجع بلا وجہ و بلا سبب اس عقد کو قبول [illegible]
[illegible] ختر [illegible] سالہ [illegible] اسے [illegible] سالہ [illegible]
[illegible] حالانکہ [illegible] رسول [illegible]
[illegible]

ص ۳۴ کما نقل فی الحطہ لصدیق حسن خان مطبوعہ نظامی

ص ۱۹ کما نقل فی عجالۃ المنافع لمحمد سعید بنارسی

بلکہ خود دختر بھی عدم رضا اپنی ظاہر کرے اسپر بھی بکمال جبر شدید عقد فرماوین
کوئی عاقل منصف مزاج قبول نہین کرسکتا تھا نہ نیگا ایسے امر کو جو بفرض
محال یا یہ جبر شدید واقع ہو جیسا کہ روایات موضوعہ اہلسنت مین مندرج
ہے اور کوئی اسپر راضی ہو جناب امام علیہ السلام فضائل عمر مین
بیان کرین وہ بھی بمقابلہ ابو حنیفہ جسکو دعوائے شاگردی واخلاص ہو
کیونکہ یہ امر خود نہایت بدیہی ہے کہ جو بات کسی مجبوری کے عالم مین ہوتی ہے
اوس سے نہ کسی فضیلت پر استدلال کیا جاتا ہے نہ کسی عیب پر چہ
جائیکہ خود امام ؑ ایسے امر سے استدلال فرماوین اور ابو حنیفہ ساکت
ہوجائین بلکہ اسی جملے سے حضرت کو دوستداران شیخین سے مانین اور
اون روایات کو بھی نہ بیش کرین جنمین ناراضی جناب امیر ؑ اور حضرت
عقیل وعباس وجناب امام حسن ؑ وامام حسین ؑ مندرج ہے کما مر
پس بہ بجہت عقل سلیم معلوم ہوا کہ یہ روایت جیسے از روے سلسلہ
موضوع وغلط ہے ویسے ہی [illegible] روایت عقل غلط [illegible]
کوئی اصلیت نہین رکھتی ہے من سمجھتا ہون کہ جن ہوا خواہان خلیفہ دوم وابو حنیفہ
نے روایت کرنے کو صحابہ رسول سے جھوٹی جھوٹی موضوعات روایات
بنے ثابت کر دیا جایا کہ [illegible] نہین سے کہ ہم آوارون [illegible]
[illegible] لوگون نے [illegible]
[illegible]

دوم اس خیال فاسد سے یہہ صرف یارونکے دریبانی کارروائی ہے
ازینجاست کہ یہہ روایات صحاح ستہ اہلسنت مین نہین پائی جاتی بلکہ
بلکہ صرف دارقطنی ایسے لوگون نے اپنی کتابون مین جو مجموعہ موضوعات
وضعاف ہے نقل کیا جیسا کہ سابقاً مرقوم ہوا پس الحمد للہ کہ اس روایت کے
بطلان و موضوعیت مین درایتہً روایتہً کوی حالت منتظرہ باقی نہ رہی

ساتوین روایت اوسی ازالۃ الغین (صفحہ ۹۴) مین محدث ابو صالح سے
روایت ہی مضمون وہی ہے کہ عمر نے خواستگاری کی اور حدیث
رسول بیان کی کہ ہر حسب و نسب منقطع ہوگا بروز قیامت مگر میرا حسب
و نسب جسپر عقد حضرت ام کلثوم ہوا اب انکی حالت سننا چاہیے کہ ابو صالح
کاتب لیث وہ ہین کہ علامہ ذہبی میزان الاعتدال (ص ۲۲۱) مین فرماتے ہین کہ
کہا صالح جزری نے ابن معین انکے توثیق کرتے ہین اور میرے نزدیک
وہ مرتکب کذب ہوتا تھا حدیث مین اور کہا نسائی نے کہ ثقہ نہین ہے
یحیی بن بکر میرے نزدیک اون سے احسن ہے اور کہا ابن مدینی نے ہم
[illegible] تعجب ہے کہ [illegible]
روایات [illegible] کے [illegible]

آٹھوین روایت [illegible] (۹۴۲) [illegible] دارقطنی [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] موسی بن علی بن رباح مضمون [illegible]
[illegible]

جسکو ابو علی غسانی منقطع کہتے ہین پہلے روایت تیمم مین ہے حدیث ابی الجہم
کہ روایت کیا لیث بن سعد نے الخ اور ظاہر ہے کہ روایت مجہول کی کبھے
مستند نہین ہو سکتی جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا **نوین روایت** اوسے
صفحہ ۹۳
ازالۃ العین مین ہے و مولف کتاب ذریۃ طاہرہ از عاصم بن عمر بن قتادہ
روایت مینماید الخ حالانکہ عاصم کے بارہ مین عام حکم ابن معین سے ہے کل عاصم
فی الدنیا ضعیف جیسا کہ کتاب الضعفا محمد طاہر گجراتی مین ہے اور عبد الحق نے
صفحہ ۲۰۳
تضعیف اسکی علما سے بالخصوص نقل کی ہے کما فی میزان الاعتدال
دسوین روایت اوسی ازالۃ العین مین ہے ہم دار قطنی از طریق ابن مہران
از حدیث شریک بسند آوردہ الخ راوی اول بن مہران یعنے سہیل بن ابی
خرم مہران ضعیف ہے کما فی التقریب راوی دوم شریک اسکے
بارہ مین علامہ ذہبی میزان الاعتدال مین فرماتے ہین شریک بن عبد اللہ (صفحہ ۱۸۶ میزان الاعتدال جلد اول)
نخعی کوفی یحیی بن سعید سے اسکی تضعیف منقول ہے کہا عبد الجبار نے
کہا مین نے یحیی بن سعید سے کہ لوگ کہتے ہین کہ شریک آخر عمر مین
مختلط ہوگیا یحیی نے کہا ہمیشہ سے مختلط ہے ابن معین نے کہا شریک
بن عبد اللہ بن سنان نخعی جد اوسکا قاتل حسین ہے ابن مبارک
نقل ہے کہا لیس حدیث شریک بشی ہے اور ... [illegible]
[illegible] (صفحہ ۲۱۴ ... مولوی [illegible])
[illegible]

لعبد سوگر عون سی الخ یہہ زہری وہ بزرگ ہین کہ ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح
نہج البلاغہ مین لکھا ہے منجملہ منحرفین کے جناب امیرؑ سے زہری ہے
چنانچہ جریر بن عبدالحمید نے محمد بن شیبہ سے روایت کیا کہ مین مسجد رسول
مین تھا کہ دیکھا زہری اور عروۃ بن زبیر بیٹھے ہوے جناب امیرؑ کا تذکرہ
کر رہے ہین پس ان دونون نے جناب امیرؑ کو برا کہنا شروع کیا یہ خبر جب
جناب امام زین العابدین ؑ نے سنی تو تشریف لائے اور فرمایا اے
عروہ میرے پدر بزرگوار یعنی جناب امیرؑ سے اور تیرے باپ زبیر سے
خدا کے یہان محاکمہ ہوا خدا نے میرے جد امجد کے مطابق فیصلہ کیا
اور تو اے زہری اگر مکہ معظمہ مین ہوتا تو جناب امیرؑ کی عظمت و جلالت
دکھاتا انتہی واضح رہے کہ ابن ابی الحدید گو معتزلی ہے اور اہلسنت
بمقابلہ شیعہ معتزلہ کے نام پر غوغا واویلا کرنے لگتے ہین مگر یہ معتزلی وہ شخص ہے
کہ فاضل فضل بن روزبہان صاحب ابطال الباطل اسکے کلام سے
استدلال کرتے ہین بلکہ قریب ابن جوزی ذکر کرتے ہین تاہم انحراف زہری جناب امیرؑ
سے [illegible] استیعاب مین عبدالبر کی سے بھی ظاہر ہے کیونکہ ذکر [illegible] مین
لکھتے ہین کہ کہا زہری نے ہم جہانتک جانتے ہین زید بن حارثہ کے پہلے
کوئی اسلام نہ لایا کہا عبدالرزاق نے سواے زہری کے اور کسی نے ایسا
بیان نہین کیا ہے انتہی پس اس سے بھی انحراف زہری کا جناب امیرؑ
[illegible] اسلام سے [illegible]

بغرض اغواے عوام ایسا بیان کیا کہ سب سے پہلے زید بن حارثہ اسلام
لائے پس اگر ایسے معاندین جناب امیر سے روایت کر کے اثبات اس
عقد کا کیا جائے تو سخت عجب ہی با اینہمہ زہری بتصریح امام ذہبی مبتلاے
تدلیس تھا کہ روایت ہو اور کی نسبت کرین دوسرے کیطرف جسکی مذمت
سابقا مذکور ہوئی پس جب بلا سبب ان لوگون کی تدلیس کارگر ہوتی ہے
تو جہان اشتراک نام ہوگا ایک ام کلثوم کے واقعات کو دوسری ام کلثوم
کیطرف منسوب کرین تو کیونکر یہہ تدلیس پر تلبیس نہ کارگر ہوگی اور شیخ عبد الحق
جنکو مولوی حیدر علی محقق دہلوی سے کہتے ہین اور وہ حضرت بڑی پردہ داری سے
بعض جگہ بمجبوری اپنی رواۃ کے معائب کو ظاہر کرتے ہین اسماء الرجال صفحہ ۶۲ دیکھے
مشکوۃ مین جو تحریر کرتے ہین وہ بہی اس زہری کی ضلالت و خسران کے
لئے کافی ہے کیونکہ شیخ صاحب موصوف فرماتے ہین زہری بن شہاب
صحبت مراد سے یعنے خلفاے بنی امیہ مین مبتلا ہوا اقران اوسکے جو عباد
و زہاد سے تھے معترض ہوتے تھے اور اس صحبت کو اوسکی قبیح جانتے تھے
زہری بجواب اونکے کہتا کہ مین ان کے امر خیر مین شریک ہوتا ہون نہ امور شر کے
وہ لوگ بجواب اوسکے کہتے تھے کہ یہ تو ضرور ہوتا ہے کہ اونکے فسق و فجور کو دیکھے
اور خاموش رہتا ہے کچھ اعتراض نہین کرتا انتہی [illegible]
[illegible] پس جو شخص مطیع و تابع شریک فسق و فجور خلفاے بنی امیہ ہوا
[illegible] تلبیس و وضع کی [illegible]
[illegible]

اور اہتمام اونکا ایسی احادیث کے ہنوانیں جس سے توہین عصمت
کی ہوا در خوشامد پرستی علماے اہلسنت کی کہ کبوتروں کے واسطے
رسول پر تہمت لگادی ہو ندکورہوی پس خود صحبت خلفاے بنی امیہ
اسکے لئے کافی تھی چہ جائیکہ تو دہی تنا بر ا دشمن ہوکہ عیاذا باللہ حضرت کو
دشنام دے اور برخلاف جماعی فریقین صرف بغرض کسرشان علوے
زید بن حارثہ کو سب سے سابق الاسلام بناوے بہرکیف بوجہ اختصار آن
روایتون پر اختصار کرتے ہین جنکو مولوی حیدرعلی سے عالم متبحر امام المتکلمین
اہلسنت نے انتخاب کرکے لکھا ہے بقیہ دو چار روایتین واہیہ ازالۃ الغین
کی ورصواعق محرقہ وغیرہ کی جنکی حالتین مع قدح رواۃ وجرح مخرجین روایات
اصل کتاب جلد ہفتم ذوالفقار حیدرمین بشرح وبسط تمام مرقوم ہے
ذکراونکا بسبب تطویل سمجھ کر یہان حذف کیا اگر پروردگار عالم نے توفیق
اور حیات مستعار نے وفا کی اور مومنین بالیقین نے توجہ فرمائی تو عنقریب
انشاءاللہ اصل کتاب حلیہ طبع سے مجلی ہو کر ملاحظہ مومنین مین درآئیگے
ولا الفضل الا للہ صافیشاء واللہ علیم مایرید افسوس صد افسوس کہ حضرات
اہلسنت ایسے روایات موضوعہ سے جنکی کارستانی ضعیف کاذب وضاع
مفتری ایسے جنکے دجال بلکہ خردجال ہین اثبات ایسے امر عظیم کا چاہتے ہین
دشمنان دین مخالفین اہلبیت طاہرین ہوا نیوا ہان بوعشا دیان خلیفہ دوم
تو روایت کرتے ہی تھے بوعث مینہ اسینہ کا تمام پا [illegible]

جنہونے اہلبیت نبی کی خون ریزی کی پہر اونکو یا اونکی اولاد کو آبرو ریزی اہلبیت مین کیا عذر ہوگا ناظرین بالانصاف ذرا غور کرین کہ ان راویون کے روایتین کبہی لایق سند ہو سکتی ہین ایسے ایسے واضعین و کاذبین و مفترین بلکہ دجالون کی روایتون پر کوئی بہی اعتماد کر سکتا ہے کیا غضب ہے کہ ذری ذری باتون پر تو روایتون کی یہانتک قدح کیجائے کہ چونکہ ابو حنیفہ راوی ہے لائق اعتبار نہین اور ان روایات عقد کے بارہ مین تحقیق و تفحص سے ذرا کام بہی نہین لیا جاتا یہ نیا ظلم ہے بدعتین خلفا اور صحابہ خصوصًا بی بی عایشہ کا احداث ایسا قطعی و یقینی ہے کہ خود بی بی عایشہ نے کہا مجکو روضہ رسول مین نہ دفن کرو کیونکہ مینے بعد آنحضرت احداث کیا اسپر بہی بدعتین اونکی جب کتب صحاح اہلسنت سے دکہائی جاتی ہین تو قدح و جرح رواۃ کی بدولت غلط بناتے ہین مگر ان روایات واہیہ و موضوعہ مین ذرا تامل نہین کرتے دیکہئے خود شاہ صاحب تحفہ مین صفحہ ۴۵۰ دسوان طعن بی بی عایشہ پر بیان کرتی ہین کہ عایشہ نے ایک اپنی لونڈی یا ایسا لڑکی کو خوب آراستہ [illegible] کو شکار کرین اور پہنسائین ہ ستہے حالانکہ یہ طعن شیعون کی کتابون مین نہین پایا جاتا شاید شاہ صاحب نے اوپچ کی لی ہو کہ جن اعترن کو شیعہ نہین بہی لکہتی اونکا بہی جواب دین بہر کیف اسکے جواب مین شاہ صاحب فرماتے ہین جواب این طعن اہلسنت کہ اصل این روایت بجنید و جہے صحیح نیست زیرا کہ نہ راوی کے ابن الجراح عن عمار بن العمران عن امراۃ من [illegible] عن عایشہ مروی ہے عمار

بن عمران مجہول الحال است و امر عتہ من جنفر مجہول الا سحر و المسمی است فلا یصح
الاحتجاج بھما و باز درین روایت عنعنہ ست کہ محتمل ارسال و انقطاع باین قسم
روایات بے سر و بن در مطاعن امہات المومنین تمسک جستن شان مومنین نیست
دوم جائے طعن نیست زیرا کہ طلب کفو کریم براے دختر خانہ پروردہ خود چہ
عیب دارد بس جائے تعجب ہے کہ راوی کے صرف مجہول الحال ہونیکے سبب سے
تو یہہ روایت باطل ہو جاے استدلال نہ درست ہو حالانکہ سیکڑون بلکہ
ہزارون مجہول الحال کی روایتین کتب صحاح وغیرہ مین بہری پڑی ہین
اوران روایات عقد کے جو روات مجہول الحال کذاب جعال وضاع
مفتری ہین او سپر بہی اس روایت کے صحت مین کوئی خلل نہ پڑے اور
استدلال اس سے باطل نہو اور روایت کا بطریق عنعنہ ہونا کہ عن فلان عن فلان
یہان قادح کیا جاتا ہے حالانکہ صحاح کی اکثر روایتین بہی یوہین ہین (یا
اور روایات عقد بطور عنعنہ ہین یہہ قدح نہ کارگر ہو سراسر عجب ہے
دیکھئے اصابہ کی کل روایتین اس مادہ مین یوہین وارد ہین عن عمر عن محمد بن علی
الخ عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم عن ابیہ عن جدہ الخ من طریق ابن اسحق
عن الحسن بن علی الخ ابن سعد عن انس بن عیاض عن جعفر عن محمد عن ابیہ
الخ واہ کیا خوب انصاف اہلسنت ہے کہ جہان جو چاہا بنالیا خیر یہان تو
مطاعن بی بی عایشہ کا تو خطہ تہا اب سنئے کہ فضائل جناب امیر جو باقرار
اہلسنت عین اہلسنت کیسی تقیں اور متواتر مین دیکھئے ہم کوشش کیجاتی ہے
[illegible] سنئے یہان کی روایات [illegible]

اصل روایت کو باطل کریں جیسا کہ حدیث ان علیا منی وانا من علی سے
دھو دیے کل مومن بعدی میں شاہ صاحب فرماتے ہیں نحدیث باطل است
زیراکہ در اسنادش اجلح واقع شدہ واو شیعی است متہم در روایت و جمہور او را
تضعیف کردہ اند پس بحدیث او احتجاج نتوان کرد وغیرہ وغیرہ جسکی رد مجلدات عبقات
الانوار میں موجود ہے پس سراسر حیرت ہے کہ ایسی روایات متواترہ قطعیۃ تو
ایک راوی کے ضعیف یا شیعہ ہونیکی بدولت باطل ہوجائیں حالانکہ بکثرت
طرق اس روایت کے اس عیب سے خالی ہیں اور یہ الزام بھی غلط ہے جیسا
کہ جلد ثالث عبقات الانوار خاص اسی حدیث کے لیے تصنیف ہوے
دوسرا ان روایات موضوعہ وکاذبہ میں روات دجال کذاب وضاع مفتری خادم خلیفہ
دوم اولاد قاتل امام حسین سے ہیں ایک نظر سرسری بھی نہیں ڈالی جاتی کہ
کہ روات اس قصہ کے کیسے ہیں نہ اصل واقعہ پر غور کیا جاتا ہے کہ کسطرح
سے اور جو ان روایات میں مذکور ہیں ممکن الوقوع ہیں یا نہیں بہرکیف ان
روایات کے حالات سے بخوبی معلوم ہو گا انکی [illegible] ہیں بالکل [illegible]
اور اصل قصہ باطل ہے کیونکہ یہ بات تو بدیہیات اولیہ سے ہے کہ توثیق حدیث
موقوف توثیق رجال پر ہے کما قال المولوی بغیرہ سلامہ المولوی عبدالحی فی
التعلیق الممجد [illegible] کہ یہ روایات بلکہ کل روایات اس قصہ کے فاسد و بے بنیاد
ہیں [illegible] کیونکہ جب [illegible] صاحب ہدایہ کے خط سے [illegible] عالم نے
ان کی [illegible] کی [illegible] تو جہان [illegible]
[illegible]

تو سب جاطی وضال ومضل بنائے جائینگے حالانکہ بلا ہی جرح و قدح کے بھی یہ روایتین عقلا باطل ہین چہ جائیکہ بلا سند ہون اور روایت بلا سند بقول شاہ صاحب قابل اعتبار نہین بلکہ شتر بیمہار ہین فالحمد للہ ثم الحمد للہ

بحث از دعوی اہلسنت بشہرت و تواتر این قصہ

ہمکاو بحمد اللہ و حسن توفیقہ بطلان اور موضوعیت ان روایات کی اجمالا و تفصیلا بخوبی ثابت ہو چکی تو اب ہمکو کوئی ضرورت انکی دعوے شہرت و تواتر سے بحث کرنے کی نہین رہی کیونکہ شہرت اور تواتر انہین روایات موضوعہ کے مجموعہ کا نام ہے نہ یہ کہ کوئی خاص جانور ہو پس جب اصل روایات موضوعہ و غلط و باطل ہوے تو انکے مجموعہ کے موضوع و باطل ہونے مین کیا عذر رہا چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہین ؏ اگر احیانا جزے از اخبار الیتان بروایت جمعی وارد شد بیک لفظ یا بالفاظ متقاربہ نیست اختلاف الفاظ و اضطراب آن بہ نہجے می آید کہ جمع و تطبیق دشوار مے افتد و تعدد رواۃ چون باین رنگ باشد کہ ہر یکے در قصہ واحد خبرے روایت کند کہ مخالف دیگری باشد قادح صحت خبر میشود نہ مفید شہرت ؏ سنتے مگر بنظر مزید تسکین خاطر مخالفین اجمالا اس سے بھی بحث کیجاتی ہے پس واضح ہو کہ احادیث عقد کے باب مین کوئی روایت بھی صحیح نہین چہ جائیکہ مشہور و متواتر ہو کیونکہ در بارہ وفات ام کلثوم و زید بن عمر کے شاہ صاحب و مولوی حیدر علی نے دعوے تواتر کیا ہے چنانچہ عبارت شاہ صاحب یہی کہ بعد بیان صحیح و التواتر ثابت ست کہ [illegible]

عمر بنام برادر خود زید بن الخطاب کہ در جنگ مسیلمہ کذاب شہید شدہ بود مسمی کرد
و زید بن عمر جوان شد و بست سال عمر یافت در خانہ جنگی کہ فیما بین
بنی عدی واقع شدہ بود شب ہنگام براے اصلاح از خانہ خود برآمدہ بود
از دست کسی در آن حیص بیص شہید شدہ و مادر مطہر او نیز ہمان روز بمرض
درگذشتہ بود ہر دو جنازہ را بیکوقت حاضر نمودند حضرت امام حسین ع و عبد اللہ
بن عمر نماز جنازہ خواندہ دفن کردند انتہی اور مولوی حیدر علی نے بھی اسے
امر پر دعوے تواتر کیا ہے کہ وفات حضرت ام کلثوم و فرزند او زید بن عمر
در ایام خلافت معاویہ بن ابی سفیان رو دادہ در وقت واحد جہابذہ محدثین
اہلحق ہمین امر بتصریح کردہ اند و از قبیل متواترات شمردہ وہمی و ترددے
درین باب بخاطر خود راہ ندادہ اند جس سے معلوم ہوا کہ اصل دعوے
تواتر وفات ام کلثوم و زید بن عمر پر ہے بہ نفس وقوع پر جسکے بابت بہت
روایتین مذکور ہوئین گو بطریق لزوم دعوے کر سکتے ہین کہ جب وفات ہی
بابت جنکے دعوے تواتر [illegible]
اسی وفات سے متعلق ہے شاہ صاحب نے سند مین اس دعوی کے
حاشیہ پر عبارت نہایۃ الارب نقل کی ہے اور مولوی صاحب نے باوصف
تطویل لاطائل کوئی سند نہین دی سواے اسکے کہ عبارت اصابہ
منقولہ مولوی صاحب مین مرقوم ہے ان ابن عمر صلی علی ام کلثوم و [illegible]
رحمہم اور عبارت اسد الغابہ سے یہ نقل کیا ہے [illegible]
[illegible]

و زید نے ساتھہ وفات کیا امام حسن یا امام حسین یا سعد بن ابی وقاص
یا ابوہریرہ یا عبداللہ بن عمر یا سعید بن عاص نے نماز جنازہ پڑھی ہین
اسکو سند صحیح سے تعبیر کرین یا متواتر بتائین یا مشہور کہین ہمکو صلیت
سے اس واقعہ کے مطلقاً گفتگو نہین مگر اس سے حضرت ام کلثوم بنت
جناب امیر کی کسیطرح تعین نہین ہو سکتے کیونکہ اصل روایات مین صرف
نام ام کلثوم و زید وارد ہے جس سے نہ بالخصوص ام کلثوم بنت علی
کے تعین ہو سکتی ہے نہ زید کا پسر عمر ہونا اور سابقاً ہم ثابت کر چکے ہین
کہ خلیفہ دوم کی دو زوجہ کا نام ام کلثوم تھا ایک ام کلثوم بنت جرول
خزاعی جو ایام جاہلیت سے انکی زوجیت مین رہی اور اوس سے زید
بن عمر پیدا ہوا دوسرے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط جس سے
بمقام حدیبیہ عقد کیا اور بروایات متواترہ فریقین یہہ بھی یقیناً اور حتماً ثابت
ہو چکا ہے کہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر اپنے بھائی امام حسین
کے ساتھہ شریک معرکہ کربلا رہین بلکہ اوسکے بعد بھی زندہ رہین جس سے
ببداہتہ عقلیہ معلوم ہوا کہ زید کے ساتھ ان حضرت ام کلثوم علیہا السلام نے بعد
معاویہ نہین وفات کی جو تا معرکہ کربلا زندہ رہین بلکہ وہ ام کلثوم بنت جرول
خزاعیہ زوجہ عمر مادر زید تھی رواۃ نے بتدلیس یہ تلبیس بیان کیا اور علمانے
بوجہ اشتراک نام ایک ام کلثوم کا قصہ دوسری ام کلثوم کیطرف منسوب
کر دیا جیسا کہ سابقاً بصراحت تمام مع نظایر مذکور ہوا اصل قصہ وفات
ام کلثوم و زید کے متواتر یا صحیح السند یا مستفیض ہونے سے ہر چند کہ ہو

تعریف مشہور اور متواتر کے اصول فقہ کی کتابون مین بیان ہوئی ہے اور شرائط
مقرر ہوئے ہین کسیطرح یہان نہین پائے جاتے ہمکو بحث نہین ہے کیونکہ
مقصود ہمارا تحقیق اصل عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام سے اور اولاد نسب
زید کا پیدا ہونا اور ساتھ مرنا بھی جو بخوبی باطل ہوا اور یقینًا ثابت ہوا کہ نہ انکا عقد
عمر سے ہوا نہ مادر زید ہوئین نہ ساتھ مرین حالانکہ بفرض محال اگر اہلسنت اسکے
مدعی بھی ہون اور مشہور قرار دین تب بھی کوئی فائدہ نہین کیونکہ خود امام فخر الدین
رازی ہانک پکار کر کہتے ہین کہ بیس یا ہزار راوی کے اتفاق کر لینے سے
کسی امر پر نہ تواتر واقعی حاصل ہوتا ہے نہ تواتر معنوی کیونکہ عرف مین
ہرگز مستبعد نہین ہے کہ بیس آدمی کسی دروغ واقعہ پر اتفاق کر لین اور بعبارات
مختلفہ بیان کرین اور **تصدیق** اس دعوے کی عبد اللہ بن زبیر کے
حرکت سے بخوبی ظاہر ہے جیسا کہ روضۃ الاحباب مین ہے چون احتیاج
برآمد عبد اللہ بن زبیر پنجاہ مرد از سکان آن موضع نزد عایشہ آورد تا گواہی
دادند کہ این آب حواب نیست و لشکر از آب حواب در اول شب
گذشت و گویند کہ این گواہی اول شہادت دروغے بود کہ در اسلام بوقوع
پیوست پس جب بیس یا ہزار آدمیون کا دروغ واقعہ پر اتفاق کرنا ممکن ہوا
اور عہد صحابہ کبار مین جسکو خیر القرون کہتے ہین بلکہ خود صحابہ کبار روبروے
ام المومنین اس امر شنیع کے مرتکب ہون کہ خفیف خفیف امر پر پچاس
پچاس آدمی جھوٹی گواہی دین تو دو چار یا دس پانچ راویون کا اتفاق
کر لینا اس دروغ واقعہ پر کیونکر موجب تعجب ہو سکتا ہے دیکھئے

صہ ۲۵۸
لما نقل فی فواتح الرحموت
شرح مسلم الثبوت
قد نقل فی عبقات الانوار
صہ ۱۱۲۵

اہلبیت طاہرین علیہم السلام کا انکار کرنا جواز قیاس سے اور اوسکو
ناجائز جاننا باجماع علماے امامیہ و اتفاق علماے اہلسنت حد درجہ
مشہور و متواتر ہے کہ علامہ عبری قائل ہین کہ حق یہہ ہے کہ اہلبیت ع
کا قتل باقر و صادق کے انکار کرنا قیاس سے ویساہی مشہور ہے
جیسا کہ ابوحنیفہ و شافعی و مالک سے قول بوجوب عمل بہ قیاس مشہور ہے
انتہے اور خود مخالفت ان حضرات ع کی ابوحنیفہ کے قیاس سے حیوۃ الحیوان
اور تاریخ ابن خلکان اور تاریخ یافعی وغیرہ مین بھی مذکور ہے اور اصل
حدیث معاذ جسکو جواز قیاس کی سند قرار دیتے ہین ایسی غلط و باطل ہے
کہ خود علامہ سیوطی مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داود مین جوزقانی سے
ناقل ہین کہ یہہ حدیث باطل ہے لوگ شعبہ سے نقل کرتے ہین مینے مسانید
صغار و کبار مین اس حدیث کو تفحص و تلاش کیا اور جن اہل علم سے ملاقات
ہوئی اونسے بھی دریافت کیا مگر بجز اس طریق کے یعنی حسن بن حارث بن
عمرو ابن اخی مغیرہ کے دوسرے طریق سے یہ روایت نہین پائی جاتی اور یہہ
حارث بن عمرو مجہول ہے اور اصحاب معاذ شہر حمص کے بھی معروف
نہین ہین اور ایسی سند پر اصول شریعت مین اعتماد نہین ہوسکتا اگر
کوئی کہے تمامی فقہا نے اس روایت کو اپنی کتابوں مین لکھا ہے اور
اوسپر اعتماد کیا ہے تو کہا جائیگا اس روایت کا یہی طریق ہے اور متاخرین نے متقدمین
کی اسمین تقلید کی اگر اس طریق روایت کے سوا دوسرے طریق سے کوئی روایت
قابل قبول اہل نقل پیش کرینگے تو ہم اوسکے قول کیطرف رجوع کرینگے مگر یہہ

مردونکے امکان مین نہین ہے البتہ اسنے تھے جس سے معلوم ہوا کہ خود اہلسنت
کے یہان بھی ایسی حدیث قابل اعتماد دربارہ قیاس نہین ہے اور خود
فاضل رشید بھی استتہار انکار اہلبیت اطہار کے مقر ہین چنانچہ شوکت عمریہ
مین کہتے ہین استتہار انکار بر قیاس و منع آن از ائمہ اطہار در حق قدمائے
شیعہ مسلم است میرالہ در اکثر جا مے بودند الخ با اینہمہ بطلان واقعی و کثرت
قیاس و اشتہار یہ استتہار انکار اہلبیت اطہار علیہم الصلوة والسلام من الملک
الغفار فاضل ملتانی اپنی تنبیہ السفیہ مین بہ نسبت اسکے کہتے ہین چنین چیزہا
کہ کذابین و وضاعین مشتہر میسازند و در حقیقت اصلے ندارد بمجرد اشتہار احتجاج
نتوان کرد انتہے و تفصیلہ فی المجلد الاول من استقصاء الافحام لیکن جب
واقعی ایسے مشہور و متواتر ہین یہ احکام اسکے نافذ ہون تو نہ معلوم کہ ہم لوگ
اہلحق ان روایات موضوعہ و واہیہ عقد کے بارہ مین جسکی حالت مذکور ہوے
بشرط تسلیم شہرت بطور واقعی کیون نہ کہینگے کہ چیزہا ست کہ کذابین وضاعین
مشتہر میسازند و در حقیقت اصلی ندارد بمجرد اشتہار احتجاج نتوان کرد
سبحان اللہ نسبت شیعون کی جناب امیر علیہ السلام اور اہلبیت طاہرین علیہم السلام
کیطرف کسقدر یقینی اور متواتر ہے کہ جو حضرات اہلسنت بھی بالاتفاق کہتے ہین
ہے کہ اسی جرم پر شیعے مورد طعن ہوتے ہین جیسا کہ کلام عضدی و دوانی
و مولوی عبد الحلیم سابقًا مذکور ہوا انہیمہ صاحب ہجوم الشیاطین اس
تواتر کو مفید علم قطعی نہین جانتے چنانچہ کہتے ہین و نیز تواتر کہ منحصر در جماعت
خاص باشد بغرض من الاغراض ہرگز مفید علم قطعی نیست چہ جائے اینکہ

از بدیہیات باشد وجوابہ فی معین الہادقین پس جب اسکے اسنے
اعتراض کے لیے جو ہوسے اور غلط امر پر تواتر کرنا اور اوسکو مشہور کرنا ممکن ہے
تو اگر بفرض محال یہ روایات عقد اہلسنت کے نزدیک ایسا ہی مشہور
و متواتر ہون جیسا کہ انتساب شیعہ اہلبیت کیطرف یقیناً و واقعاً مشہور ہے
تو بھی بوجہ انحصار اوسکی جماعت کاذبین ناصبین خائنین آثمین مین بغرض
من الاغراض مفید علم قطعی نہین ہوسکتا چہ جائیکہ شہرت اسکی عشر عشیر شہرت انتساب
تشیع کے برابر بھی نہو چنانچہ فی الواقع ایسا ہی ہے پس صاحبان عقل و ادراک ایسی لغویات
اور مزخرفات کو کیونکر قبول کرسکتے ہین پس الحمد للہ کہ بتقریر وافی و کافی ان روایات کا بشرط
تسلیم شہرت بھی غیر مفید علم ہونا ثابت ہوا اگر بنا بر احتمال اول اشتباہ رواۃ اور خطائے
علما کے قایل ہون تو بھی عدم وقوع عقد مسلم ہوگا چنانچہ اسباب اشتباہ و دلائل و قرائن
و شواہد و نظایر اوسکے سابقاً مذکور ہوے کہ بڑے بڑے علمائے متبحرین چہ فقہا و چہ محدثین و چہ مورخین
و چہ متکلمین سیکڑون اغلاط مین ایسا مبتلا ہوے کہ اپنی دہوکہونکی بدولت روایات صحیحہ کو باطل کرنیلگے
چنانچہ قصہ وفات ام رومان اور نسبت تعطرف امام مالک کے اور اعتماد کرنا تمامی فقہا کا
روایت باطل جواز قیاس پر سابقاً مذکور ہوا پس بعض فقہا کا ان
روایات موت ام کلثوم و زید بن عمر سے جناب ام کلثوم علیہا السلام
کو سمجھ لینا اور سارے واقعی کو ادہر منسوب کرنا اسی قبیل سے ہوگا
اور اگر بنا بر احتمال ثانی وضعیت روایات اور وضاعی رواۃ کے قایل ہون
تو بھی عدم وقوع عقد مسلم ہوگا چنانچہ دلائل و شواہد اور نظایر اسکی
اور احوال شہرت و تواتر بھی مذکور ہوے جس سے بطور حتم و یقین

ثابت ہوا کہ یہ قصہ عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام کا محض غلط اور موضوع
اور باطل اور تہمت و افترا ہے نہ خلیفہ نے خطبہ کیا نہ عقد ہوا نہ زید پیدا ہوا
نہ بعد معاویہ وفات کیا وغیرہ وغیرہ واضع اول نے اصل خطبہ ام کلثوم
بنت ابوبکر کے قصہ کو کچھ تبدیل و تغیر کر کے بغرض اضلال خرافت جلیلہ
حضرت ام کلثوم علیہا السلام کیطرف منسوب کیا مابعد والی راویوں اور
عالموں نے بالعمد یا بلا عمد زید و ام کلثوم کے اصلی حالات کو اونہیں منسوب
کر دیا اور متاخرین نے اپنے متقدمین کی تقلید کر لی تحقیق امر واقعی
نہ کی از ینجاست کہ حالات صدر اول کے غور کرنے سے کوئی نشان
اور اصلیت اس قصہ کی مطلقاً معلوم نہیں ہوتی بلکہ خلاف اسکے
ثابت ہوتا ہے چنانچہ بعض حالات کیطرف اجمالاً اشارہ کیا جاتا ہے

صہ ۲۱۲ ازالۃ الخفا

اول یہ کہ جب خلیفہ دوم پر ابو لولو کا وار کاری لگا تو عبد اللہ بن عباس سے
کہا کہ کیا یہ امر تم لوگوں کے مشورہ سے تھا ابن عباس نے انکار کیا جس سے
معلوم ہوا کہ خلیفہ صاحب بنی ہاشم کو کسطرح سے اپنا دشمن سمجھتے تھے
پس اگر یہ نکاح ہوا ہوتا تو کسطرح خلیفہ صاحب ایسی تہمت لگاتے
نہ ایسا خیال دوڑاتے دوسرے یہ کہ جب خلیفہ دوم نے وقت موت
اضطراب و قلق و بیچینی شروع کی تو بروایت بخاری وغیرہ حضرت ابن عباس
نے یوں تسکین دینا شروع کیا کہ تم صحبت رسول میں رہے اور حضرت
راضی ہو گئے ابوبکر سے صحبت رہی وہ بھی راضی ہو گئے اور لوگوں کے
ساتھ بھی اچھا سلوک کرتے رہے پھر کیوں جزع کرتے ہو اوسپر خلیفہ نے

کہا کہ جو کچھ ہمکو خوف والم ہے وہ سب بدولت تمہارے اور تمہارے اصحاب کے ہے انتہے اسیطرح اور لوگون کے فہمائشین بھی مرقوم ہین مگر یہیہ کسینے نہ کہا کہ اب کیا جزع و فزع کرتے ہو کہ ان سب فضایل و مناقب و صحبت نبوی کے ساتہ رسول سے تمکو ایسی قرابت قریبہ اور ایسا وسیلہ حاصل ہے کہ خود حضرت نے فرمایا سب حسب و نسب بروز قیامت منقطع ہو نگے مگر سبب نسب جسکو بقول اہلسنت خلیفہ نے اپنی نجات کے لیے اسدرجہ کا عروة الوثقے جانا کہ بمقابلہ اسکے تمامی فضائل و مناقب کو ہیچ و پوچ سمجھا پس اگرچہ بھی اس واقعہ کے اصلیت ہوتی تو ممکن نہ تہا کہ صحابہ ایسے بزرگ فضیلت کو وقت تسکین جزع و فزع خلیفہ نہ پیش کرتے اور اس نعمت عظمی سے اونکی تسلی و تشفی نہ کرتے کیونکہ کوئی عاقل نہین باورکرسکتا کہ جس فضیلت کو خلیفہ صاحب یہ عظمت سمجہین صحابہ کبار اوسکو عدل خلیفہ و صحبت رسول و صحبت ابوبکر کے برابر بھی نہ جانین کہ ایسے وقت نازک مین اوسکا اظہار کرتے حالانکہ عقلا و نقلا مسلم ہے کہ ایسے جانکاہ وقت مین کہ مومنین کو رحمت خدا کا مشاہدہ ہوتا ہے اور فساق اور فجار کو غضب جبار و قہار کا سامنا پس ایسی حالت مین قاعدہ مقررہ ہے کہ وہ باتین تسکین بخش ذکر کرتے جس سے نہایت درجہ کا اطمینان اور پوری تسکین حاصل ہو اور پلے سرے کے فضایل و بزرگیان بیان کرتے ہین کہ دل قوی ہوے اور مسرور و خوش رہے چنانچہ دیکھیے بنا بر مزعوم اہلسنت نے علی کا ...

کہ وقت موت حضرت ابن عباس نے اونہین فضائل و مناقب سے تسلی اور تشفی دی جو انہا درجہ کے فضایل سے انکی تہے چنانچہ صحیح بخاری سے منتہے الکلام مین منقول ہے کہ قبل موت عایشہ ابن عباس آئے اور خیریت مزاج پوچہی اسکے بعد کہا تم بخیر ہوا انشا اللہ کیونکہ زوجہ رسول ہوا ور سوائے تمہارے کسی باکرہ سے رسول نے نکاح نہین کیا اور تمہارا عذر آسمان سے نازل ہوا الخ اور ظاہر ہے کہ یہ اوصاف فضائل عالیہ بی بی عایشہ مذکور ہوتے ہین اور ایسا کوئی وصف اونمین نہ تہا پس اگر خلیفہ کا عقد ہوا ہوتا تو اسوقت یہ امر پہلی دن کلمات تشفی سمات مین پیش کرتے جس سے بڑہ کر کوئی فضیلت نہ تہی حالانکہ کسی نے بجز صحبت رسول و ابوبکر و عدالت جو منتہاے فضیلت خلیفہ مین مذکور ہوتے ہین اس امر کو نہ بیان کیا جس سے معلوم ہوا کہ اسکی کچہہ اصلیت نہین ہی ورنہ ایسے وقت نازک مین ضرور ذکر کرتے تیسرے یہ کہ بجواب ابن عباس خلیفہ صاحب یہ نہ فرماتے کہ میری ہیجپبنی واضطراب سب تمہاری بدولت و تمہارے اصحاب کے سبب سی ہے کیونکہ جب اسدرجہ محبت و موافقت تہی بقول اہلسنت تو پہر انکے سبب سی خوف عذاب کیون ہوتا جو کہا قسم بخدا اگر تمامی بروے زمین طلا ہوجاتا تو قبل مشاہدہ عذاب خدا اوسکو تصدق کرتا چوتہی یہہ کہ اگر واقعی یہہ عقد ہوا ہوتا تو کچہہ تو خلیفہ صاحب جناب امیر کی خلافت مین سعی کرتے جیساکہ عبدالرحمن بن عوف نے عثمان کے لیے سعی کی لاافل مرتضیٰ کی تو سعی نہ کی ہوتی جیساکہ ذوالفقار حیدر

منتہی الرد

مین مفصلاً لکہ چکا ہون **پانچوین** یہہ کہ نواصب جنکو محبت شیخین سے
اور عداوت اہلبیت طاہرین سے باقرار اہلسنت انسے زیادہ ہے
وہ بھی اس امر غلط کا ادعا نہین کرتے چنانچہ شاہ صاحب نے جو اقوال انکے
نقل کیے ہین انسے بخوبی اسکی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ حاشیۂ تحفہ مین ص ۶۹۱
فرماتے ہین بدان وفقک اللہ کہ تزویج حضرت زہراؑ با سیدنا مردان
فضیلتے ست کہ مختص باوست و نواصب گفتہ اند کہ رسول دو دختر بعثمان
داد و فرمود مرا اگر صد دختر بودی ہمہ را بعثمان میدادم یکے پس دیگرے
پس عثمان افضل باشد درین باب از علی و تخصیص این فضیلت بعلی
روا نبود و نیز گفتہ کہ رسول دو دختر از شیخین گرفت پس ہر چہار اصہار یافتند
و فضیلت مصاہرت بدو مختص نباشد اہلسنت جواب گفتہ اند کہ حضرت
زہراؑ از جملہ دختران بزرگتر در مرتبہ و محبوب تر بود نزد پدر دیگر آنکہ حضرت زہراؑ
اولاد گذاشت و پس از پدر زندہ ماند پس مصاہرت نسب وے ہم اقوی بود
از آنچہ نسبت غیر وے بود نواصب درین سخن قدح کردہ اند کہ بزرگی
زہراؑ مقابل زیادتی منکوحات عثمان ست چہ آن دو بودند و ضعیفان
یعلیان قویا را اولاد گذاشتن و پس از پدر زندہ ماندن در امر میراث سودمند
و آن نزد شما باطل ست و در اصل مصاہرت مردن منکوحہ ضرر نمی کند
چہ بعد از وفات حضرت زہراؑ حضرت علی را معزول نمی فہمید و نیز خود
روایت کردہ اید کہ کل صہر و نسب ینقطع یوم القیامۃ الا صہری و نسبی
پس عثمان و علی ہر دو برابر اند و آنکہ منکوحات ایشان مردند در حیات

و در منکوحات ایشان بر انگیختۂ شیشٔ مذہبی بیشین مردلن را چہ اعتبار ہست

جس سے بخوبی معلوم ہوا کہ نواصب نے شیخین کو سب حضرت کا بنا دیکر داماد حضرت کا قرار دیا ہو پس اگر یہ عقد ثابت ہوا ہوتا تو عمر کو سسر اور داماد رسول دونو قرار دیتے جیسا کہ عثمان کو اسوجہ سے کہ دو بیٹیاں بیاہی گئیں جناب امیر سے افضل کہتے ہین حالانکہ اوس روایت کل سسر و نسب کو بھی لکھتے ہین معہذا اس شرف دامادی رسول مین جناب امیر اور عثمان ہی کو داخل کرتے ہین نہ عمر کو بلکہ عمر و ابوبکر کو صرف سسر جانتے ہین پس بالیقین معلوم ہوا کہ نواصب بھی اسکے مدعی نہین ہین کہ یہ عقد واقع ہوا اور صحیح ہے وہ کیونکر مدعی ہون ایسے امر کذب کے کہ بقول اہلسنت وہ لوگ پابند راستی و صدق مقال ہین پس جیسا اس تقریر سے عدم وقوع عقد مسلم ہوا ویسا ہی اہلسنت کا نواصب سے زیادہ مفتری اور دروغگو اور وضاع ہونا بلکہ زیادہ دشمنِ اہلبیت ہونا بھی ظاہر ہوا کہ باوصف عدم ادعاے نواصب اہلسنت ایسے امر لغو کے مدعی ہین اور بے محابا کذب و افترا کے مرتکب ہوتے ہین اور خوف خدا و رسول نہین ہوتا پس درمیان نواصب و اہلسنت وہی فرق ٹھہرا جو درمیان کافر و منافق کے ہے جسکے بارے مین پروردگار عالم یہ شہادت ادا کرتا ہے کہ واللّٰہ یشہد ان المنافقون لکاذبون واضح رہے کہ شاہ صاحب نے اعتراضات خوارج و نواصب کو بڑی استحکام اور مضبوطی سے بیان کیا ہے ایک اعتراض کا تو ٹوٹا پھوٹا کچھ جواب بھی دیا جس سے خود اس جواب کا

ضعف ظاہر ہے اور اعتراض ثانی کا بالکل جواب ہے نہ یا جس سے
تسلیم کرنا دوسرے اعتراض کا اور لاجواب ہونا اہلسنت کا ظاہر ہے چونکہ ہمکو یہان
نسبکے سوال و جواب سے غرض نہین ہے لہذا اسکا جواب نہین دیتے مگر
اتنا کہے دیتے ہین کہ بنا بر تسلیم عثمان کے متناسبت یا مماثلت جناب امیر
کے ساتھ اس دامادی نبوی مین محض لغو ہے کیونکہ عثمان کی مثال وہ
اشخاص ہو سکتے ہین جو بقول اہلسنت داماد رسول تھے اور اون کے
ازواج نے روبرو سے انحضرت وفات کی یا طلاق پائی مثل ابو العاص
شوہر زینب و عتبہ و عتیبہ شوہران سابق رقیہ و ام کلثوم جنکی طلاق کے بعد عثمان سے
اونہین دختروں کا عقد ہوا بلکہ وہ تینوں باعتبار شرف تقدم حضرت عثمان سے
اشرف ہوے اور شیخین کا خسر رسول ہونا ویسا ہی ہے جیسا کہ کفار
مردگان کے سوا زندون مین ابو سفیان کو یہ شرف ملا اور رسول کا سسر بنا کیف بہتر
خلیفہ دوم مثل خلیفہ اول سسر ہی رہے داماد نہوے اور اگر عقد اونکا حضرت
ام کلثوم علیہا السلام سے عیاذاً باللہ ہوا ہوتا تو وہ بھی داماد رسول کہلاتے
جیسا کہ عثمان کہے گئے بلکہ اونکی دامادی عثمان سے افضل ہوتی پس
اس سے بھی معلوم ہوا کہ ہرگز ہرگز نہ یہہ عقد واقع ہوا نہ اسکی کچھ اصلیت ہے
بہرکیف ان روایات عقد کے موضوع اور باطل اور افترا و تہمت ہونےمین عقلاً و
نقلاً و سنداً و متناً کوئی حالت منتظرہ باقی نہ رہے اور ان راویوں کے
کذاب و وضاع و دجال مفتری غیر ثقہ ہونے مین ذرا شک و شبہہ
نہیں اور یہ اہلسنت کے بدتر از نواصب و خوارج ہونے مین ذرا تامل کی گنجایش نہو

اصابہ و استیعاب مذکور ہوے مگر شیخ عبدالحق صاحب جنکو لقب محقق بلا ہوے
ملا ہے سبکے خلاف بلا سند کسی کتاب وغیرہ کی رہبری سے ناقل ہین کہ بعد
عمر عون سے عقد ہوا اور اون سے ایک لڑکی پیدا ہوئی بعد عون کے
عبداللہ سے عقد ہوا ان محقق صاحب نے محمد کو ایک دم غایب کر دیا اور صاحب
تاریخ خمیس ویسی رہبری سے بالکل خلاف اونکے ناقل ہین کہ بعد عمر عون
سے عقد ہوا اور کوئی لڑکا نہین ہوا بعد عون محمد سے عقد ہوا اوسنے
ایک لڑکی ہوئی بعد محمد عبداللہ سے عقد ہوا اور اوسنے کوئی اولاد نہین ہوئے
اونہین کی زوجیت مین وفات کی انہین اختلاف سی انکی تحقیقات کا حال بخوبی
معلوم ہوتا ہے اور اسیکے ساتہ یہ بیان بہی ہی جو تمامی روایات مین مذکور ہی
کہ بعد محمد و عون عبداللہ بن جعفر سے عقد ہوا بلکہ بقول مولوی حیدر علی
خود جناب امیر نے یہ عقد کیا غلط ٹہرا کیونکہ عبداللہ بن جعفر شوہر حضرت
زینب علیہا السلام تہے بہر باوصف موجودگی ونکے یہ عقد جس سی جمع بین
الاختین لازم آوے کیونکر ممکن ہے پس یہ کل بیانات ان روایات سے
غلط ٹہرے اور صحیح یہی قرار پایا کہ عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام کا محمد بن
جعفر سے ہوا چنانچہ یہ امر استیعاب اصابہ تاریخ خمیس اسد الغابہ سر الشہادتین شاہ
شاہ ولی اللہ ازالۃ الغین مولوی حیدر علی وغیرہ مین مرقوم ہے مگر اونہین
مہملات کے سات جسکو ہم باطل کر چکے لیکن عبارت استیعاب اور اصابہ
البتہ تعین محمد بن جعفر کے بخوبی ظاہر ہے چنانچہ عبارت اصابہ ہے
محمد بن جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمی برادر عبداللہ

وعون بن حبان وغیرہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے دارقطنی نے کہا بمقام
حبشہ پیدا ہوے اور ابن مندہ وغیرہ نے کہا کہ عہد نبی مین اونکی ولادت
ہوئی واقدی عمر نے کہا کہ کنیت اونکی ابو القاسم ہے انہین کا عقد حضرت
ام کلثوم بنت جناب امیر سے بعد عمر ہوا التجرید سے بخوبی تحقیق اور انحصار
عقد محمد کے ساتھ ظاہر ہوا اور چونکہ جملہ غیرہ یعنی بعد بیت عمر غلط ہے جیسا کہ
مذکور ہوا پس صحیح یہی قرار پایا کہ عقد حضرت ام کلثوم کا حضرت محمد بن جعفر سے
ہوا نہ عمر سے نہ عون سے نہ عبداللہ سے اور از انجا کہ حسب تصریحات
علمائے اہلسنت ہمسن وہمعمر ہونا جناب زینب عبداللہ بن جعفر کا وجناب
ام کلثوم و محمد بن جعفر کا اور زیادہ تفاوت سنی نہ ہونا درمیان ہر دو خواہر
مسلم ہے پس نہایت قرین قیاس بلکہ مطابق واقع ہے کہ عقد ہر دو
خواہر کا بزمانہ واحد ہوا جو مقدم ہے اوس زمانہ سے جسمین خطبہ خلیفہ دوم
وغیرہ بیان کرتی ہین جیسا کہ مفاد تمامی ان روایات کا ہے اور تائید
اس امر کی اون روایات سے بھی ہوتی ہے جسمین دربارہ تعجیل نکاح دختران
مبالغہ تاکید کی گئی ہے کہ بلوغ اونکا اپنے شوہرون کے گھر ہو کیونکہ
ظاہر ہے کہ مکارم اخلاق کے منبع اور اصول کرم حضرات اہلبیت
طاہرین ہین پس کب ممکن ہے کہ خود جناب امیر نے تاخیر کی ہو اور اتنی
مہلت دی ہو خصوصًا درصورتیکہ ہر دو خواہر ہمسن ہون اور اس عسرت
کے ساتھ گھر ہی مین اپنے بھتیجون سے جنکی پرورش جناب امیر علیہ السلام کے ہی
متعلق ہو بیاہ دیا ہو کہ وہ دونون خود بھی ہمسن اور ازدواج بھی ہمعمر وہمسن ہون

اور ضرورت آمد و رفت بہی ۔۔ وضعاً بوجہ اسکے کہ اسما بنت عمیس مادر حضرت
عبداللہ و محمد و عون فرزندان جعفر جناب امیرؑ کی زوجیت مین ہمہ وقت
رہتی تہے اور پردہ شرعی مانع و عائق اسکا تہا پس ایسی صورت مین
عموماً عقد مین تعجیل کیجاتی ہے اگرچہ احد الزوجین صغیر ہون چہ جائیکہ حد
بلوغ شرعی پر پہونچ بہی گئے ہون چنانچہ جناب رسالتمآبؐ نے بہی رقیہ
و ام کلثوم کا عقد ساتہی کیا تہا پس اس سے بہی معلوم ہوا کہ عقد
حضرت زینب و ام کلثوم کا زمانہ خلافت خلیفہ اول ہی مین انجام پاگیا تہا
اور وفات محمد بن جعفر جنگ صفین کے بعد ہوئی چنانچہ اصابہ مین ہے
کہ محمد بن جعفر جناب امیر علیہ السلام کے ساتہ شریک معرکہ صفین رہے
عبید اللہ بن عمر معاویہ کیطرف سے اور محمد بن جعفر جناب امیرؑ کیطرف سے
میدان مین لڑنے گئے دونون مین لڑائی ہوئی ایک نے دوسرے کو
مار ڈالا اور دونون وہین قتل ہوئے اور بعض کا بیان ہے کہ محمد بن
جعفر محمد بن ابی بکر کے ساتہ مصر مین تہے اور بعد شہادت محمد بن ابی بکر
مخفی ہوئے اور وہان سے فلسطین گئے اور ایک شخص نے اونکے
اوری رشتہ دارون سے حفاظت کی اور معاویہ کے ظلم و ستم سے
نجات دی اور یہی امر محقق ہے انتہے عبارۃ الاصابہ بہرکیف بعد نکاح
محمد بن جعفر حضرت ام کلثوم یقیناً معرکہ کربلا تک زندہ رہین اور پہر کسی
سے عقد نہین ہوا کیونکہ سابقاً اہلسنت کی روایات کا یہ بیان کہ بعد
عمر انکا عبداللہ سے ہوا غلط ہوچکا ہے اور سوائے عبداللہ

اہلسنت کے یہان بہی کسیکا نام نہین ہے پس معلوم ہوا کہ یہی امر صحیح ہے اور دعواے عقد ثالث ورابع مثل دعواے عقد عمر محض غلط وافترا ہے باقی رہی وفات حضرت ام کلثوم پس اہلسنت کی ہین تین قول ہین ایک یہہ کہ قبل عبداللہ وفات کیا دوسرے یہ کہ بعد عبداللہ تیسرا وہی وہی قول ہے کہ عہد معاویہ مین زید کے ساتہ وفات کیا جسکا بطلان سابقا مذکور ہوا کہ وہ دوسرے ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ عمر مادر زید ہے کہ بجہت اشتراک نام ایک ام کلثوم کا نام دوسرے ام کلثوم کیطرف منسوب ہوا اور اصل یہی ہے کہ وفات حضرت ام کلثوم وحضرت زینب علیہما السلام بعد معاودت مدینہ از کربلا دفعتا واقع ہوی کہ دونو معظمہ نے اپنے بہائی سید الشہدا روحی لہ الفدا کی مصیبت مین رو رو کر جان دی اور چونکہ وفات ان دونون معظمہ کے اور عبداللہ بن جعفر کے آپسہی قریب زمانہ مین ہوی کسینے پہلے عبداللہ کہا کسینے بعد عبداللہ کہا حالانکہ منشا اون قائلین اور ناقلین کا تعیین کرنا زمانہ کا تہا مگر نا واقفون نے بوجہ اپنی غلط فہمی کے اسی قرب وفات سے اونکی زوجیت کے قایل ہوے هذا ما تیسر لی فی هذا المقام بفضل الله المفضل المنعام و لا فخر وانکم ترات الاوائل للاواخر وللارض نصیب من کاس الکرام والحمد لله اولا واخرا والصلوة علی نبیه واهل بیته الطاهرین ملتماقبت اللیالے والایام

اعلان - یہ کتاب خاص مذہب شیعی کی ہے اہلسنت حضرات دیکہین نہ خرید کرین